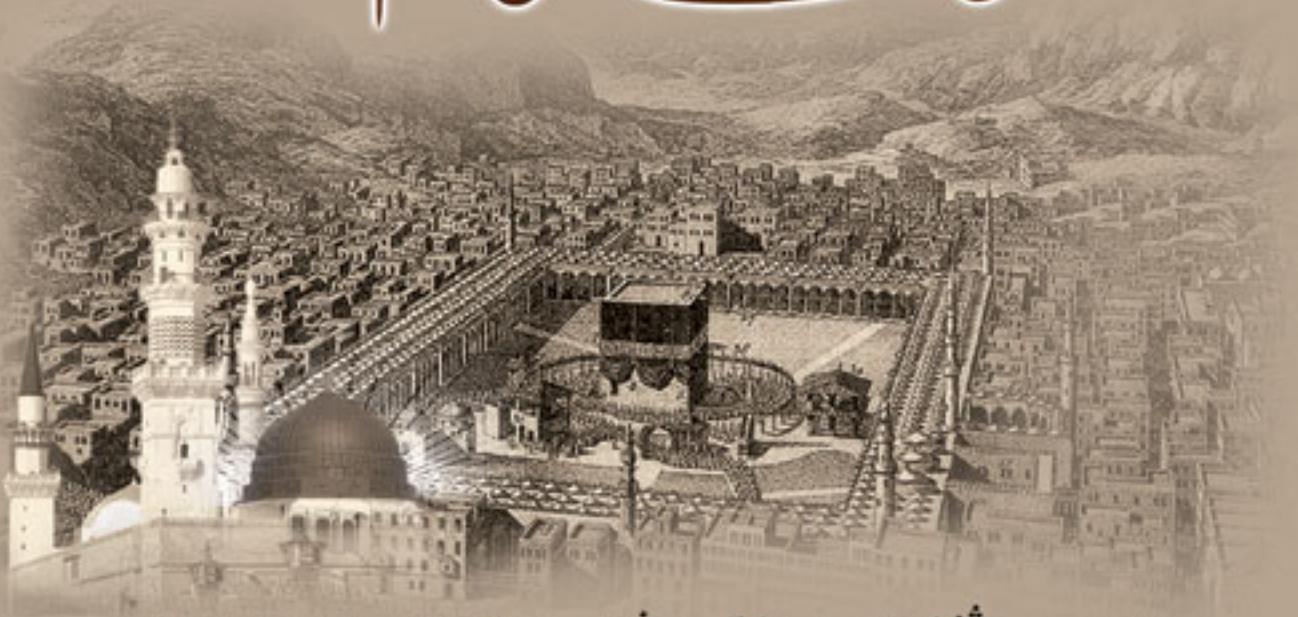


رسائلِ عطاءِ حنفیہ



نماز کے احکام

(حنفی)



شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی
دامت بركاتہم
الغالیہ

فیضانِ اذان
138

غسل کا طریقہ
98

وضو اور سائنس
66

وضو کا طریقہ
2

نمازِ جنازہ کا طریقہ
370

قضا نمازوں کا طریقہ
322

مسافر کی نماز
298

نماز کا طریقہ
172

فاتحہ کا طریقہ
472

مدنی وصیت نامہ
454

نمازِ عید کا طریقہ
436

فیضانِ جمعہ
396

مکتبۃ الدینہ
(دعوتِ اسلامی)

SC1286

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

وضو کا طریقہ

ذُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے، جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ ذُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عُثْمَانُ غَنِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَا عَشِقِ رَسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر پانی منگوایا اور وضو کیا پھر رکا ایک مسکرانے اور رُفقاء سے فرمانے لگے، جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر اس سؤل کا خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا، ایک بار سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی جگہ پر وضو فرمایا تھا اور بعد فراغت مسکرانے تھے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا تھا، جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، "وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ" یعنی اللہ اور اس کا رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "جب آدمی وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ جھرد جاتے ہیں۔"

(مُلَخَّصًا مِنْ مَسْنَدِ إِمَامِ أَحْمَد، ج ۱، ص ۱۳۰، رقم الحدیث: ۴۱۵، دار الفکر بیروت)

وضو کر کے خدا کا ہوئے شاہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جواب سؤل مخالف دیا پھر

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکارِ خیر الامام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ہر ادا اور ہر ہر سنت کو دیوانہ وار اپناتے تھے۔ نیز اس روایت سے گناہ دھونے کا نسخہ بھی معلوم ہو گیا۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَضُوْمِیں گئی کرنے سے منہ کے، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنے سے ناک کے، چہرہ دھونے سے پلکوں سمیت سارے چہرے کے ہاتھ دھونے سے ہاتھ کیساتھ ساتھ ناخنوں کے نیچے کے، سر (اور کانوں) کا مسح کرنے سے سر کے ساتھ ساتھ کانوں کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے ساتھ ساتھ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی جھرد جاتے ہیں۔

گناہ جہزنے کی حکایت

حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ التورانی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع مسجد کوفہ کے وضو خانہ میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وضو بناتے ہوئے دیکھا، اس سے وضو (میں استعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کر لے۔ اُس نے فوراً عرض کی، ”میں نے توبہ کی“۔ ایک اور شخص کے وضو (میں استعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا، ”اے میرے بھائی! تو زنا سے توبہ کر لے“۔ اس نے عرض کی ”میں نے توبہ کی“۔ ایک اور شخص کے وضو کے قطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا، ”شراب نوشی اور گانے باجے سننے سے توبہ کر لے۔ اس نے عرض کی، ”میں نے توبہ کی“۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کشف کے باعث چونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہر ہو جاتے تھے لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں اس کشف کے ختم ہو جانے کی دعا مانگی، اللہ عزوجل نے دعا قبول فرمائی جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔ (المیزان الکبریٰ ج اول ص ۱۳۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

سارا بدن پاک ہو گیا

دو حدیثوں کا خلاصہ ہے، ”جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا اس کا سر سے پاؤں تک سارا جسم پاک ہو گیا۔ اور جس نے بغیر بسم اللہ کہے وضو کیا اُس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔“

(سنن دارقطنی ج ۱ ص ۱۵۸-۱۵۹ حدیث ۲۲۸-۲۲۹)

با وضو سونے کی فضیلت

حدیث پاک میں ہے کہ ”با وضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔“

(کنز العمال ج ۹ ص ۲۳ حدیث ۲۵۹۹۴)

با وضو مرنے والا شہید ہے

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ”بیٹا! اگر تم ہمیشہ با وضو رہنے کی استطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ ملک الموت جس بندے کی روح حالتِ وضو میں قبض کرتا ہے اُس کیلئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔“ (کنز العمال ج ۹ ص ۱۳۵ حدیث ۲۶۰۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

میرے آقا علی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”ہمیشہ با وضو رہنا مستحب ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۷۰۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ

اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ”اے موسیٰ! اگر بے وضو ہونے کی صورت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرنا“۔ (ایضاً)

”ہمیشہ با وضو رہنا اسلام کی سنت ہے۔“ (ایضاً)

”احمد رضا“ کے سات حروف کی نسبت سے ہر وقت با وضو رہنے کے سات فضائل

میرے آقا امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، بعض عارفین (رحمہم اللہ المبین) نے فرمایا، جو ہمیشہ با وضو ہے اللہ تعالیٰ اُس کو سات فضیلتوں سے مُشرّف فرمائے:-

(۱) ملائکہ اس کی صحبت میں رغبت کریں۔

(۲) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے۔

(۳) اُس کے اعضاء تسبیح کریں۔

(۴) اُس سے تکبیرِ اولیٰ فوت نہ ہو۔

(۵) جب سوائے اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجے کہ جن وانس کے شر سے اُس کی حفاظت کریں۔

(۶) سکراتِ موت اس پر آسان ہو۔

(۷) جب تک با وضو ہو امانِ الہی عزوجل میں رہے۔ (ایضاً ص ۷۰۲ تا ۷۰۳)

دگنا ثواب

یقیناً سردی، تھکن یا نزلہ، زُکام، دردِ سر اور بیماری میں وضو کرنا دشوار ہوتا ہے مگر پھر بھی کوئی ایسے وقت وضو کرے جبکہ وضو کرنا دشوار ہو تو اس کو حکمِ حدیث دگنا ثواب ملے گا۔

(مُلَخَّصًا مَجْمَعُ الْاَوْسَطِ ج ۳ ص ۱۰۶ حدیث ۵۳۶۶ دارالکتب العلمیہ بیروت)

وضو کا طریقہ (حنفی)

کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔ وضو کیلئے نیت کرنا سنت ہے نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہذا زبان سے اس طرح نیت کیجئے کہ میں حکمِ الہی عَزَّوَجَلَّ بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وضو کر رہا ہوں۔ بسم اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنت ہے۔ بلکہ بسم اللہ وَالْحَمْدُ لِلَّہ کہہ لیجئے کہ جب تک با وضو رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ اب دونوں ہاتھ تین تین بار پہنچوں تک دھویئے، (تل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کیجئے اور ہر بار مسواک کو دھو لیجئے۔

حُجَّةُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”مسواک کرتے وقت نماز میں قرآن مجید کی

قرآت اور ذکر اللہ عزوجل کیلئے منہ پاک کرنے کی نیت کرنی چاہئے“۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۸۲ ادارہ الصادق، بیروت)

اب سیدھے ہاتھ کے تین چٹو پانی سے (ہر بار تل بند کر کے) اس طرح تین گلیاں کیجئے کہ ہر بار منہ کے ہر پرزے پر پانی بہہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غر غرہ بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چٹو (اب ہر بار آدھا چٹو پانی کافی ہے) سے (ہر بار تل بند کر کے) تین بار ناک میں نرم گوشت تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیے، اب (تل بند کر کے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔ تین بار سارا پھرہ اس طرح دھویئے کہ جہاں سے عادتاً سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لُو سے دوسرے کان کی لُو تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ اگر داڑھی ہے اور احرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (تل بند کرنے کے بعد) اس طرح خلال کیجئے کہ اُنگلیوں کو گلے کی طرف سے داخل کر کے سامنے کی طرف نکالئے۔ پھر پہلے سیدھا ہاتھ اُنگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین بار دھویئے۔ اسی طرح پھر اُلٹا ہاتھ دھو لیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔ اکثر لوگ چٹو میں پانی لیکر پیچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چٹو بھر کر کہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (بغیر اجازت صحیحہ ایسا کرنا) یہ پانی کا اسراف ہے۔ اب (تل بند کر کے) سر کا مسح اس طرح کیجئے کہ دونوں اُنگوٹھوں اور گلے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گڈی تک اس طرح لے جائیئے کہ ہتھیلیاں سر سے جُدا رہیں، پھر گڈی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آئیئے، گلے کی اُنگلیاں اور اُنگوٹھے اس دوران سر پر بالکل مس نہیں ہونے چاہئیں، پھر گلے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سطح کا اور اُنگوٹھوں سے کانوں کی باہری سطح کا مسح کیجئے اور مہننگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخل کیجئے اور اُنگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مسح کیجئے، بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مسح کرتے ہیں یہ سنت نہیں ہے۔ سر کا مسح کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے بلا وجہ تل گھلا چھوڑ دینا یا آدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے گناہ ہے۔ اب پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں ہر بار اُنگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستحب ہے کہ آدھی پنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ (خلال کے دوران تل بند رکھئے) اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی مہننگلیاں سے سیدھے پاؤں کی مہننگلیاں کا خلال شروع کر کے اُنگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی مہننگلیاں سے اُلٹے پاؤں کے اُنگوٹھے سے شروع کر کے مہننگلیاں پر ختم کر لیجئے۔ (علمہ کُتب)

حُجَّةُ الْاِسْلَامِ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”ہر غُضُو دھوتے وقت یہ امید کرتا رہے کہ میرے اس غُضُو کے گناہ نکل رہے ہیں۔ (ملخصاً احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۳۴۶)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

وضو کے بعد یہ دعاء بھی پڑھ لیجئے (اول و آخر دُرود شریف)

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ - (جامع ترمذی ج ۱ ص ۹)

ترجمہ : اے اللہ عزوجل! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنا دے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کر دے۔

جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

حدیث پاک میں ہے، ”جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کلمہ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو“۔ (مُلَخَّصٌ از صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۲)

وضو کے بعد سورہ قدر پڑھنے کے فضائل

حدیث مبارک میں ہے، ”جو وضو کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر پڑھے تو وہ صدیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ عزوجل میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیاء (علیہم السلام) کے ساتھ رکھے گا“۔ (کنز العمال ج ۹ ص ۱۳۲ حدیث ۲۶۰۸۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نظر کبھی کمزور نہ ہو

جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورہ اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ پڑھ لیا کرے ان شاء اللہ عزوجل اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ (مسائل القرآن، ص ۲۹۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

لفظ ”اللَّهِ“ کے چار حروف کی نسبت سے وضو کے چار فرائض

(۱) چہرہ دھونا۔

(۲) گہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳)

دھونے کی تعریف

کسی عَضُو (عَضُ - ذ) کو دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عَضُو کے ہر حصہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک قطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس طرح وضو یا غسل ادا ہوگا۔

(مرآتی الفلاح مع حاشیہ الطحاوی ص ۵۷، فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۱۸ رِضَا فَاؤَنْدِيشَن لاهور)

”يَا أَيُّهَا الْعَلَمِينَ“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے وُضُو کی 12 سنتیں

”وُضُو کا طریقہ“ (حنفی) میں بعض سنتوں اور مُسْتَحَبَّات کا بیان ہو چکا ہے اس کی مزید وَضاحت ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) نیت کرنا۔

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔

اگر وُضُو سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیں تو جب تک با وُضُو رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

(مجمع الزوائد، ج ۱، ص ۵۱۳، حدیث ۱۱۱۲ دار الفکر بیروت)

(۳) دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا۔

(۴) تین بار مسواک کرنا۔

(۵) تین چُلو سے تین بار کُلی کرنا۔

(۶) روزہ نہ ہو تو غُرْغُرہ کرنا۔

(۷) تین چُلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

(۸) داڑھی ہو تو (احرام میں نہ ہونے کی صورت میں) اس کا خِلال کرنا۔

(۹) ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا۔

(۱۰) پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا۔

(۱۱) کانوں کا مسح کرنا۔

(۱۲) فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اعضاء میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور پے در پے وُضُو

کرنا یعنی ایک عُضُو سو کھنے نہ پائے کہ دوسرا عُضُو دھولینا۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۵۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱، ص ۶)

”اے شہنشاہِ مدینہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام“ کے چھتیس حُرُوف کی نسبت سے وُضُو کے 26 مُسْتَحَبَّات

(۱) قبلہ رُو او نچی جگہ بیٹھنا۔

(۲) پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔

(۳) اطمینان سے وُضُو کرنا۔

(۴) اعضاء وُضُو پر پہلے پانی چھڑ لینا خصوصاً سردیوں میں۔

(۵) وُضُو کرنے میں بغیر ضرورت کسی سے مدد نہ لینا۔

(۶) سیدھے ہاتھ سے کُلی کرنا۔

(۷) سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا۔

(۸) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۹) اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیاں تک میں ڈالنا۔

(۱۰) اُلگیوں کی پشت سے گردن کی پشت کا مسح کرنا۔

(۱۱) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چھنگلیاں کانوں کے سوراخوں میں داخل کرنا۔

(۱۲) اُلگوٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو اور یہ یقین ہو کہ اس کے نیچے پانی بہہ گیا ہے اگر سخت ہو تو حرکت دیکر اُلگوٹھی

کے نیچے پانی بہانا فرض ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۳)

(۱۳) معذوری شرعی نہ ہو تو نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی وضو کر لینا۔

(۱۴) جو کامل طور پر وضو کرتا ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رہ جاتی ہو اس کا گوؤں (یعنی ناک کی طرف آنکھوں

کے کونے) فُخوں، ایزڑیوں، تلووں، کونچوں (ایزڑیوں کے اوپر مونے جتنے) گھائیوں (اُلگیوں کے درمیان والی جگہ)، اور گھنیوں

کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا اور بے خیالی کرنے والوں کے لئے تو فرض ہے کہ ان جگہوں کا خاص خیال رکھیں کہ

اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جگہیں خشک رہ جاتی ہیں اور یہ بے خیالی ہی کا نتیجہ ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا

فرض۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۹ مدینہ المرشد بریلی شریف)

(۱۵) وضو کا لوٹا اُلٹی طرف رکھئے اگر طشت یا پتیلی وغیرہ سے وضو کریں تو سیدھی جانب رکھئے۔

(۱۶) چہرہ دھوتے وقت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا کچھ حصہ بھی ڈھل جائے۔

(۱۷) چہرے اور ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً

ہاتھ گھنی سے اوپر آدھے بازو تک اور پاؤں فُخوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک دھونا۔

(۱۸) دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا۔

(۱۹) ہاتھ پاؤں دھونے میں اُلگیوں سے شروع کرنا۔

(۲۰) ہر عضو دھونے کے بعد اس پر ہاتھ پھیر کر بوندیں پٹکا دینا تاکہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خصوصاً جبکہ مسجد میں جانا ہو

کہ فرش مسجد پر وضو کے پانی کے قطرے گرانا مکروہ تحریمی ہے۔

(خلاصہ از البحر الرائق ج ۲ ص ۵۳۰۔ بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۰ مدینہ المرشد بریلی شریف)

(۲۱) ہر عضو کے دھوتے وقت اور مسح کرتے وقت نیت وضو کا حاضر رہنا۔

(۲۲) ابتدا میں بسم اللہ کے ساتھ ساتھ دُرود شریف اور کلمہ شہادت پڑھ لینا۔

(۲۳) اُغھائے وضو بلا ضرورت نہ پونچھیں اگر پونچھنا ہو تب بھی بلا ضرورت بالکل خشک نہ کریں کچھ خری باقی

رکھیں کہ بروز قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔

(۲۴) وضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ شیطان کا پنکھا ہے۔ (کنز العمال ج ۹ ص ۱۳۶ حدیث ۲۶۱۳۳ بیروت)

(۲۵) بعد وضو میانی (یعنی پا جامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے) پر پانی چھڑکنا۔

(کنز العمال ج ۹ ص ۱۳۴ حدیث ۲۶۱۰۱ بیروت)

پانی چھوئے کئے وقت مِیانی کو گرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے نیز وضو کرتے وقت بھی بلکہ ہر وقت مِیانی کو گرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذریعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے۔)

(۲۶) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا جسے **تَحِیَّةُ الْوُضُو** کہتے ہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۶۶)

”با وضو رہنا ثواب ہے“ کے پندرہ حروف کی نسبت سے وضو کے ۱۵ مکروہات

(۱) وضو کیلئے ناپاک جگہ پر بیٹھنا۔

(۲) ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانا۔

(۳) اعضاء وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے پڑکانا (منہ دھوتے وقت بھرے ہوئے چلو میں عموماً پھرے سے پانی کے قطرے گرتے ہیں اس کا خیال رکھئے)

(۴) قبلہ کی طرف تھوک یا بلغم ڈالنا یا گلئی کرنا۔

(۵) زیادہ پانی خرچ کرنا (حضرت صدر الشریعہ علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ الغنی ”بہار شریعت“ حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف میں فرماتے ہیں، ناک میں پانی ڈالتے وقت آدھا چلو کافی ہے تو اب پورا چلو لینا اسراف ہے)

(۶) اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو (بہر حال ٹونٹی نہ اتنی زیادہ کھولیں کہ پانی حاجت سے زیادہ گرے نہ اتنی کم کھولیں کہ سنت بھی ادا نہ ہو بلکہ مُتَوَسِّطٌ ہو۔)

(۷) منہ پر پانی مارنا۔

(۸) منہ پر پانی ڈالتے وقت مٹھو نکلنا۔

(۹) ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ روافض اور ہندوؤں کا شعار ہے۔

(۱۰) گلے کا مسخ کرنا۔

(۱۱) اُلٹے ہاتھ سے گلئی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا۔

(۱۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۱۳) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسخ کرنا۔

(۱۴) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔

(۱۵) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ گیا تو وضو ہی نہ ہوگا۔ وضو کی ہر سنت کا ترک مکروہ ہے اسی

طرح ہر مکروہ کا ترک سنت۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مُسْتَعْمَلِ پانی کا اہم مسئلہ

اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی کا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر یا بھول کر ذرہ ذرہ (یعنی سو ہاتھ پچیس گزاد سو پچیس فٹ)، (فتاویٰ مصطفویہ ص ۱۳۹ شبیر بردار زلا ہور)

سے کم پانی (مثلاً پانی سے بھری ہوئی ہائی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مُسْتَعْمَلِ (یعنی استعمال شدہ) ہو گیا اور اب وضو اور غسل کے

لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس پر غسل فرض ہو اس کے جسم کا کوئی بے ڈھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں اگر ڈھلا ہوا یا ڈھلے ہوئے بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو خرچ نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۴۸)

(مستعمل پانی اور وضو غسل کے تفصیلی احکام سیکھنے کیلئے بہار شریعت حصہ ۲ کا مطالعہ فرمائیے)

پان کھانے والے متوجہ ہوں

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، پانوں کے کثرت سے عادی خصوصاً جبکہ دانتوں میں فحشا (گیپ) ہو تجربہ سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک ریزے اور پان کے بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس طرح منہ کے اطراف و اکناف میں جاگیر ہوتے ہیں (یعنی منہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گھس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ گلیاں بھی اُن کے تصفیہ تام (یعنی مکمل صفائی) کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خلال انہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سواکلیوں کے کہ پانی مناقد (یعنی سوراخوں) میں داخل ہوتا اور جنبشیں دینے (یعنی ہلانے) سے جمے ہوئے باریک ذروں کو پتھر تاج چھڑا چھڑا کر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی تحدید (حد بندی) نہیں ہو سکتی اور یہ کامل تصفیہ (یعنی مکمل صفائی) بھی بہت مؤتجد (یعنی اس کی سخت تاکید) ہے صحیحہ و احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

مُحْوِرِ اکرم، نور مجتسم، شاہ بنی آدم، رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مسواک کر لے کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قراءت (قرأت) کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

(کنز العمال حدیث ۸۷۶۹۷ ج ۹ ص ۲۰۳)

اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔ (المعجم الکبیر ج ۴، ص ۷۷، حدیث ۴۰۶۱)، (فتاویٰ رضویہ ج اول، ص ۶۲۴ تا ۶۲۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تصوف کا عظیم مدنی نسخہ

حُجَّةُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”وضو سے فراغت کے بعد جب آپ نماز کی طرف متوجہ ہوں اُس وقت یہ تصور کیجئے کہ جن ظاہری اعضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہر ظاہر (یعنی پاک) ہو چکے مگر دل کو پاک کئے بغیر بارگاہ الہی عزوجل میں مناجات کرنا حیا کے خلاف ہے کیوں کہ اللہ عزوجل دلوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ مزید فرماتے ہیں، ظاہری وضو کر لینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور

گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک نہیں کرتا فقط ظاہری طہارت (یعنی صفائی) اور زیب و زینت پر اکتفاء کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مدعو کرتا ہے اور اپنے گھربار کو باہر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ و روغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصے کی صفائی پر کوئی توجہ نہیں دیتا۔ چنانچہ جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آ کر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی یہ ہر ذی شعور خود سمجھ سکتا ہے۔ (مُلَخَّص از احیاء العلوم جلد اول صفحہ ۱۸۵، دارصادر بیروت)

”صبر کر“ کے پانچ حروف کی نسبت سے زخم وغیرہ سے خون نکلنے کے ۵ احکام

(۱) خون، پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اسکے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس جگہ کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶)

(۲) خون اگر چمکایا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سُئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھریا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا اُنگی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مثلاً سیب وغیرہ کا ٹاس پر خون کا اثر ظاہر ہوا یا ناک میں اُنگی ڈالی اس پر خون کی سُرخ آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وضو نہیں ٹوٹا۔ (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۸۰)

(۳) اگر بہا مگر بہہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غسل یا وضو میں دھونا فرض ہو مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا پیپ یا خون کان کے سُوراخوں کے اندر ہی رہا باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو نہ ٹوٹا۔

(مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۰ رضافاؤنڈیشن لاہور)

(۴) زخم بے شک بڑا ہے رُطوبت چمک رہی ہے مگر جب تک بہنے کی نہیں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۸۰ رضافاؤنڈیشن لاہور)

(۵) زخم کا خون بار بار پُو نچھتے رہے کہ بہنے کی ثبوت نہ آئی تو غور کر لیجئے کہ اگر اتنا خون پُو نچھ لیا ہے کہ اگر نہ پُو نچھتے تو بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا نہیں تو نہیں۔ (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۸۰ رضافاؤنڈیشن لاہور)

انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

(۱) گوشت میں انجکشن لگانے میں صرف اسی صورت میں وضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے۔

(۲) جبکہ نُس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہذا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) اسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرپ نُس میں لگوانے سے وضو ٹوٹ جائیگا کیوں کہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نگی میں آجاتا ہے۔ ہاں اگر بالفرض بہنے کی مقدار میں خون نگی میں نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(۴) ہرنج کے ڈریے ٹیسٹ کرنے کے لئے خون نکالنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے اسی

لئے یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہوتا ہے اس خون سے بھری ہوئی شیشی جیب میں رکھ کر نماز نہ پڑھئے۔

دکھتی آنکھ کے آنسو

(۱) آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وضو بھی توڑ دیگا۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۴)

افسوس اکثر لوگ اس مسئلہ (مَسْـُـوْءٌ - لَهْ) سے ناواقف ہوتے ہیں اور دکھتی آنکھ سے بوجہ مرض پہنے والے آنسو کو اور آنسوؤں کی مانند سمجھ کر آستین یا کرتے کے دامن وغیرہ سے پونچھ کر کپڑے ناپاک کر ڈالتے ہیں۔

(۲) ناپینا کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے وہ ناپاک ہے اور اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۴)

(۳) جو رطوبت انسانی بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ ناپاک نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۰)

مثلاً خون یا پیپ بہہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ منہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

چھالا اور پھڑیا

(۱) چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (فتح القدر ج ۱ ص ۳۴)

(۲) مگھڑ یا بالکل اچھی ہو گئی اس کی مردہ کھال باقی ہے جس میں اوپر منہ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا اور دبا کر

نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہے (مُخْلَصَةُ الْفِتَاوَى ج ۱ ص ۱۷)

ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی ناپاک ہے۔

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۳۵۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) خارش یا مگھڑیوں میں اگر بہنے والی رطوبت نہ ہو صرف چمک ہو اور کپڑا اس سے بار بار مٹھو کر چاہے کتنا ہی سن

جائے پاک ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۰)

(۴) ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وضو نہ ٹوٹا، اُنسب (یعنی زیادہ مناسب) یہ ہے کہ وضو کرے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۱)

قے سے کب وضو ٹوٹتا ہے

(۱) منہ بھر قے کھانے پانی یا صُفْرَا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وضو توڑ دیتی ہے۔ جوئے تکلف کے بغیر نہ رو کی جا

سکے اُسے منہ بھر کہتے ہیں۔ منہ بھر قے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اسکے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدن کو بچانا

ضروری ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۹)

ہنسنے کے احکام

(۱) رُكُوعٌ وَجُودِ الْوَالِي نَمَازٍ مِّنْ بَالِغٍ نَّهَيْتُهُ لَغَايَا لِعِنِّي اتْنِي آوَا زٍ سَ هِنَا كَهَ آسِ پَاسِ وَالْوَالِي نَمَازٍ سَنَا تَوْضُو بِي هِيَ كَمَا لَمَّا رَمَا زَ

بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صرف خود سنا تو نماز گئی وضو باقی ہے، مسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔

(مراقی الفلاح مع حاشیہ الطحاوی ص ۹۱)

مسکرانے میں آواز بالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہر ہوتے ہیں۔

(۲) بائغ نے نمازِ جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نماز ٹوٹ گئی وضو باقی ہے۔ (ایضاً)

(۳) نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مستحب ہے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیہ الطحاوی ص ۸۴)

ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی قہقہہ نہیں لگایا لہذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ سنت بھی زندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ بنیں۔

فرمان مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: «التَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّیْطٰنِ»۔ یعنی مسکراتا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی من اسمہ محمد جز ۲، ص ۱۰۴، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

کیا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر گھٹنے یا اپنا پیر یا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۵۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں سمیت سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجاء کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہئے۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۱) کہ بغیر ضرورت ستر گھلا رکھنا منع اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

غسل کا وضو کافی ہے

غسل کے لیے جو وضو کیا تھا وہی کافی ہے خواہ بَرْمُنہ (ب۔ رَہ۔ نَہ) نہائیں۔ اب غسل کے بعد دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر وضو نہ بھی کیا ہو تو غسل کر لینے سے اعضاء وضو پر بھی پانی بہہ جاتا ہے لہذا وضو بھی ہو گیا، کپڑے تبدیل کرنے سے بھی وضو نہیں جاتا۔

تھوک میں خون

(۱) منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، غلبہ کی شناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سُرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور وضو ٹوٹ جائیگا یہ سُرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر تھوک زرد ہو تو خون پر تھوک غالب مانا جائے گا لہذا نہ وضو ٹوٹے گا نہ یہ زرد تھوک ناپاک۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۱)

(۲) منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہو گیا اور لوٹے یا گلاس سے منہ لگا کر گلی کے لئے پانی لیا تو لوٹا گلاس اور گل پانی نجس ہو گیا لہذا ایسے موقع پر چلو میں پانی لے کر احتیاط سے گلی کیجئے اور یہ بھی احتیاط فرمائیے کہ چھینٹے اڑ کر آ پکے کپڑوں وغیرہ پر نہ پڑیں۔

دودھ پیتے بچے کا پیشاب اور قے

(۱) ایک دن کے دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح عام لوگوں کا۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۷۴)

(۲) دودھ پیتے بچے نے دودھ ڈال دیا اور وہ مٹھ بھر ہے تو (یہ بھی پیشاب ہی کی طرح) ناپاک ہے ہاں اگر یہ دودھ معدہ تک نہیں پہنچا صرف سینے تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۹ مدینہ المرشد بریلی شریف)

وضو میں شک آنے کے ۵ احکام

(۱) اگر ذوران وضو کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہو اور اگر یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لیجئے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف توجہ نہ دیجئے۔ اگر اسی طرح بعد وضو بھی شک پڑے تو اس کا کچھ خیال مت کیجئے۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۹)

(۲) آپ با وضو تھے اب شک آنے لگا کہ پتا نہیں وضو ہے یا نہیں، ایسی صورت میں آپ با وضو ہیں کیونکہ صرف شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۹)

(۳) وضو سے کی صورت میں احتیاطاً وضو کرنا احتیاط نہیں اتباع شیطان ہے۔

(۴) یقیناً آپ اُس وقت تک با وضو ہیں جب تک وضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو جائے کہ قسم کھاسکیں۔

(۵) یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا ہے مگر یہ یاد نہیں کون سا عضو تھا تو بایاں (یعنی اُلٹا) پاؤں دھو لیجئے۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۹)

کتا چھو جائے تو

کتا جسم سے چھو جانے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے چاہے کتے کا جسم تر ہو

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۵۲ رضافاؤنڈیشن لاہور)

ہاں کتے کا لعاب ناپاک ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۴۲۵)

سونے سے وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان

نیند سے وضو ٹوٹنے کی دو شرطیں ہیں:-

(۱) دونوں سرین اچھی طرح جھے ہوئے نہ ہوں۔

(۲) ایسی حالت پر سویا جو عاقل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شرطیں جمع ہوں یعنی سرین بھی اچھی طرح جھے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو جو عاقل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وضو کو توڑ دیتی ہے۔ اگر ایک شرط

پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو نہیں ٹوٹتا:-

(۱) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سرین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلانے ہوں۔ (گرسی، ریل، اور بس کی

سیٹ پر بیٹھنے کا یہی حکم ہے)

(۲) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سرین زمین پر ہوں اور پینڈ لیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ

پر یا سر گھٹنوں پر رکھ لے۔

(۳) چارزاٹو یعنی پانتی (چو کڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تخت یا چارپائی وغیرہ پر ہو۔

(۴) دوزاٹو سیدھا بیٹھا ہو۔

(۵) گھوڑے یا خچر وغیرہ پر زین رکھ کر سوار ہو۔

(۶) ننگی پیٹھ پر سوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو یا راستہ ہموار ہو۔

(۷) تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھا ہو کہ سرین جمے ہوئے ہوں اگرچہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے۔

(۸) کھڑا ہو۔

(۹) زکوع کی حالت میں ہو۔

(۱۰) سنت کے مطابق جس طرح مرد سجدہ کرتا ہے اس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جدا ہوں۔

مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا علاوہ نماز، وضو نہیں ٹوٹے گا اور نماز بھی فاسد نہ ہوگی اگرچہ قصد اسوئے، البتہ جو رکن بالکل سوتے ہوئے ادا کیا اس کا اعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضروری ہے اور جاگتے ہوئے شروع کیا پھر نیند آگئی تو جو حصہ جاگتے ادا کیا وہ ادا ہو گیا بقیہ ادا کرنا ہوگا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:-

(۱) اُکڑوں یعنی پاؤں کے تلووں کے بل اس طرح بیٹھا ہو کہ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں۔

(۲) چت یعنی پیٹھ کے بل لیٹنا ہو۔

(۳) پٹ یعنی پیٹ کے بل لیٹنا ہو۔

(۴) دائیں یا بائیں کروٹ لیٹنا ہو۔

(۵) ایک گہنی پر ٹیک لگا کر سو جائے۔

(۶) بیٹھ کر اس طرح سویا کہ ایک کروٹ ٹھک ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہوں۔

(۷) ننگی پیٹھ پر سوار ہو اور جانور پستی کی جانب اتر رہا ہو۔

(۸) پیٹ رانوں پر رکھ کر دوزانو اس طرح بیٹھے سویا کہ دونوں سرین نیچے نہ رہیں۔

(۹) چارزاٹو یعنی چو کڑی مار کر اس طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پنڈلیوں پر رکھا ہو۔

(۱۰) جس طرح عورت سجدہ کرتی ہے اس طرح سجدہ کے انداز پر سویا کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے

ہوں یا کلائیاں کچھی ہوئی ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا نماز کے علاوہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صورتوں میں قصد اسویا تو نماز فاسد ہوگی اور بلا قصد سویا تو وضو ٹوٹ جائے گا مگر نماز باقی ہے۔ بعد وضو (مخصوص شرائط کے ساتھ)

بقیہ نماز اسی جگہ سے پڑھ سکتا ہے جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے سے پڑھ لے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج ۱ ص ۳۶۵ تا ۳۶۶ رضافاؤنڈیشن لاہور)

مساجد کے وضو خانے

مسواک کرنے سے بعض اوقات دانتوں میں خون آجاتا ہے اور تھوک بھی سُرخ ہونے کی وجہ سے ناپاک ہو جاتا ہے مگر افسوس کہ احتیاط نہیں کی جاتی۔ مساجد کے وضو خانے بھی اکثر کم گہرے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سُرخ تھوک والی گلی کے چھینٹے کپڑوں یا بدن پر پڑتے ہیں، نیز گھر کے حمام کے مَنخْتہ فرش پر وضو کرتے وقت اس سے بھی زیادہ چھینٹے پڑتے ہیں۔

گھر میں وضو خانہ بنوائیے

آج کل بےسن (ہاتھ دھونے کی ٹونڈی) پر کھڑے کھڑے وضو کرنے کا رواج ہے جو کہ خلافِ مُستحب ہے۔ افسوس! لوگ آسانٹوں بھری بڑی بڑی کوٹھیاں تو بناتے ہیں مگر اس میں وضو خانہ نہیں بنواتے! سُنٹوں کا دُرد رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مَدَنی التجا ہے کہ ہو سکے تو اپنے مکان میں کم از کم ایک ٹونٹی کا وضو خانہ ضرور بنوایئے۔ اس میں یہ احتیاط ضرور رکھئے کہ ٹونٹی کی دھار براہِ راست فرش پر گرنے کے بجائے ڈھلوان پر گرے ورنہ دانتوں میں خون وغیرہ آنے کی صورت میں وہی چھینٹے اڑنے کا مسئلہ رہے گا اگر آپ محتاط وضو خانہ بنوانا چاہتے ہیں تو اسی رسالے کے پیچھے دیئے ہوئے نقشے سے رہنمائی حاصل کیجئے۔ ڈبلیو سی (W.C.) میں پانی سے استنجا کرنے کی صورت میں عموماً دونوں پاؤں کے ٹخنوں کی طرف چھینٹے آتے ہیں لہذا فراغت کے بعد احتیاطاً پاؤں کے یہ حصے دھولینے چاہئیں۔

وضو خانہ بنوانے کا طریقہ

گھریلو وضو خانہ کی کل مساحت یعنی لمبائی چوڑائی چالیس چالیس انچ، اونچائی زمین سے 16 انچ، اس کے اوپر مزید نو انچ اونچی نشست گاہ جس کا عرض ساڑھے دس انچ اور لمبائی ایک سرے سے دوسرے سرے تک یعنی زینہ کی مانند، اس نشست گاہ اور سامنے کی دیوار کا درمیانی فاصلہ 26 انچ، آگے کی طرف اس طرح ڈھلوان (slope) بنوایئے کہ نالی ساڑھے تین انچ سے زیادہ نہ ہو، پاؤں رکھنے کی جگہ قدم کی لمبائی کی مقدار سے معمولی زیادہ مثلاً کل ساڑھے گیارہ انچ ہو، دونوں قدموں کے درمیانی حصے میں مزید اندر کی طرف ساڑھے چار انچ کا کھانچہ ڈھلوان کی صورت میں زمین تک اس طرح لے جایئے کہ نالی ساڑھے تین انچ سے بڑی نہ ہونے پائے۔ پوری ڈھلوان میں کہیں بھی اُبھار نہ رکھا جائے۔ (ایل) ساخت کا مکسچر نالی کی زمین سے 32 انچ اوپر ہو، اس پانی کی دھار کھانچے والی ڈھلوان (slope) پر پڑے گی اور آپکے لئے دانتوں کے خون وغیرہ نجاست سے بچنا ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آسان ہو جائے گا۔ معمولی ترمیم کر کے مساجد میں بھی اسی ترکیب سے وضو خانہ بنوایا جاسکتا ہے۔

”یا رسول اللہ“ کے دس حروف کی نسبت سے وضو خانے کے 10 مَدَنی پھول

(۱) ممکن ہو تو اسی رسالے کے پیچھے دیئے ہوئے وضو خانہ کے نقشے سے رہنمائی حاصل کر کے اپنے گھر میں وضو خانہ بنوایئے۔

(۲) معمار کے دلائل سُننے بغیر دیئے ہوئے نقشے کے مطابق بنے ہوئے گھریلو وضو خانے کے بالائی (یعنی پاؤں رکھنے والے)

فرش کی ڈھلوان (slope) دوانچ رکھئے۔

(۳) اگر ایک سے زیادہ ٹل لگوانے ہوں تو دونوں کے درمیان 25 انچ کا فاصلہ رکھئے۔

(۴) وضو خانے کی ٹونٹی میں حسب ضرورت پلاسٹک کی نپل لگائیجئے۔

(۵) اگر پائپ دیوار کے باہر سے لگوائیں تو حسب ضرورت نشست گاہ ایک یا دو انچ مزید دُور کر لیجئے۔

(۶) بہتر یہ ہے کہ کچا کام کروا کر ایک آدھ بار اس پر بیٹھ کر یا وضو کر کے اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد تختہ کراویئے۔

(۷) وضو خانے یا حمام وغیرہ کے فرش پر ٹائلز لگوانے ہوں تو گھر دُرے (Slip Resistance Tiles) لگوائیئے تاکہ پھسلنے کا خطرہ کم ہو جائے۔

(۸) بہتر یہی ہے کہ وضو خانے پر چار خانے دار ٹائلز (CHECK TILES) لگوائیئے تاکہ پھسلنے کا امکان ہی نہ

رہے۔

(۹) اگر چار خانے دار ٹائلز مل سکیں تو پاؤں رکھنے کی جگہ کا بسر اور اس کے بعد والی ڈھلان کم از کم دو دو انچ پتھر ملی اور

خوب گھر درمی اور گول بنوائیئے تاکہ ضرورتاً پاؤں رگڑ کر میل چھوایا جاسکے۔

(۱۰) باورچی خانہ، غسل خانہ، بیٹ الخلاء کا فرش، گھلا صحن، چھت، مسجد کا وضو خانہ اور جہاں جہاں پانی بہانے کی ضرورت

پڑتی ہے ان مقامات کے فرش کی ڈھلوان (slope) معمار جو بتائے اُس سے بلا جھجک ڈیڑھ گنا (مثلاً وہ دو انچ کہے تو

آپ تین انچ) رکھوائیئے۔ معمار تو یہی کہے گا کہ آپ فکر مت کیجئے ایک قطرہ بھی پانی نہیں رُکے گا اگر آپ اس کی باتوں

میں آگئے تو ہو سکتا ہے ڈھلوان برابر نہ بنے لہذا اُس کی بات پر اعتماد نہیں کریں گے تو ان شاء اللہ عز و جل اس کا فائدہ

آپ خود ہی دیکھ لیں گے کیوں کہ مشاہدہ یہی ہے کہ اکثر فرش وغیرہ پر جگہ جگہ پانی کھڑا رہتا ہے۔

جن کا وضو نہ رہتا ہوان کیلئے 6 احکام

(۱) قطرہ آنے، پیچھے سے ریح خارج ہونے، زخم بہنے، دکھتی آنکھ سے بوجہ مرض آنسو بہنے، کان، ناف، پستان سے پانی

نکلنے، پھوڑے یا ناسور سے رطوبت بہنے اور دست آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر کسی کو اس طرح کا مرض مسلسل جاری رہے

اور شروع سے آخر تک پورا ایک وقت گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ شرعاً معذور ہے۔ ایک وضو سے اُس

وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ اسکا وضو اس مرض سے نہیں ٹوٹے گا۔ (مراتی الفلاح معہ حاشیہ الطحاوی ص ۱۴۹)

(۲) فرض نماز کا وقت جاتے ہی معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب معذور کا عذر دوران وضو یا

بعد وضو ظاہر ہوا اگر ایسا نہ ہو اور دوسرا کوئی حدت بھی لاحق نہ ہو تو فرض نماز کا وقت جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(مُلَخَّصًا الدر المختار مع رد المحتار ج ۱، ص ۵۵۶)

فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج غروب ہوتے ہی

وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی

فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ (الہدایۃ مع فتح القدر ج ۱ ص ۱۶۰)

(۳) جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک نماز کے ایک پورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور رہے گا۔ مثلاً کسی کو سارا وقت قطرہ آتا رہا اور اتنی مہلت ہی نہ ملی کہ وضو کر کے فرض ادا کر لے تو معذور ہو گیا۔ اب دوسرے اوقات میں اتنا موقع مل جاتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دفعہ قطرہ آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ ہاں اگر پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی قطرہ نہ آیا تو معذور نہ رہا پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وقت مسلسل مرض ہوا) تو پھر معذور ہو گیا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴۱)

(۴) معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے ہاں اگر دوسری کوئی چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جس کو ریح خارج ہونے کا مرض ہے قطرہ نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور جس کو قطرہ کا مرض ہے اس کا ریح خارج ہونے سے وضو جاتا رہے گا۔

(۵) معذور نے کسی حدت (یعنی وضو توڑنے والے عمل) کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب معذور نے اپنے عذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وضو کیا ہو اگر اپنے عذر کی وجہ سے وضو کیا تو بعد وضو عذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا) مثلاً جس کو قطرہ آتا تھا اس کی ریح خارج ہوئی اور اس نے وضو کیا اور وضو کرتے وقت قطرہ بند تھا اور وضو کرنے کے بعد قطرہ آیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر وضو کے درمیان قطرہ جاری تھا تو نہ گیا۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۷)

(۶) معذور کو ایسا عذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو پاک کر کے نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضروری نہیں۔ اسی سے پڑھے اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے تب بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۶، فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۴ ص ۳۷۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

معذور کے وضو کے تفصیلی مسائل بہار شریعت حصہ ۲ سے معلوم کر لیجئے۔

سات متفرقات

(۱) پیشاب، پاخانہ، ودی، مذی، منی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہے گا۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶)

(۲) مرد یا عورت کے پیچھے سے معمولی سی ہوا بھی خارج ہوئی وضو ٹوٹ گیا۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶)

مرد یا عورت کے آگے سے ہوا خارج ہوئی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶)

(۳) بے ہوش ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۲)

(۴) بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنزیر کا نام لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ غلط ہے۔

(۵) دورانِ وضو اگر ریح خارج ہو یا کسی سبب سے وضو ٹوٹ جائے تو نئے سرے سے وضو کر لیجئے پہلے دُھلے ہوئے

اعضاء بے دُھلے ہو گئے۔ (ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۱، ص ۲۵۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۶) قرآنِ پاک یا اس کی کسی آیت کو یا کسی بھی زبان میں قرآنِ پاک کا ترجمہ ہو اسکو بے وضو چھونا حرام ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

(۷) آیت کو بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی بے وضو پڑھنے میں حرج نہیں۔

يَا رَبِّ الْمُصْطَفَىٰ اعْزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمیں اسراف سے بچتے ہوئے شرعی وضو کے ساتھ ہر

وقت با وضو رہنا نصیب فرما۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

وضو میں پانی کا اسراف

آج کل اکثر لوگ وضو میں تیز تل کھول کر بے تحاشہ پانی بہاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض تو وضو خانے پر آتے ہی پہلے تل کھولتے

ہیں اس کے بعد آستین چڑھاتے ہیں اتنی دیر تک معاذ اللہ عَزَّ وَجَلَّ پانی ضائع ہوتا رہتا ہے، اسی طرح مسح کے

دوران اکثر بیت تل کھلا چھوڑ دیتی ہے! ہم سب کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈر کر اسراف سے بچنا چاہئے، قیامت کے روز ذرہ

ذرہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہوگا۔ اسراف کی مَدَمَّت میں چار احادیث مبارکہ سنئے اور خوفِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ سے

لرزئیے۔

﴿۱﴾ جَارِي نَهْرٍ بَهِي اسراف

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سپدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا حضرت سپدہ ناعدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزرے تو وہ وضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا، یہ اسراف کیسا؟ عرض کی۔

کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا، ”ہاں اگرچہ تم جاری نہر پر ہو۔“

(ابن ماجہ، حدیث ۴۲۵، ج ۱، ص ۲۵۴ دار المعرفۃ بیروت)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں، حدیث نے نہر جاری میں

بھی اسراف ثابت فرمایا اور اسرافِ شرع میں مذموم ہی ہو کر آیا ہے۔ ایہ کریمہ **اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ** (ترجمہ کنز

الایمان: بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں) (پ ۸، الانعام: ۱۳۱)

مطلق ہے تو یہ اسراف بھی مذموم و ممنوع ہی ہوگا بلکہ خود اسراف فی الوضو میں صیغہ نہی وارد اور نہی حقیقہ مفید تحریم۔

(یعنی وضو میں اسراف کی نہی (ممانعت) کا حکم آیا ہے اور حقیقت میں ممانعت کا حکم حرام ہونے کو فائدہ دیتا ہے)

(فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اول، ص ۷۳۱)

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تفسیر

مفسر شہیر حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الممتان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ میں پیش کردہ سورۃ الانعام کی آیت کریمہ نمبر ۱۳۱ کے تحت بے جا خرچ (یعنی اسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، ”نا جائز جگہ پر خرچ کرنا بھی بے جا خرچ ہے اور سارا مال خیرات کر کے بال بچوں کو فقیر بنا دینا بھی بے جا خرچ ہے، ضرورت سے زیادہ خرچ بھی بے جا خرچ ہے اسی لئے اعضاء و اعضاء کو (بلا اجازت شرعی) چار بار دھونا اسراف مانا گیا ہے۔“

(نور العرفان ص ۲۳۲)

﴿۲﴾ اسراف نہ کر

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن الغیوب عز ووجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا، ”اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔“

(ابن ماجہ، حدیث ۴۳۳، ج ۱، ص ۲۵۴ دار المعرفۃ بیروت)

﴿۳﴾ اسراف شیطانی کام ہے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ (کنز العمال، حدیث ۲۶۲۵۵، ج ۹ ص ۱۴۴)

﴿۴﴾ جنت کا سفید محل مانگنا کیسا؟

حضرت سیدنا عبداللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو اس طرح دعا مانگتے سنا کہ الھی! میں تجھ سے جنت کا داہنی طرف والا سفید محل مانگتا ہوں۔ تو فرمایا کہ اے میرے بچے! اللہ عزوجل سے جنت مانگو اور دوزخ سے اُس کی پناہ مانگو۔ میں نے رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اس اُمت میں وہ قوم ہوگی جو وضو اور دعا میں حد سے تجاوز کیا کرے گی۔ (ابوداؤد، حدیث ۹۶، ج ۱، ص ۶۸ دار احیاء التراث العربی)

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! مفسر شہیر حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الممتان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں، ”دعا میں تجاوز (یعنی حد سے بڑھنا) تو یہ ہے کہ ایسی بات کا تعین کیا جائے جس کی ضرورت نہیں جیسے ان کے صاحبزادہ نے کیا۔ فردوس (جو کہ سب سے اعلیٰ جنت ہے اُس کا) مانگنا بہتر ہے کہ اس میں شخصی تعین نہیں نوعی تقرر ہے اس کا حکم دیا گیا ہے وضو میں حد سے بڑھنا و طرح سے ہو سکتا ہے (تین بار دھونے کے بجائے) تعداد میں زیادتی اور عضو کی حد میں زیادتی جیسے پاؤں گھسنے تک دھونا اور ہاتھ بغل تک کہ یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔“

(مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۲۳۹)

بُرا کیا ظلم کیا

ایک اعرابی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہو کر وضو کے بارے میں پوچھا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں وضو کر کے دکھایا جس میں ہر عضو تین تین بار دھویا پھر فرمایا، وضو اس

طرح ہے، تو جو اس سے زائد کرے یا کم کرے اُس نے بُرا کیا اور ظلم کیا۔ (نسائی ج ۱ ص ۸۸ دار الجلیل بیروت)

عملی طور پر وضو سیکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سکھانے کیلئے خود عملی طور پر وضو کر کے دوسرے کو دکھانا سنت سے ثابت ہے۔ مُبَلِّغِین کو چاہئے کہ اس پر عمل کرتے ہوئے بغیر اسراف کے صرف حسب ضرورت پانی بہا کر تین تین بار اعضاء دھو کر وضو کر کے اسلامی بھائیوں کو دکھائیں۔ ہرگز بلا حاجت شرعی کوئی غُضُو چار بار نہ دھلے اس کا خیال رکھا جائے، پھر جو بخوشی اپنی اصلاح کروانا چاہے وہ بھی وضو کر کے مبلغ کو دکھائے اور اپنی غلطیاں دور کروائے۔ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں یہ مدنی کام احسن طریقے پر ہو سکتا ہے۔ دُرُست وضو کرنا ضرور ضرور سیکھ لیجئے۔ صرف ایک آدھ بار وضو کا طریقہ پڑھ لینے سے صحیح معنوں میں وضو کرنا آجائے یہ بہت مشکل ہے۔ بار بار مشق کرنی ہوگی۔

مسجد اور مدرسے کے پانی کا اسراف

مسجد و مدرسہ وغیرہ کے وضو خانہ میں جو پانی ہوتا ہے وہ ”وقف“ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس کے اور اپنے گھر کے پانی کے احکام میں فرق ہوتا ہے۔ جو لوگ مسجد کے وضو خانے پر بے دردی کے ساتھ پانی بہاتے ہیں بلکہ وضو میں بلا ضرورت فقط غفلت یا جہالت کے سبب تین سے زائد مرتبہ اعضاء دھوتے ہیں وہ اس مبارک فتویٰ پر خوب غور فرمائیں، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں اور آئندہ کیلئے توبہ کر لیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہٴ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”اگر وقف پانی سے وضو کیا تو زیادہ خرچ کرنا بلا اتفاق حرام ہے کیوں کہ اس میں زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور مدارس کا پانی اسی قسم کا ہوتا ہے جو کہ صرف ان ہی لوگوں کیلئے وقف ہوتا ہے جو شرعی وضو کرتے ہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ، ج اول، ص ۶۵۸ رضا فاؤنڈیشن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اپنے آپ کو اسراف سے نہیں بچا پاتا اُسے چاہئے کہ مملوکہ (یعنی اپنی ملکیت کے) مثلاً اپنے گھر کے پانی سے وضو کرے۔ معاذ اللہ عزوجل اس کا یہ مطلب نہیں کہ ذاتی پانی کے اسراف کی کھلی چھوٹ ہے بلکہ گھر میں خوب مشق کر کے شرعی وضو سیکھ لے تاکہ مسجد کے پانی کا اسراف کر کے حرام کا مرتکب نہ ہو۔

”احمد رضا“ کے سات حروف کی نسبت سے اعلیٰ حضرت کی طرف سے

اسراف سے بچنے کی سات تدابیر

- (۱) بعض لوگ چلو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گریبا کر گیا اس سے احتیاط چاہئے۔
- (۲) ہر چلو بھرا ہونا ضروری نہیں بلکہ جس کام کیلئے لیں اُس کا اندازہ رکھیں مثلاً ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانے کو پورا چلو کیا ضرور نصف (یعنی آدھا) بھی کافی ہے بلکہ بھرا چلو کھلی کیلئے بھی درکار نہیں۔

(۳) لوٹے کی ٹونٹی متوسط معتدل چاہئے کہ نہ ایسی تنگ کہ پانی بدیر (یعنی دیر میں) دے نہ فراخ (یعنی کشادہ) کہ حاجت سے زیادہ گرائے، اس کا فرق یوں معلوم ہو سکتا ہے کہ کٹوروں میں پانی لے کر وضو کیجئے تو بہت خرچ ہوگا یونہی فراخ (یعنی کشادہ ٹونٹی) سے بہانا زیادہ خرچ کا باعث ہے۔ اگر لوٹا ایسا (یعنی کشادہ ٹونٹی والا) ہو تو احتیاط کرے پوری دھار نہ گرائے بلکہ باریک۔ (نکل کھولنے میں بھی انہیں باتوں کا خیال رکھئے)

(۴) اعضاء دھونے سے پہلے اُن پر بھیر گا ہاتھ پھیر لے کہ پانی جلد دوڑتا ہے اور تھوڑا (پانی)، بہت (پانی) کا کام دیتا ہے خصوصاً موہم سرما (یعنی سردیوں) میں اس کی زیادہ حاجت ہے کہ اعضاء میں خشکی ہوتی ہے اور بہتی دھار بیچ میں جگہ خالی چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ مشاہدہ (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے۔

(۵) کلائیوں پر بال ہوں تو تر شواہدیں کہ اُن کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور موٹڈ نے سخت ہو جاتے ہیں اور تراشنا مشین سے بہتر کہ خوب صاف کر دیتی ہے اور سب سے احسن و افضل نورہ (ایک طرح کا بال صفا پاؤڈر) ہے کہ ان اعضاء میں یہی سنت سے ثابت۔ چنانچہ اُمّ المؤمنین سیدتنا اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر آؤ و اج مظہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن لگا دیتیں۔ (ابن ماجہ، حدیث ۳۷۱۵، ج ۴، ص ۲۲۵ دار المعرفۃ بیروت)

اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگو لیں کہ سب بال بچھ جائیں ورنہ کھڑے بال کی بجو میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔

(۶) دست و پا (ہاتھ و پاؤں) پر اگر لوٹے سے دھار ڈالیں تو ناخنوں سے کہنیوں یا پاؤں کے گٹھوں کے اوپر تک **عَلٰی**

الْاِتِّصَالِ

(یعنی مسلسل) اُتاریں کہ ایک بار میں ہر جگہ پر ایک ہی بار گرے پانی جبکہ گر رہا ہے اور ہاتھ کی روانی (بل جُل) میں دیر ہوگی تو ایک جگہ پر مکڑ (یعنی بار بار) گرے گا۔ (اور اس طرح اسراف کی صورت پیدا ہوگی)

(۷) بعض لوگ یوں ہی کرتے ہیں کہ ناخن سے کہنی تک یا (پاؤں کے) گٹھے تک پانی بہاتے ہوئے لائے پھر دوبارہ بارہ کیلئے جو ناخن کی طرف لے گئے تو ہاتھ نہ روکا بلکہ دھار جاری رکھی ایسا نہ کریں کہ تثلیث کے عوض (یعنی تین بار کے عوض) پانچ بار ہو جائے گا بلکہ ہر بار کہنی یا (پاؤں کے) گٹھے تک لا کر دھار روک لیں اور رُک کا ہوا ہاتھ ناخنوں تک لے جا کر وہاں سے پھر اجراء (پانی بہانا شروع) کریں کہ سنت یہی ہے کہ ناخن سے کہنیوں یا گٹھوں تک پانی بہے نہ اس کا عکس۔ (یعنی کہنی یا گٹھے سے ناخنوں کی طرف پانی بہاتے ہوئے لے جانا سنت نہیں)

قول جامع یہ ہے کہ سلیقے سے کام لیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا، ”سلیقے سے اُٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہو جاتا ہے اور بد سلیقے پر تو بہت (سا) بھی کفایت نہیں کرتا۔“

(از افادات: فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ، ج اول، ص ۶۵ تا ۷۰ ۷۱ رضا فاؤنڈیشن)

”یا رب اِسراف سے بچا“ کے چودہ حروف کی نسبت سے اِسراف سے بچنے کیلئے 14 مَدَنی پھول

(۱) آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔

(۲) غور و فکر کیجئے کہ ایسی صورت مُتَعَيَّن ہو جائے کہ وضو اور غسل بھی سنت کے مطابق ہو اور پانی بھی کم سے کم خرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرائیے کہ قیامت میں ایک ایک ذرہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہونا ہے۔

(۳) وضو کرتے وقت تل احتیاط سے کھولئے، دورانِ وضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ تل کے دستے پر رکھئے اور ضرورت پوری ہونے پر بار بار تل بند کرتے رہئے۔

(۴) تل کے مقابلے میں لوٹے سے وضو کرنے میں پانی کم خرچ ہوتا ہے جس کیلئے ممکن ہو وہ لوٹے سے وضو کرے، اگر تل کے بغیر گزارہ نہیں تو ممکنہ صورت میں یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ جن جن اعضاء میں آسانی ہو وہ لوٹے سے دھولے۔ تل سے وضو کرنا جائز ہے، بس کسی طرح بھی اِسراف سے بچنے کی صورت نکالنی چاہئے۔

(۵) مسواک، کُلی، غرغره، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح تل بند کرنے کی عادت بنائیے۔

(۶) بالخصوص سردیوں میں وضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے کھول کی خاطر پائپ میں جمع شدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے۔

(۷) ہاتھ یا منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ مثلاً ہاتھ دھونے کیلئے چلو میں پانی کے تھوڑے قطرے ڈال کر صابون لیکر جھاگ بنایا جاسکتا ہے اگر پہلے سے صابون ہاتھ میں لیکر پانی ڈالیں گے تو پانی زیادہ خرچ ہو سکتا ہے۔

(۸) استعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو، جان بوجھ کر پانی میں رکھ دینے سے صابون گھل کر ضائع ہوگا۔ ہاتھ دھونے کے بیسن کے کناروں پر بھی صابون نہ رکھا جائے کہ پانی کی وجہ سے جلدی گھل جاتا ہے۔

(۹) پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہو انیز کھانا کھانے کے بعد جگ وغیرہ کا بقیہ پانی پھینکنے کے بجائے دوبارہ کولر وغیرہ میں ڈال دیجئے۔

(۱۰) پھل، کپڑے، برتن اور فرش بلکہ چائے کا کپ یا ایک چمچ بھی دھوتے وقت اس قدر زیادہ غیر ضروری پانی بہانے کا آج کل رواج ہے کہ خُتاس اور دل جلے آدمی سے دیکھا نہیں جاتا!!! اے کاش!

دل میں اُتر جائے میری بات

(۱۱) اکثر گھروں میں خواجواہ دن رات بتیاں جلتی اور پنکھے چلتے رہتے ہیں، ضرورت پوری ہو جانے کے بعد بتیاں اور پنکھے وغیرہ بند کر دینے کی عادت بنائیے، ہم سبھی کو حسابِ آخرت سے ڈرنا اور ہر معاملے میں اِسراف سے بچتے رہنا چاہئے۔

(۱۲) استنجاء خانہ میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلود ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک کو چاہئے کہ ہر بار پیشاب کرنے کے بعد ایک لوٹا پانی لیکر W.C کے کناروں پر تھوڑا سا بہائے پھر قدرے اوپر سے (مگر چھنیوں سے بچتے ہوئے) بڑے سوراخ میں ڈال دیا کرے ان شاء اللہ عزوجل بدبو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی۔ ”فلش ٹینک“ سے صفائی میں پانی بہت زیادہ صرف ہوتا ہے۔

(۱۳) ٹل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اسکا حل نکالنے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ بسا اوقات مساجد و مدارس کے ٹل ٹپکتے رہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا، انتظامیہ کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخرت کی بہتری کے لیے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔

(۱۴) کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ معاملات میں خوب احتیاط فرمائیے تاکہ ہر دانہ، ہر غذائی ذرہ اور ہر قطرہ استعمال ہو جائے۔

یار پ مصطفیٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں اسراف سے بچتے ہوئے شرعی وضو کے ساتھ ہر وقت با وضو رہنا

نصیب فرما۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۞

وضو اور سائنس

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافَحَہ کریں اور نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پَاک پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

(مسند ابی یعلیٰ ج ۳ ص ۹۵ حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

وضو کی حکمت کے سبب قبولِ اسلام

ایک صاحب کا بیان ہے، میں نے بیلجیئم میں یونیورسٹی کے ایک طالب علم کو اسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوَال کیا، وضو میں کیا کیا سائنسی حکمتیں ہیں؟ میں لا جواب ہو گیا۔ اُس کو ایک عالم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصر رہا۔ وہ چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا، ہمارے پروفیسر نے دورانِ لیکچر بتایا، ”اگر گردن کی پشت اور اطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو ریڑھ کی ہڈی اور حرام مٹھر کی خرابی سے پیدا ہونے والے امراض سے محفوظ حاصل ہو جاتا ہے۔“ یہ سن کر وضو میں گردن کے مسح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی لہذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مغربی جرمنی کا سیمینار

مغربی ممالک میں مایوسی یعنی (DEPRESSION) کا مرض ترقی پر ہے دماغِ قلیل ہو رہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ نفسیاتی امراض کے ماہرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغربی جرمنی کے ڈپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فزیوتھرپسٹ کا کہنا ہے، مغربی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا جس کا موضوع تھا ”DEPRESSION“ کا علاج ادویات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔“ ایک ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ ”میں نے ڈپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار منہ دھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہو گئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دھلوائے تو مرض میں بہتِ افاقہ ہو گیا۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخر میں اعتراف کرتا ہے، مسلمانوں میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی دُشو کرتے) ہیں۔“

وَضُو اور ہائی بلڈ پریشر

ایک ہارٹ اسپیشلسٹ کا بڑے ڈٹوق کے ساتھ کہنا ہے، ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہر نفسیات ڈاکٹر کا قول ہے ”نفسیاتی امراض کا بہترین علاج وضو ہے۔“ مغربی ماہرین نفسیاتی مریضوں کو وضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

وَضُو اور فالج

وضو میں جو ترتیب وار اعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے جسم کا اعصابی نظام مطلع ہو جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ چہرے اور دماغ کی رگوں کی طرف اسکے اثرات پہنچتے ہیں۔ وضو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کئی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اعضاء دھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کیلئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے!

مِسْوَاك كَا قَدْرَدَان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وضو میں مُحَدِّدُ سُنَّتِیْنِ ہیں اور ہر سنت حُزْنِ حِکْمَتِ ہے۔ مسواک ہی کو لے لیجئے! بچے بچے جانتا ہے کہ وضو میں مسواک کرنا سنت ہے اور اس سنت کی بڑکتوں کا کیا کہنا! ایک بیوپاری کا کہنا ہے، ”سوئیزر لینڈ میں ایک نو مسلم سے میری ملاقات ہوئی، اس کو میں نے تحفہً مسواک پیش کی، اُس نے خوش ہو کر اسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور ایک دم اُس کی آنکھوں سے آنسو پھلک پڑے، اُس نے جیب سے ایک رومال نکالا اس کی تہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو انچ کا چھوٹا سا مسواک کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا میری اسلام آوری کے وقت مسلمانوں نے مجھے یہ تحفہ دیا تھا۔ میں بہت سنبھال سنبھال کر اس کو استعمال کر رہا تھا یہ ختم ہونے کو تھا لہذا مجھے تشویش تھی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مسواک عنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مُسُوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا۔ ہمارے یہاں کے ڈینٹسٹ سے ان کا علاج بن نہیں پڑ رہا تھا۔ میں نے اس مسواک کا استعمال شروع کیا تھوڑے ہی دنوں میں مجھے افاقہ ہو گیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا، میری دوا سے اتنی جلدی تمہارا مرض دور نہیں ہو سکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہوگی۔ میں نے جب ذہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری بڑکت مسواک ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو مسواک دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

قوتِ حافظہ کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسواک میں بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں۔ اس میں متحدہ دیکھیاوی اجزاء ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔ حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ، شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، حضرت سیدنا عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ عالیشان ہے ”مسواک سے قوتِ حافظہ بڑھتی، دردِ سرد و روتا اور سر کی رگوں کو سکون ملتا ہے، اس سے بلغمِ دُور، نظر تیز، معدہ دُرست اور کھانا ہضم ہوتا ہے، عقل بڑھتی، بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہوتا، بڑھا پادیر میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔“ (ملخصاً حافیہ الطحاوی ص ۳۸)

مسواک کے بارے میں تین احادیثِ مبارکہ

(۱) جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے مبارک گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے۔ (صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۱۲۸ افغانستان)

(۲) جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک کرتے۔

(ابوداؤد ج ۱ ص ۳۶ حدیث ۵۷۵ دارالاحیاء التراث العربی)

(۳) تم مسواک کو لازم پکڑ لو کہ یہ منہ کو پاک کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹ دارالفکر بیروت)

منہ کے چھالے کا علاج

اُطباء کا کہنا ہے، ”بعض اوقات گرمی اور معدہ کی تیز لہیت سے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اس مرض سے خاص قسم کے جراثیم منہ میں پھیل جاتے ہیں۔ اس کیلئے منہ میں تازہ مسواک ملیں اور اس کے لعاب کو کچھ دیر تک منہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔“

ٹوتہ برش کے نقصانات

ماہرین کی تحقیق کے مطابق ”80 فیصد امراضِ معدہ اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔“ ”عموماً دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے مسوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پرورش پاتے پھر معدے میں جاتے اور طرح طرح کے امراض کا سبب بنتے ہیں۔ یاد رہے! ”ٹوتہ برش“ مسواک کا نعم البدل نہیں۔ بلکہ ماہرین نے اعتراف کیا ہے:-

(۱) جب برش کو ایک بار استعمال کر لیا جاتا ہے تو اس میں جراثیم کی تہ جم جاتی ہے پانی سے دُھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وہیں نشوونما پاتے رہتے ہیں۔

(۲) برش کے باعث دانتوں کی اوپری قدرتی چمکیلی تہ اتر جاتی ہے

(۳) برش کے استعمال سے مسوڑھے آہستہ آہستہ اپنی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں جس سے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلا (GAP) پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں غذا کے ذرات پھنستے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں اس سے دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے امراض بھی جنم لیتے ہیں۔ اس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔

کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟

ہوسکتا ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے مسواک استعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اسلامی بھائی! اس میں مسواک کا نہیں آپ کا اپنا قصور ہے۔ میں (سب مدینہ غنیؒ) اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اصولوں کے مطابق مسواک استعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مسواک مل کر ڈھو کر کے چل پڑتے ہیں۔ یعنی یوں کہتے کہ ہم مسواک نہیں بلکہ ”رسم مسواک“ ادا کرتے ہیں۔

”مسواک کرنا سنت ہے“ کے ۱۴ محروف کی نسبت سے مسواک کے ۱۴ مدنی پھول

(۱) مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو

(۲) مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے

(۳) اس کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مُوڑھوں کے درمیان خلاء (GAP) کا باعث بنتے ہیں

(۴) مسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے

(۵) اس کے ریشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ ریشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے

(۶) دانتوں کی پوڑائی میں مسواک کیجئے

(۷) جب بھی مسواک کرنا ہو کم از کم تین بار کیجئے

(۸) ہر بار دھو لیجئے

(۹) مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھنگلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو

(۱۰) پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف

نیچے مسواک کیجئے

(۱۱) چت لیٹ کر مسواک کرنے سے تلی بڑھ جانے اور

(۱۲) مٹھی باندھ کر کرنے سے بوا سیر ہو جانے کا اندیشہ ہے

(۱۳) مسواک ڈھو کی سنتِ قبلیہ ہے البتہ سنتِ مؤکدہ اسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۲۳ رضا فاؤنڈیشن)

(۱۴) مُسْتَعْمَل (یعنی استعمال شدہ) مسواک کے ریشے نیز جب یہ ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ

یہ آلہ اداے سنت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا مُنڈر میں ڈال دیجئے

(تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۷ تا ۱۸ کا مطالعہ فرمائیے)

ہاتھ دھونے کی حکمتیں

دُھو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اس کی حکمتیں ملاحظہ ہوں۔ مختلف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیمیائی اجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دن نہ دھوئے جائیں تو جلد ہی ہاتھ ان جلدی امراض میں مبتلا ہو سکتے ہیں:-

(۱) ہاتھوں کے گرمی دانے

(۲) جلدی سوزش

(۳) ایگزیمیا

(۴) پھپھوندی کی بیماریاں

(۵) جلد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو انگلیوں کے پوروں سے شعاعیں (RAYS) نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی برقی نظام متحرک ہو جاتا ہے اور ایک حد تک برقی رُو ہمارے ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے اس سے ہمارے ہاتھوں میں حُسن پیدا ہو جاتا ہے۔

گلی کرنے کی حکمتیں

پہلے ہاتھ دھولے جاتے ہیں جس سے وہ جراثیم سے پاک ہو جاتے ہیں ورنہ یہ گلی کے ذریعے منہ میں اور پھر پیٹ میں جا کر مَحَدِّ دَأمراض کا باعث بن سکتے ہیں۔ ہوا کے ذریعے لاتعداد مہلک جراثیم نیز غذا کے اجزاء ہمارے منہ اور دانتوں میں لعاب کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔ چنانچہ دُھو میں مسواک اور گلیوں کے ذریعے منہ کی بہترین صفائی ہو جاتی ہے۔ اگر منہ کو صاف نہ کیا جائے تو ان امراض کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے:-

(۱) ایڈز کہ اس کی ابتدائی علامات میں منہ کا پکنا بھی شامل ہے

(۲) منہ کے کناروں کا پھٹنا

(۳) منہ اور ہونٹوں کی داقہ (MONILIASIS)

(۴) منہ میں پھپھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔

نیز روزہ نہ ہو تو گلی کے ساتھ غرغہ کرنا بھی سنت ہے۔ اور پابندی کے ساتھ غرغہ کرنے والا کوٹے (TONSIL) بڑھنے اور گلے کے بہت سارے امراض حتیٰ کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رہتا ہے۔

ناک میں پانی ڈالنے کی حکمتیں

پھپھروں کو ایسی ہوا درکار ہوتی ہے جو جراثیم، دُھوئیں اور گرد و غبار سے پاک ہو اور اس میں 80 فیصد رطوبت یعنی خری ہو اور جس کا درجہ حرارت توے درجہ فارن ہائٹ سے زائد ہو۔ ایسی ہوا فراہم کرنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہوا کو رطوب یعنی نم بنانے کیلئے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نمی پیدا کرتی ہے۔ صفائی اور دیگر

سخت کام تھنوں کے بال سر انجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خوردبین (MICROSCOPIQ) جھاڑو ہے۔ اس جھاڑو میں غیر مَرئی یعنی نظر نہ آنے والے رُوئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے ذریعے داخل ہونے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ نیز ان غیر مَرئی رُوؤں کے ذمے ایک اور دفاعی نظام بھی ہے جسے انگریزی میں LYSOZIM کہتے ہیں، ناک اس کے ذریعے سے آنکھوں کو INFECTION سے محفوظ رکھتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اہم ترین آلے ناک کی صفائی ہو جاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی برقی رُو سے ناک کے اندر رُوئی غیر مَرئی رُوؤں کی کارکردگی کو تقویت پہنچتی ہے اور مسلمان وُضُو کی بَرکت سے ناک کے بے شمار پیچیدہ امراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ دائمی نزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کیلئے ناک کا غسل (یعنی وُضُو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) بے حد مفید ہے۔

چہرہ دھونے کی حکمتیں

آج کل فُھاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلودگیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ مختلف کیمیاوی مادے سیسہ وغیرہ میل گچیل کی شکل میں آنکھوں اور چہرے وغیرہ پر جمتا رہتا ہے۔ اگر چہرہ نہ دھویا جائے تو چہرے اور آنکھیں کئی امراض دوچار ہو جائیں ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مقالہ لکھا جس کا نام تھا، آنکھ، پانی، صحت (HEALTHY EYE, WATER) اس میں اس نے اس بات پر زور دیا کہ ”اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑیگا۔“ چہرہ دھونے سے منہ پر کیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہرینِ حُسن و صحت اس بات پر متفق ہیں کہ ہر طرح کے LOTION اور CREAM وغیرہ چہرے پر داغ چھوڑتے ہیں۔ چہرے کو خوبصورت بنانے کیلئے چہرے کو کئی بار دھونا لازمی ہے۔ ”امریکن کونسل فار بیوٹی“ کی سرکردہ ممبر ”پنچر“ نے کیا خوب انکشاف کیا ہے کہتی ہے، ”مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وُضُو سے انکا چہرہ دھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔“ محکمہ ماحولیات کے ماہرین کا کہنا ہے، ”چہرے کی الرجی سے بچنے کیلئے اس کو بار بار دھونا چاہئے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ایسا صرف وُضُو کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو میں چہرہ دھونے سے چہرے کا مساج ہو جاتا، خون کا دوران چہرے کی طرف رواں ہو جاتا، میل گچیل بھی اُتر جاتا اور چہرے کا حُسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

اندھا پن سے تحفظ

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! میں آنکھوں کے ایک ایسے مرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس میں آنکھوں کی رطوبتِ اَصْلِیَہ یعنی اصلی تری کم یا ختم ہو جاتی اور مریض آہستہ آہستہ اندھا ہو جاتا ہے۔ طبعی اُصول کے مطابق اگر بھروسے کو وقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اس خوفناک مرض سے تحفظ حاصل ہو سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو کرنے والا منہ دھوتا ہے اور اس طرح اس کی بھوسیں تر ہوتی رہتی ہیں۔ جو خوش نصیب اپنے چہرے پر داڑھی مبارک سجاتے ہیں وہ سنیں، ڈاکٹر

پروفیسر جارج ایل کہتا ہے ”منہ دھونے سے داڑھی میں اُچھے ہوئے جراثیم بہ جاتے ہیں۔ جڑ تک پانی پہنچنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ خلال (کی سنت ادا کرنے کی برکت) سے جوؤں کا خطرہ دُور ہوتا ہے۔ مزید داڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے پتھوں، تھائی رائیڈ گلینڈ اور گلے کے امراض سے حفاظت ہوتی ہے۔“

کہنیاں دھونے کی حکمتیں

کہنیاں پر تین بڑی رگیں ہیں جن کا تعلق بالواسطہ (DIRECT) دل، جگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصہ عموماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوانہ لگے تو متحد دماغی اور اعصابی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ دُٹھو میں کہنیوں سمیت ہاتھ دھونے سے دل، جگر اور دماغ کو تقویت پہنچتی ہے اور اس طرح ان شاء اللہ عزوجل وہ ان کے امراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شدہ روشنیوں سے براہ راست انسان کا تعلق قائم ہو جاتا ہے اور روشنیوں کا مجموعہ ایک بہاؤ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس عمل سے ہاتھوں کے عضلات یعنی گل پُرزے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔

منسج کی حکمتیں

سراور گردن کے درمیان ”جبل الورد“ یعنی شہ رگ واقع ہے اس کا تعلق ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز اور جسم کے تمام تر جوڑوں سے ہے۔ جب دُٹھو کرنے والا گردن کا مسح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذریعے برقی رد و نقل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اعصابی نظام کو توانائی حاصل ہوتی ہے۔

پاگلوں کا ڈاکٹر

ایک صاحب کا بیان ہے ”میں فرانس میں ایک جگہ دُٹھو کر رہا تھا۔ ایک شخص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا۔ جب میں فارغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا، آپ کون اور کہاں کے وطنی ہیں؟ میں نے جواب دیا، میں پاکستانی مسلمان ہوں۔ پوچھا، پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اس عجیب و غریب سوال پر میں پوچھا، مگر میں نے کہا دیا، دو چار ہوں گے۔ پوچھا، ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا، دُٹھو۔ کہنے لگا، کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں بلکہ پانچ وقت۔ وہ بڑا حیران ہوا اور بولا میں MENTAL HOSPITAL میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اسباب کی تحقیق میرا مشغلہ ہے میری تحقیق یہ ہے کہ دماغ سے سارے بدن میں سکنل جاتے ہیں اور اعضاء کام کرتے ہیں ہمارا دماغ ہر وقت FLUID (مائع) کے اندر FLOAT (یعنی تیرنا) کر رہا ہے۔ اس لئے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی RIGID (سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ دماغ سے چند باریک رگیں (CONDUCTOR) (مواصل) بن کر ہمارے گردن کی پشت سے سارے جسم کو جاتی ہیں۔ اگر بال بہت بڑھا دیئے جائیں اور گردن کی پشت کو خشک رکھا جائے تو ان رگوں (CONDUCTOR) میں خشکی پیدا ہو جانے کا خطرہ کھڑا ہو جاتا ہے اور بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور وہ پاگل ہو جاتا ہے لہذا میں نے سوچا کہ

گردن کی پشت کو دن میں دو چار بار ضرور رُخ کیا جائے ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ منہ دھونے کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے۔ واقعی آپ لوگ پاگل نہیں ہو سکتے۔“ مزید یہ کہ مسح کرنے سے لُو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوتی ہے۔

پاؤں دھونے کی حکمتیں

پاؤں سب سے زیادہ دُھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہلے INFECTION پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیانی حصہ سے شروع ہوتا ہے۔ دُھو میں پاؤں دھونے سے گرد و غبار اور جراثیم بہ جاتے ہیں اور بچے کچھے جراثیم پاؤں کی اُنگلیوں کے خلال سے نکل جاتے ہیں۔ لہذا دُھو میں سنت کے مطابق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی (DEPRESSION) جیسے پریشان کن امراض دُور ہوتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

دُھو کا بچا ہوا پانی

دُھو کا بچا ہوا پانی پینے میں شفاء ہے۔ اس سلسلے میں ایک مسلمان ڈاکٹر کا کہنا ہے۔
 (۱) اس کا پہلا اثر مٹانے پر پڑتا، پیشاب کی رُکاوٹ دُور ہوتی اور خوب کھل کر پیشاب آتا ہے۔
 (۲) اس سے ناز شہوت سے خلاصی حاصل ہوتی ہے
 (۳) جگر، معدہ اور مٹانے کی گرمی دور ہوتی ہے۔ روایت میں ہے، ”کسی برتن یا لولے سے دُھو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی قبلہ رُو کھڑے ہو کر پینا مُسْتَب ہے۔“ (تیسرے الحقائق ج ۱ ص ۴۴ دارالکتب العلمیہ بیروت)

انسان چاند پر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُھو اور سائنس کا موضوع چل رہا تھا اور آج کل سائنسی تحقیقات کی طرف لوگوں کا زیادہ رُحمان (رُج۔ حان) ہے بلکہ کئی ایسے بھی افراد اس معاشرے میں پائے جاتے ہیں جو انگریز مُحَقِّقِین اور سائنسدانوں سے کافی مرعوب ہوتے ہیں۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ بہت سارے حقائق ایسے ہیں جن کی تلاش میں سائنسدان آج سرُفکرار ہے ہیں اور میرے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کو پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں۔ دیکھئے اپنے دعوے کے مطابق سائنسدان اب چاند پر پہنچے ہیں مگر میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آج سے تقریباً ۱۴۵۰ سال پہلے سفرِ معراج میں چاند سے بھی وراءِ الوراء (یعنی دُور سے دُور) تشریف لے جا چکے ہیں۔ میرے آقا علیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس شریف کے موقع پر دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ باب المدینہ کراچی میں منعقد ہونے والے ایک مشاعرہ میں شرکت کا موقع ملا جس میں حدائقِ بخشش شریف سے یہ ”مصرع طرح“ رکھا گیا تھا،

سُر دُہی سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

حضرت صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادے مفسر قرآن حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مشاعرہ میں اپنا جو کلام پیش کیا تھا اس کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

کہتے ہیں سطح پہ چاند کی انسان گیا
عرشِ اعظم سے وراہِ طیبہ کا سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گیا

یعنی صرف دعویٰ کیا جا رہا کہ اب انسان چاند پر پہنچ گیا ہے! سچ پوچھو تو چاند بہت ہی قریب ہے، میرے بیٹھے مدینے کے عظمت والے سلطان، شہنشاہِ زمین و آسمان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات چاند کو پیچھے چھوڑتے ہوئے عرشِ اعظم سے بھی بہت اُوپر تشریف لے گئے۔

عرش کی عَقْل دَنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مُراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

نور کا کھلونا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! رہا چاند جس پر سائنسدان اب پہنچنے کا دعویٰ کر رہا ہے وہ چاند تو میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تابع فرمان ہے۔ چنانچہ الخِصَائِصُ الْكُبْرَى میں ہے، ”سلطانِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ (کے بچپن شریف میں آپ) میں ایسی بات دیکھی جو آپ کی نُبُوَّت پر دَلَالَت کرتی تھی اور میرے ایمان لانے کے اَسْبَاب میں سے یہ بھی ایک سبب تھا۔ چنانچہ، ”میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گہوارے (یعنی پننگھوڑے) میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُنگی سے اشارہ فرماتے چاند اُسی طرف ہو جاتا تھا۔“ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرشِ الہی عَزَّوَجَلَّ کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔“

(الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۹۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

چاند جھک جاتا جدھر اُنگی اُٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک مَحَبَّت والے نے کہا ہے۔

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسلئے

یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا

مُعْجَزَةُ شَقِّ الْقَمَرِ

جب کفارِ مکہ کو یہ معلوم ہوا کہ جادو کا اثر اجرامِ فلکی (یعنی چاند سورج ستارے وغیرہ) پر نہیں ہوتا تو چھو نکلے وہ اپنے زعمِ باطل میں سرکارِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ جادوگر سمجھتے تھے اسلئے ایک روز جمع ہو کر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نشانِ نبوت طلب کیا۔ فرمایا، کیا چاہتے ہو؟ کہنے لگے، اگر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیے۔ فرمایا، آسمان کی طرف دیکھو اور اپنی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ فرمایا، گواہ رہو! انہوں نے کہا، محمد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری نظر بندی کر دی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۷، سورۃ القمر کی پہلی اور دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ
الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَرَوْا آيَةً
يُعْرَضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ
مُّسْتَمِرٌّ ۝ (پ ۲۷، القمر، ۲۷)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

(ماخوذ از تفسیر البحر المحیط ج ۸ ص ۱۷۱ ادارہ الکتب العلمیۃ بیروت)

اشارے سے چاند چیر دیا، ٹھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا، یہ تاب و ثواب تمہارے لئے
صَلُّوا عَلٰی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِرْفَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَيْلِيَّةٌ

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! دُضُو کے طبعی فوائد سن کر آپ خوش تو ہو گئے ہوں گے مگر عرض کرتا چلوں کہ سارے کاسار افریقن طبّ ظنّیات پر مبنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حتمی نہیں ہوتیں، بدلتی رہتی ہیں۔ ہاں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات اٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سنتوں پر عمل طبعی فوائد پانے کیلئے نہیں صرف و صرف رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کرنا چاہئے۔ لہذا اس لئے دُضُو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں گا یا ڈائمنگ کیلئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں۔ سفرِ مدینہ اسلئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی اور گھر اور کاروباری جہن جہت سے بھی کچھ دن سکون ملے گا۔ یا دینی مطالعہ اس لئے کرنا کہ میرا نام پاس ہو جائے گا۔ اس طرح کی نیتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب کہاں سے ملے گا؟ اگر ہم عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضمناً اس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہذا ظاہری اور باطنی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے دُضُو بھی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے ہی کرنا چاہئے۔

باطنی وضو

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اَحیاءُ الْعُلُومِ میں فرماتے ہیں، ”جب وضو سے فارغ ہو کر نماز کی طرف مُوجَّہ ہو تو غور کرے کہ جسم کے وہ حصے جن پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے ان کی ظاہری پاکیزگی تو حاصل کر لی ہے اب دل جو کہ رب تعالیٰ کے دیکھنے کی جگہ ہے اس کو پاک کئے بغیر اللہ تعالیٰ سے مُنَاجَات کرنے میں حیاء کرنی چاہئے، دل کی طہارت تو بہ کرنے اور بُری عَادَتیں ترک کرنے سے ہوتی ہے اور اچھے اخلاق اپنانا زیادہ بہتر ہے۔ ظاہری پاکی حاصل کر کے باطنی طہارت سے محروم رہنے والے کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے بادشاہ کو اپنے یہاں تشریف لانے کی دعوت دی اور اُس کے خیر مقدم کیلئے گھر کے باہری حصے پر رنگ و روغن کیا مگر اندرونی حصے کی صفائی کی کوئی پرواہ نہ کی اور اسے گندگیوں سے لٹھڑا ہوا چھوڑ دیا تو ایسا شخص انعام و اکرام کا نہیں بلکہ بادشاہ کے غصے اور ناراضگی کا مستحق ہے۔“ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سنت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! میرے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں اور ہمارا مقصود اِتِّبَاعِ سَائِنْسِ نَہِیْنِ اِتِّبَاعِ سُنَّتِ هِیْ۔ مجھے کہنے دیجئے کہ جب یورپین ماہرین برسہا برس کی عَرَقِ رِیْزِی کے بعد نتیجے کا ڈریپچہ کھولتے ہیں تو انہیں سامنے مسکراتی نور برساتی سُنَّتِ مُصْطَفَوِی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی نظر آتی ہے۔ دنیا میں لاکھ سیر و سیاحت کیجئے، جتنا چاہے عیش و عشرت کیجئے، مگر آپ کے دل کو حقیقی راحت مُیَسَّرِ نَہِیْنِ آئے گی، سکونِ قَلْبِ صَرَفِ وَصَرَفِ يَادِخْدَاعِ زَوْجَلْ میں ملے گا۔ دل کا حَیْنِ عَشْقِ سِرُورِ کَوْثِنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی میں حاصل ہوگا۔ دنیا و آخرت کی راحتیں سائنسی آلات T.V. اور V.C.R. اور INTER NET کے رُوْبُرِ نَہِیْنِ اِتِّبَاعِ سُنَّتِ میں ہی نصیب ہوں گی۔ اگر آپ واقعی میں دونوں جہاں کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو نمازوں اور سنتوں کو مضبوطی سے تھام لیجئے اور انہیں سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنِي قَائِلُوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ہر اسلامی بھائی نیت کرے کہ میں زندگی میں کم از کم ایک بار یکمشت ۱۲ ماہ، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور ہر ماہ ۳ دن سنتوں کی تربیت کے مَدَنِي قَائِلِے میں سفر کیا کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

غسل کا طریقہ

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سیدہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بڑیاد ہے، ”مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔“

(مسند ابی یعلیٰ رقم الحدیث ۶۳۸۳ ج ۵ ص ۴۵۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

انوکھی سزا

حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں ابنُ الکُریبِ علیہ رحمۃ اللہ القوی کہتے ہیں، ایک بار مجھے احتلام ہو گیا۔ میں نے ارادہ کیا اسی وقت غسل کر لوں۔ چونکہ سخت سردی کی رات تھی نفس نے سستی کی اور مشورہ دیا، ”ابھی کافی رات باقی ہے اتنی جلدی بھی کیا ہے! صبح اطمینان سے غسل کر لینا۔“ میں نے فوراً نفس کو انوکھی سزا دینے کیلئے قسم کھائی کہ اسی وقت کپڑوں سمیت نہاؤں گا اور نہانے کے بعد کپڑے نچوڑوں گا بھی نہیں اور ان کو اپنے بدن ہی پر خشک کروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا واقعی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کام میں ڈھیل کرے ایسے سرکش نفس کی یہی سزا ہے۔

(کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۹۲ کتب خانہ علمی ایران)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اُسلافِ رحمہم اللہ تعالیٰ اپنے نفس کی چالوں کو ناکام بنانے کیلئے کیسی کیسی مصیبتیں جھیلتے تھے۔ اس سے وہ اسلامی بھائی درس حاصل کریں جو رات کو احتلام ہو جانے کی صورت میں آخرت کی خوفناک شرم کو بھلا کر محض گھر والوں سے شرم کرنا یا غسل کے معاملے میں سستی کر کے، نمازِ فجر کی جماعت ضائع بلکہ معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز تک قہا کر ڈالتے ہیں! جب کبھی غسل فرض ہو جائے تو فوراً غسل کر لینا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے، ”فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور کتا اور بگب (یعنی جس پر جماع یا احتلام یا فہوت کے ساتھ منیٰ خارج ہونے کی وجہ سے غسل فرض ہو گیا ہو) ہو۔“ (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۴)

غسل کا طریقہ (حنفی)

غیر زبان ہلائے دل میں اس طرح نیت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کیلئے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھویئے، پھر اسٹیجے کی جگہ دھویئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نماز کا سا وضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھویئے، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھولیں، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چھڑ لیجئے، ٹھو صا سردیوں میں (اس دوران صابن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیئے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ

ہو جائے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔ نہانے میں قبلہ رُح نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیے۔ ایسی جگہ نہائیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو مرد اپنا ستر ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں سمیت کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حسب ضرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہوگا تو پانی سے بدن پر چپک جائے گا اور مَعَاذَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ گھٹنوں یا رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوگی۔ عورت کو تو اور بھی زیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔ دورانِ غسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دعا بھی نہ پڑھے، نہانے کے بعد تُو لیا وغیرہ سے بدن پُو نچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا مُسْتَحَب ہے۔ (عامہ کتب فقہ حنفی)

غسل کے تین فرائض

(۱) گُلی کرنا

(۲) ناک میں پانی چڑھانا

(۳) تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

(۱) گُلی کرنا

مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پیچ کر کے ڈال دینے کا نام گُلی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُزے، گوشے، ہونٹ سے حَلَق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱)

اسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زَبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حَلَق کے کنارے تک پانی بہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۵۴)

روزہ نہ ہو تو غُرْغُرہ بھی کر لیجئے کہ سنت ہے۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے ریشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضروری ہے۔ ہاں اگر چھڑانے میں ضرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعَاف ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۴۴۱ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رَہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چھڑا کر پانی بہانا فرض ہے۔ پہلے جو نماز پڑھی تھی وہ ہوگئی۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۰۶)

جو پلٹا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو مُعَاف ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۵۳)

جس طرح کی ایک گُلی غسل کیلئے فرض ہے اسی طرح کی تین گُلیاں وضو کیلئے سنت ہیں۔

(۲) ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دُھلنا لازمی ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱)

اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر کھینچے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ ڈھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر ریٹھ سُکھ گئی ہے تو اس کا ٹھنڈا فرض ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۴ مدینہ المرشد بریلی شریف)

(۳) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پُزے اور ہر زونگٹے پر پانی بہانا ضروری ہے، جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۴)

”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ“ کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے مرد و عورت دونوں کیلئے

غسل کی ۲۱ احتیاطیں

(۱) اگر مرد کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۴)

(۲) اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نتھ کا پھید (سوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ دُضو میں صرف ناک کے نتھ کے پھید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں پھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں

(۳) بھنوں، مُونچھوں اور داڑھی کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضروری ہے

(۴) کان کا ہر پُزہ اور اس کے سوراخ کا منہ دھوئیں

(۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں

(۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دھلے گا

(۷) ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلیں دھوئیں

(۸) بازو کا ہر پہلو دھوئیں

(۹) پیٹھ کا ہر ذرہ دھوئیں

(۱۰) پیٹ کی بلتیں اٹھا کر دھوئیں

(۱۱) ناف میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں

(۱۲) جسم کا ہر زونگٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں

(۱۳) ران اور پیڑو (ناف سے نیچے کے حصے) کا جوڑ دھوئیں

(۱۴) جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں

(۱۵) دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں، ٹھوسا جب کھڑے ہو کر نہائیں

(۱۶) رانوں کی گولائی اور

(۱۷) پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں

(۱۸) ڈگر و انشین (فوطوں) کے ملنے کی سطحیں بے جدا کیے نہ دھلیں گی

(۱۹) انشین کی مچلی سطح جوڑ تک

(۲۰) انشین کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں

(۲۱) جس کا تختہ نہ ہوا، وہ اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے

(ملخص از: بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۴)

مستورات کیلئے 6 احتیاطیں

(۱) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائیں

(۲) پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں

(۳) فرج خارج (یعنی عورت کی شرمگاہ کے باہر کے حصے) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا اوپر نیچے خوب احتیاط سے دھوئیں

(۴) فرج داخل (یعنی شرمگاہ کے اندرونی حصے) میں انگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں مستحب ہے

(۵) اگر خفیض یا نفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو کسی پُرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اتر صاف

کر لینا مستحب ہے (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۵)

(۶) اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی پھڑانا فرض ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا، ہاں مہندی کے رنگ میں حرج

نہیں۔

زخم کی پٹی

زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حرج ہو تو پٹی پر ہی مسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا درد کی وجہ

سے پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس پورے عضو پر مسح کر لیجئے۔ پٹی ضرورت سے زیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے

ورنہ مسح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے بغیر پٹی باندھنا ممکن نہ ہو مثلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹی بازوؤں کی گولائی

میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اہتصاصہ بھی پٹی کے اندر چھپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکن ہو تو کھول کر اس حصے کو

دھونا فرض ہے۔ اگر ناممکن ہے یا کھولنا تو ممکن ہے مگر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ

ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اہتصاصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائیگا۔

(حاشیہ الطحاوی و مراقی الفلاح ص ۱۴۳)

غسل فرض ہونے کے 5 اسباب

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عضو سے نکلنا (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴)

(۲) احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۳)

(۳) شرمگاہ میں خُشفہ (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ ہو، دونوں پر غسل فرض ہے

(مراقی الفلاح مع حاشیہ الطحاوی ص ۹۷)

(۴) حیض سے فارغ ہونا (ایضاً ص ۹۷)

(۵) نفاس (یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ ہونا۔ (تیمین الحقائق ج ۱ ص ۱۷)

اکثر عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ بچہ جننے کے بعد عورت چالیس دن تک لازمی طور پر ناپاک رہتی ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ برائے کرم! نفاس کی ضروری وضاحت پڑھ لیجئے:-

نفاس کی ضروری وضاحت

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اُس کو نفاس کہتے ہیں اسکی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض ہے۔ لہذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غسل کر لے اور چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقت بھی بند ہو غسل کر لے اور نماز روزہ شروع ہو گئے۔ اگر چالیس دن کے اندر اندر دوبارہ خون آ گیا تو شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے شمار ہوں گے۔ مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا اور عورت غسل کر کے نماز روزہ وغیرہ کرتی رہی، چالیس دن پورے ہونے میں فقط دو منٹ باقی تھے کہ پھر خون آ گیا تو سارا چلہ یعنی مکمل چالیس دن نفاس کے ٹھہریں گے۔ جو بھی نمازیں پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار گئے، یہاں تک کہ اگر اس دوران فرض و واجب نمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۵۴ تا ۳۵۶ رضافاؤنڈیشن لاہور)

5 ضروری احکام

(۱) منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے یا فضلہ خارج کرنے کیلئے زور لگانے کی صورت میں خارج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔ وضو بہر حال ٹوٹ جائے گا۔

(مراتی الفلاح معہ حاشیہ الطحاوی ص ۹۶)

(۲) اگر منی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہو اور وضو ٹوٹ جائیگا۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۸ مکتبہ رضویہ)

(۳) اگر احتلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵)

(۴) نماز میں شہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہر نکلنے سے قبل ہی نماز پوری کر لی اب خارج ہوئی تو نماز ہو گئی مگر اب غسل فرض ہو گیا۔ (فتح القدیر ج ۱ ص ۵۴)

(۵) اپنے ہاتھوں سے مادہ خارج کرنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ یہ گناہ کا کام ہے۔ حدیث پاک میں ایسا کرنے والے کو ملعون کہا گیا ہے۔ (مراتی الفلاح معہ حاشیہ الطحاوی ص ۹۶)

ایسا کرنے سے مردانہ کمزوری پیدا ہوتی ہے اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ بالآخر آدمی شادی کے لائق نہیں رہتا۔

مشت زنی کا عذاب

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں عرض کیا گیا، ایک شخص مجبوق (مشت زنی کرنے والا) ہے وہ اس فعل سے نہیں مانتا ہے، ہر چند اس کو سمجھایا ہے، آپ تحریر فرمائیں، اس کا کیا حشر ہوگا اور اُس کو کیا دعا پڑھنا چاہئے جس سے اُس کی عادت چھوٹ جائے؟

ارشادِ اعلیٰ حضرت: وہ گنہگار ہے، عاصی ہے، اصرار کے سبب مرتکب کبیرہ ہے، فاسق ہے، حشر میں ایسوں کی (یعنی مشت زنی کرنے والوں کی) ہتھیلیاں گا بھن (یعنی حاملہ) اٹھیں گی جس سے مجمعِ اعظم میں اُن کی رسوائی ہوگی اگر توبہ نہ کریں تو، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعَافٍ فرماتا ہے جسے چاہے، اور عذاب فرماتا ہے جسے چاہے۔ اُسے چاہئے کہ **لاحول شریف** کی کثرت کرے اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے تو فوراً دل سے مَوْجِبَہ بَدَا عَزَّوَجَلَّ ہو کر لاحول پڑھے۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کرے۔ نماز صبح کے بعد بلا ناغہ **سورۃِ اِخْلَاصِ شَرِيفِ** کا ورد رکھے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۲ ص ۲۳۳)

(شجرہ عطاریہ ص ۱۶ پر ہے ہر صبح سورۃِ اِخْلَاصِ گیارہ بار پڑھے اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔) جَلْبَق کے ہوشُرُ بانقصانات کی تفصیلی معلومات کے لئے سگ مدینہ عفی عنہ کا صرف 18 صفحات کا رسالہ ”امر و پسندی کی تباہ کاریاں“ پڑھ لیجئے۔

بہتے پانی میں غسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مثلاً دریا، یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وضو سب سنتیں ادا ہو گئیں۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضاء کو تین بار حرکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تثلیث (ث-ث-ث) یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائیگی۔ برسات میں (تل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں غُضُو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۲۰)

وضو اور غسل کی ان تمام صورتوں میں گلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

فوارہ جاری پانی کے حکم میں ہے

فتاویٰ اہلسنت (غیر مطبوعہ) میں ہے، فوارے (یا تل) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی میں غسل کرنے کے حکم میں ہے لہذا اسکے نیچے غسل کرتے ہوئے وضو اور غسل کرتے وقت کی مدت تک ٹھہرا تو تثلیث کی سنت ادا ہو جائے گی چنانچہ در مختار میں ہے، ”اگر جاری پانی، بڑے حوض یا بارش میں وضو اور غسل کرنے کے وقت کی مدت تک ٹھہرا تو اس نے پوری سنت ادا کی۔ (در مختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۱) یاد رہے غسل یا وضو میں گلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہے۔

فوارے کی احتیاطیں

اگر آپ کے حمام میں فوارہ (SHOWER) ہو تو اسے اچھی طرح دیکھ لیجئے کہ اُس کی طرف منہ کر کے ننگے نہانے میں منہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف تو نہیں ہو رہی۔ استنجا خانے میں بھی اسی طرح احتیاط فرمائیے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنی یہ ہے کہ 45 ڈگری کے زاویہ کے اندر اندر ہو۔ لہذا یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ 45 ڈگری کے زاویہ کے باہر ہو۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔

W.C. کا رُخ درست کیجئے

مہربانی فرما کر اپنے گھر وغیرہ کے ڈبلیو۔سی (W.C.) اور فوارے کا رُخ پُر کار یا کسی آلے کے ذریعے معلوم کر کے دیکھ لیجئے اگر غلط ہو تو اس کی اصلاح فرما لیجئے تاکہ دنیا کی یہ تھوڑی سی زحمت آخرت کی خوف ناک مصیبت سے حفاظت کا سبب بن سکے۔

زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ W.C. قبلہ سے 90 کے ڈگری پر یعنی نماز پڑھنے میں سلام پھیرنے کے رُخ کر دیجئے۔ معماری عموماً تعمیراتی سہولت اور خوبصورتی کا لحاظ کرتے ہیں آداب قبلہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو مکان کی غیر واجبی بہتری کے بجائے آخرت کی حقیقی بہتری پر نظر رکھنی چاہئے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے بھائی نہیں بھروسہ ہے کوئی زندگی کا

کب کب غسل کرنا سنت ہے

مُحَمَّد، عید الفطر، بقر عید، عَرَفہ کے دن (یعنی 9 ذوالحجۃ الحرام) اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج 1 ص 16)

کب کب غسل کرنا مستحب ہے

(۱) وقوفِ عرفات

(۲) وقوفِ مزدلفہ

(۳) حاضری حرم

(۴) حاضری سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(۵) طواف

(۶) دخولِ منیٰ

(۷) جمروں پر کنگریاں مارنے کیلئے تینوں دن

(۸) شبِ براءت

(۹) شبِ قدر

(۱۰) عرفہ کی رات

(۱۱) مجلس میلاد شریف

(۱۲) دیگر مجالس خیر کیلئے

(۱۳) مُردہ نہلانے کے بعد

(۱۴) مجنون کو جنون جانے کے بعد

(۱۵) غشی سے افاقہ کے بعد

(۱۶) نشہ جاتے رہنے کے بعد

(۱۷) گناہ سے توبہ کرنے

(۱۸) نئے کپڑے پہننے کیلئے

(۱۹) سفر سے آنے والے کیلئے

(۲۰) استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد

(۲۱) نمازِ کسوف و خسوف

(۲۲) نمازِ استسقا کیلئے

(۲۳) خوف و تاریکی اور سخت آندھی کیلئے

(۲۴) بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس جگہ لگی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۱)

ایک غسل میں مختلف نیتیں

جس پر چند غسل ہوں مثلاً احتلام بھی ہو، عید بھی ہے اور مُتَّعہ کا دن بھی، تو تینوں کی نیت کر کے ایک غسل کر لیا، سب

ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۴۱)

بارش میں غسل

لوگوں کے سامنے بستر کھول کر نہانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۰۶)

بارش وغیرہ میں بھی نہائیں تو پاجامہ یا شلوار کے اوپر مزید موٹی چادر لپیٹ لیجئے تاکہ پاجامہ پانی سے چپک بھی جائے تو

رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر نہ ہو۔

تنگ لباس والے کی طرف نظر کرنا کیسا؟

لباس تنگ ہو یا زور سے ہوا چلی یا بارش یا ساحلِ سمندر یا نہر وغیرہ میں اگرچہ موٹے کپڑے میں نہائے اور کپڑا اس طرح

چپک جائے کہ بستر کے کسی کا میلِ عُضْو مثلاً ران کی مکمل گولائی کی ہیئت (اُبھار) ظاہر ہو جائے ایسی صورت میں اُس عُضْو

کی طرف دوسرے کا نظر کرنا جائز نہیں۔ یہی حکم تنگ لباس والے کے بستر کے اُبھرے ہوئے عُضْو کا میل کی طرف نظر

کرنے کا ہے۔

ننگے نہاتے وقت خوب احتیاط

حمام میں تنہانگے نہائیں یا ایسا پاجامہ پہن کر نہائیں کہ اس کے چپک جانے سے رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہو سکتی ہے تو ایسی صورت میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ مت کیجئے۔

غسل سے نزلہ ہو جاتا ہو تو ۹

ڈکام یا آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر امراض پیدا ہو جائیں گے تو کھلی کیجئے، ناک میں پانی چڑھائیے اور گردن سے نہائیے۔ اور سر کے ہر حصے پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے غسل ہو جائے گا۔ بعد صحت سر دھو ڈالنے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

بالٹی سے نہاتے وقت احتیاط

اگر بالٹی کے ذریعے غسل کریں تو احتیاطاً اسے تپائی (STOOL) وغیرہ پر رکھ لیجئے تاکہ بالٹی میں مھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غسل میں استعمال کرنے کا گگ بھی فرش پر نہ رکھئے۔

بال کی گرہ

بال میں گرہ پڑ جائے تو غسل میں اسے کھول کر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

”قرآن مقدس ہے“ کے دس حروف کی نسبت سے ناپاکی کی حالت میں

قرآن پاک پڑھنے یا چھونے کے 10 آداب

(۱) جس پر غسل فرض ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن پاک چھونا، بے مٹھوئے زبانی پڑھنا، کسی آیت کا لکھنا، آیت کا تعویذ لکھنا (یہ اس صورت میں حرام ہے جس میں کاغذ کا چھونا پایا جائے، اگر کاغذ کو نہ چھوئے تو لکھنا جائز ہے) (غیر مطبوعہ، فتاویٰ اہلسنت) ایسا تعویذ چھونا، ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جس پر آیت یا حروف مقطعات لکھے ہوں حرام ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۳۳) (موم جامے والے یا پلاسٹک میں لپیٹ کر کپڑے یا چمڑے وغیرہ

میں سلے ہوئے تعویذ کو پہننے یا چھونے میں مٹھائیقت نہیں۔)

(۲) اگر قرآن پاک جزدان میں ہو تو بے وضو یا بے غسل جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں۔

(الھدایۃ مع فتح القدر ج ۱ ص ۱۳۹)

(۳) اسی طرح کسی ایسے کپڑے یا زوال وغیرہ سے قرآن پاک پکڑنا جائز ہے جو نہ اپنے تابع ہونہ قرآن پاک کے۔

(ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۲۲۸)

(۴) گرتے کی آستین، دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے کندھے پر ہے تو چادر کے دوسرے کونے سے قرآن پاک کو چھونا حرام ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے تابع ہیں۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۳۷، بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۵) قرآن پاک کی آیت دُعا کی نیت سے یا تَبْرُک کیلئے مٹل اَبْسَمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا ادائے

شکر کیلئے **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** یا کسی مسلمان کی موت یا کسی قسم کے نقصان کی خبر پر **إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** یا ثناء کی نیت سے پوری **سورة الفاتحة** یا **آية الكرسي** یا **سورة الحشر** کی آٹھری تین آیات پڑھیں اور ان سب سورتوں میں قرآن پڑھنے کی نیت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

(۶) تینوں قُلْ بِإِلْفِظٍ قُلْ بِرِئِيْتِ ثَنَا پڑھ سکتے ہیں۔ لفظ قُلْ کیساتھ ثناء کی نیت سے بھی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا مُتَعَتِّنٌ ہے، نیت کو کچھ دخل نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ بریلی شریف)

(۷) بے وضو کو قرآن شریف یا کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بغیر چھوئے زبانی یاد لیکھ کر پڑھنے میں مُہایقہ نہیں۔

(رد المحتار ج ۱ ص ۳۵۲، بہار شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۸) جس برتن یا کٹورے پر سورۃ یا آیت قرآنی لکھی ہو بے وضو اور بے غسل کو اس کا چھونا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۹)

(۹) اس کا استعمال سب کیلئے مکروہ ہے۔ ہاں خاص بہ نیت شفا اس میں پانی وغیرہ ڈال کر پینے میں حرج نہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۴۳)

(۱۰) قرآن پاک کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی دوسری زبان میں ہو اُس کو بھی پڑھنے یا چھونے میں قرآن پاک ہی کا سا حکم ہے (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۹)

بے وضو دینی کتابیں چھونا

بے وضو یا وہ جس پر غسل فرض ہو ان کو فتنہ، تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ و تنزیہی ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۹)

اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھو اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو مُہایقہ نہیں۔ مگر آیت قرآنی یا اس کے ترجمے پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

بے وضو اسلامی کتابیں پڑھنے والے بلکہ اخبارات و رسائل چھونے والے بھی احتیاط فرمایا کریں کہ عموماً ان میں آیات و ترجمے شامل ہوتے ہیں۔

ناپاکی کی حالت میں ذرود شریف پڑھنا

(۱) جن پر غسل فرض ہو ان کو ذرود شریف اور دعائیں پڑھنے میں حرج نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا گلّی کر کے پڑھیں۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۴۳)

(۲) اذان کا جواب دینا انکو جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

انگلی میں INK کی تہ جمی ہوئی ہو تو

پکانے والے کے ناخن میں آنا، لکھنے والے کے ناخن میں سیاہی کا چرم، عام لوگوں کیلئے مکھی، چھکر کی بیٹ لگی ہوئی رہ گئی اور توجہ نہ رہی تو غسل ہو جائیگا۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۱۶)

ہاں معلوم ہو جانے کے بعد جُدا کرنا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی وہ ہوگی۔ (جُدُ المتارج اص ۱۱۱)

بچہ کب بالغ ہوتا ہے

لڑکے کو بارہ سے پندرہ سال کی عُمر کے دوران اور لڑکی کو نو سے پندرہ سال کی عُمر کے دوران جب پہلی بار احتلام ہو بالغ ہو گئے۔ اب ان پر احکام شریعت کی پابندی عائد ہوگی۔ لہذا احتلام کے ذریعے بالغ ہونے کی صورت میں ان پر غسل فرض ہو گیا۔ اور اگر کوئی علامت بلوغ کی نہ پائی گئی تو دونوں ہجری سن کے حساب سے پورے پندرہ سال کی عُمر کے جب ہوں گے تو بالغ مانے جائیں گے۔ (اللباب فی شرح الکتاب ج ۲ ص ۱۶)

کتابیں رکھنے کی ترتیب

(۱) قرآن پاک سب کتابوں کے اوپر رکھے پھر تفسیر پھر حدیث پھر فقہ پھر دیگر اسلامی کتابیں۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۵۴)

(۲) کتاب پر کوئی دوسری چیز یہاں تک کہ قلم بھی مت رکھے بلکہ جس صندوق میں کتاب ہو اس پر بھی کوئی چیز نہ رکھے۔

أوراق میں پڑیا باندھنا

(۱) مسائل یا دینیات کے اوراق میں پڑیا باندھنا، جس دسترخوان یا پچھونے پر اشعار یا کسی بھی زبان میں عبارات (جیسا کہ کمپنی کا نام وغیرہ) تحریر ہوں انکا استعمال منع ہے۔

(ماخوذ از: الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۵۵-۳۵۶)

(۲) ہر زبان کے حروف تہجی کا ادب کرنا چاہئے۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۶۰۷)

(مزید تفصیلی معلومات کیلئے فیضان سنت کے باب ”فیضان بسم اللہ“ ص ۱۱۳ سے ص ۱۲۳ تک کا مطالعہ فرمائیے۔)

(۳) مُصلّے کے کونے میں عموماً کمپنی کے نام کی چٹ سلائی کی ہوئی ہوتی ہے اس کو نکال دیا کریں۔

مُصلّے پر کعبۃ اللہ شریف کی تصویر

ایسے مُصلّے جن پر کعبۃ اللہ شریف یا گنبد خضرا بنا ہوا ہو ان کو نماز میں استعمال کرنے سے مقدّس شہیہ پر پاؤں یا گھٹنا پڑنے کا امکان رہتا ہے لہذا نماز میں ایسے مُصلّے کا استعمال کرنا مناسب نہیں۔ (فتاویٰ اہلسنت)

وَسْوَءٍ کا ایک سبب

عُسل خانے میں پیشاب کرنے سے وَسْوَءٍ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مُعقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم، رءوف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم نے اس سے مُنع فرمایا کہ کوئی شخص عُسل خانے میں پیشاب

کرے اور فرمایا، ”پیشک عموماً اس سے وَسْوَءٍ سے پیدا ہوتے ہیں“۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۵)

تیمم کا بیان تیمم کے فرائض

تیمم میں تین فرض ہیں
(۱) نیت

(۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا،

(۳) گہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)
”تیمم سیکھ لو“ کے دس حروف کی نسبت سے تیمم کی 10 سنتیں

(۱) بسم اللہ شریف کہنا

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا

(۳) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا (یعنی آگے بڑھانا اور پیچھے لانا)

(۴) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا

(۵) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا مگر یہ احتیاط رہے کہ تالی کی آواز پیدا نہ ہو

(۶) پہلے منہ پھر ہاتھوں کا مسح کرنا

(۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا

(۸) پہلے سیدھے پھر اُلٹے ہاتھ کا مسح کرنا

(۹) داڑھی کا خلال کرنا

(۱۰) انگلیوں کا خلال کرنا جبکہ غبار پہنچ گیا ہو۔

اگر غبار نہ پہنچا ہو مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے خلال کیلئے دوبارہ زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

تیمم کا طریقہ (حنفی)

تیمم کی نیت کیجئے (نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہئے بے وضوئی یا بے غسلی یادوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تیمم کرتا ہوں) بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں گشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتھر، پھوٹا، اینٹ، دیوار، مٹی وغیرہ) سے ہو مار کر لوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھائیے اور پیچھے لائیے)۔ اور اگر زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے منہ کا اس طرح مسح کیجئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لیکر گہنیوں سمیت مسح کیجئے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی

پشت پر رکھے اور کے سروں سے کہنیوں تک لے جائیے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مس کرتے ہوئے گتے تک لائیے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مس کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مس کیجئے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۲۲۷)

اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور انگوٹیوں سے مس کر لیا تب بھی تِیْمُم ہو گیا چاہے کہنی سے انگوٹیوں کی طرف لائے یا انگوٹیوں سے کہنی کی طرف لے گئے مگر سنت کے خلاف ہوا۔ تِیْمُم میں سر اور پاؤں کا مس نہیں ہے۔ (عامہ کُتُب فقہ)

”میرے اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف“ کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے تِیْمُم کے 25 مدنی پھول

(۱) جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس (یعنی قسم) سے ہے اس سے تِیْمُم جائز ہے۔ ریتا، پُونا، سُرمہ، گندھک، پتھر، زَر جَد، فیروزہ، عقیق، وغیرہ جو لہر سے تِیْمُم جائز ہے چاہے ان پر غبار ہو یا نہ ہو۔ (البحر الرائق ج ۱ ص ۲۵۶)

(۲) پٹی اینٹ، چینی یا مٹی کے برتن سے تِیْمُم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جرم (یعنی جسم یا تہ) ہو جو جنس زمین سے نہیں مثلاً کانچ کا جرم ہو تو تِیْمُم جائز نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۷)

(۳) جس مٹی، پتھر وغیرہ سے تِیْمُم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہونہ یہ ہو کہ صرف خشک ہوئے نجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۴۳۵) زمین، دیوار اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُکھ جائے اور نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز جائز ہے مگر اس سے تِیْمُم نہیں ہو سکتا۔

(۴) یہ شک کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فُضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

(۵) اگر کسی لکڑی، کپڑے، یا ذری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگوٹیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تِیْمُم جائز ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۷)

(۶) پُونا، مٹی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجد کی اس سے تِیْمُم جائز ہے۔ مگر اس پر آکل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور میٹ فش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو جنس زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۷) جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔

(فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)

(۸) ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں لہٹھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ ہو کہ جب بھی وضو یا غسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یوں کہ کوئی مسلمان لہٹھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورتوں میں تِیْمُم کر سکتے ہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۴۴۱)

(۹) اگر سر سے نہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائیں اور پورے سر کا مسح کریں۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۰ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۱۰) جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتانہ ہو وہاں بھی تِیْمَم کر سکتے ہیں۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۴۴۱)

(۱۱) اگر اتنا آب زم زم شریف پاس ہے جو وضو کیلئے کافی ہے تو تِیْمَم جائز نہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۱۲) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ

ہو تو تِیْمَم جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸)

(۱۳) قیدی کو قید خانے والے وضو نہ کرنے دیں تو تِیْمَم کر کے نماز پڑھ لے بعد میں اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن

یا قید خانے والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارے سے پڑھے اور بعد میں اعادہ کرے۔ (ایضاً)

(۱۴) اگر یہ گمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا (یا ٹرین ٹھوٹ جائیگی) تو تِیْمَم جائز

ہے۔ (ایضاً)

(۱۵) مسجد میں سو رہا تھا کہ غسل فرض ہو گیا تو جہاں تھا وہیں فوراً تِیْمَم کر لے یہی احوط (یعنی احتیاط کے زیادہ

قریب) ہے (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۹۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور) پھر باہر نکل آئے تاخیر کرنا حرام ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸)

(۱۶) وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائیگی تو تِیْمَم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے

نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۰۷)

(۱۷) عورت حیض و نفاس سے پاک ہوگئی اور پانی پر قادر نہیں تو تِیْمَم کرے

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۱۸) اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تِیْمَم کیلئے پاک مٹی تو اسے چاہئے کہ وقت نماز میں نماز کی سی

صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا تِیْمَم نماز بجالائے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۵)

مگر پاک پانی یا مٹی پر قادر ہونے پر وضو یا تِیْمَم کر کے نماز پڑھنی ہوگی

(۱۹) وضو اور غسل دونوں کے تِیْمَم کا ایک ہی طریقہ ہے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(۲۰) جس پر غسل فرض ہے اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وضو اور غسل دونوں کیلئے دو تِیْمَم کرے بلکہ دونوں میں ایک ہی

نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔

(فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)

(۲۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا غسل فرض ہو جاتا ہے اُن سے تِیْمَم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادر

ہونے سے بھی تَيْمُمُ ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۲۳۹ ادارۃ القرآن)

(۲۲) عورت نے اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مسح نہیں ہو سکے گا۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۶)

(۲۳) ہونٹوں کا وہ حصہ جو عادتاً تامنہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر مسح ہونا ضروری ہے اگر منہ پر ہاتھ

بکھیرتے وقت کسی نے ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصہ مسح ہونے سے رہ گیا تو تَيْمُمُ نہیں ہوگا۔ اسی طرح زور سے

آنکھیں بند کر لیں جب بھی نہ ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۶)

(۲۴) انگلی، گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو اتار کر ان کے نیچے ہاتھ بکھیرنا فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحاوی ص ۱۲۰)

اسلامی بہنیں پچھوڑیاں وغیرہ ہٹا کر ان کے نیچے مسح کریں۔ تَيْمُمُ کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں۔

(۲۵) پیار یا بے دست و پا خود تَيْمُمُ نہیں کر سکتا تو کوئی دوسرا کروادے اس میں تَيْمُمُ کروانے والے کی نیت کا اعتبار

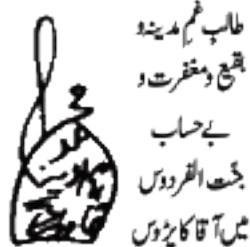
نہیں، جس کو تَيْمُمُ کروایا جا رہا ہے اس کو نیت کرنا ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۶)

مَدَنی مشورہ: وضو کے احکام سیکھنے کیلئے میرا رسالہ ”وضو کا طریقہ“ اور نماز کے احکام سیکھنے کیلئے رسالہ ”نماز کا

طریقہ“ کا مطالعہ مفید ہے۔ یارب مصطفیٰ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں بار بار غسل کے مسائل پڑھنے، سمجھنے

اور دوسروں کو سمجھانے اور سنتوں کے مطابق غسل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

فیضانِ اذان

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صاحبِ معطرِ پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ رحمتِ باریاد ہے، ”جس نے قرآنِ پاک پڑھا، ربِّ تعالیٰ کی حمد کی اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود شریف پڑھا نیز اپنے رب سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔“ (تفسیر دُرِّ مَنْشُور ج ۸ ص ۶۹۸ بیروت)

”اذان“ کے چار حروف کی نسبت سے

اذان کے فضائل پر مشتمل 4 روایات

(۱) قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے، ”ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔“

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۱۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۲) موتی کے گنبد

رَحْمَتِ عَالَمِ، نُوْرٍ مُّجَسَّم، شَاہِ بَنی آدَم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے، میں جنت میں گیا، اُس میں موتی کے گنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا، اے جبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عرض کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے مؤذِنوں اور اماموں کیلئے۔

(کنز العمال حدیث ۲۰۸۹۶ ج ۷ ص ۲۸۷ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۳) گزشتہ گناہ مُعاف

سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جس نے پانچوں نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر بہ نیتِ ثواب کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے اس کے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعاف کر دیئے جائیں گے۔

(کنز العمال حدیث ۲۰۹۰۲ ج ۷ ص ۲۸۷ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۴) مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں

حدیث پاک میں ہے، اذان دینے والوں کیلئے ہر ایک چیز مغفرت کی دعا کرتی ہے یہاں تک کہ دریا میں مچھلیاں بھی۔ مُؤذِن جس وقت اذان کہتا ہے فرشتے بھی دوہراتے جاتے ہیں اور جب فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے قیامت تک اُس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ جو مُؤذِن کی حالت میں مر جاتا ہے اُسے عذاب قبر نہیں ہوتا اور مُؤذِن نزع کی سختیوں سے بچ جاتا ہے۔ قبر کی سختی اور تنگی سے بھی مامون (یعنی محفوظ) رہتا ہے۔

(ملخص از تفسیر سورہ یوسف للغزالی مترجم ص ۲۱)

اذان کے جواب کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار فرمایا، ”اے عورتو! جب تم ہلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ تمہارے لئے ہر گنہہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار دَرَجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔“ خواتین نے یہ سُن کر عرض کی، یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا، ”مردوں کیلئے دُگنا۔“

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۱۰۰۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیں

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرما دیا ہے۔ مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوجود بھی ہم غفلت کا شکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیث مبارک میں جواب اذان کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ“ یہ دو کلمات ہیں اس طرح پوری اذان میں ۱۵ کلمات ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤذِن جو کہتا جائے اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو ۱۵ لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ ۱۵ ہزار دَرَجات بلند ہوں گے اور ۱۵ ہزار گناہ مُعاف ہوں گے۔ اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔ فجر کی اذان میں دو مرتبہ اَلصَّلٰوَةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہے تو فجر کی اذان میں ۱۷ کلمات ہوں گے اور یوں فجر کی اذان کے جواب میں ۱۷ لاکھ نیکیاں، ۱۷ ہزار دَرَجات کی بلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی مُعافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اقامت میں دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوَةُ بھی ہے یوں اقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحاصل اگر کوئی اسلامی بہن اہتمام کیساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار دَرَجات بلند ہوں گے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہوں گے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار دَرَجات بلند ہوں گے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ مُعاف ہوں گے۔

اذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ اس پر لوگ حُجّج ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتائیے، تو انہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضرور دیتے تھے۔ (ملخص از ابن عساکر ج ۳۰ ص ۴۱۲، ۴۱۳ دار الفکر بیروت)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كِي اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو اُو ر اُنْ كِ صَدَقَةِ هَمَارِي مَغْفِرَتِ هُو۔

گنہ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں روا

مگر اے عفو ترے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ

مؤذن صاحب کو چاہئے کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دونوں مل کر (بغیر سکتے کے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کلمہ ہیں دونوں کے بعد سکتے کرے (یعنی پُچ ہو جائے) اور سکتے کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے، سکتے کا تڑک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۶۶) جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مؤذن صاحب اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سکتے کریں یعنی خاموش ہوں اُس وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ اسی طرح دیگر کلمات کا جواب دے۔ جب مؤذن پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے یہ کہے۔

صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترجمہ: آپ پر ذرود ہو یا رسول اللہ (رد المختار ج ۱ ص ۲۹۳ مصطفیٰ البابی مصر) جب دوبارہ کہے یہ کہے۔

قُرْءَةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ايضاً)

یا رسول اللہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اور ہر بار آنکھوں کے ناخن آنکھوں سے لگالے آخر میں کہے۔

اللّٰهُمَّ مَتَّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصْرِ (ايضاً)

اے اللہ! عَزَّ وَجَلَّ میری سننے اور دیکھنے کی قوت سے مجھے نفع عطا فرما۔

جو ایسا کرے سرکار مدینہ صَلِّی اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

حَيَّ عَلٰی الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلٰی الْفَلَاحِ کے جواب میں (چاروں بار) ل اَحْوَلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے

اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مؤذن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لا حول بھی) بلکہ مزید یہ بھی ملا لے۔

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ. (درمختار معرہ ردالمحتار ج ۲ ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

ترجمہ: جو اللہ عز و جل نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا۔

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہے،

صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ (ایضاً ص ۸۳)

ترجمہ: تو سچا اور نیکو کار ہے اور تو نے حق کہا ہے۔

اقامت کا جواب مُسْتَحَب ہے۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں کہے،

أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

ترجمہ: اللہ عز و جل اس کو قائم رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔

”صدقے یا رسول اللہ“

کے ۱۴ حروف کی نسبت سے اذان کے 14 مدنی پھول

(۱) پانچوں فرض نمازیں ان میں مُجْمَع بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سَنَتِ مُؤَكَّدَہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہوں گے۔

(درمختار معرہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۰)

(۲) اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُسْتَحَب ہے۔

(ایضاً ص ۶۲)

(۳) اگر کوئی شخص شہر کے باہر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

(۴) مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وہیں موجود ہوں۔

(درمختار معرہ ردالمحتار ج ۲ ص ۷۸)

(۵) وقت شروع ہونے کے بعد اذان کہنے اگر وقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شروع کی اور دورانِ اذان وقت

آ گیا۔ دونوں صورتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

مُؤَذِّن صَاحِبَانِ کو چاہئے کہ وہ نقشہ نظام الاوقات دیکھتے رہا کریں۔ کہیں کہیں مُؤَذِّن صَاحِبَانِ وقت سے پہلے ہی اذان شروع کر دیتے ہیں۔ امام صَاحِبَانِ اور انتظامیہ کی خدمت میں بھی مدنی التجا ہے کہ وہ بھی اس مسئلہ (مَسْـَـئِـئَہ) پر نظر

رکھیں۔

(۶) خواتین اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کے لیے اذان و اقامت کہنا مکروہ ہے۔ (مُخْلِصَةُ الْفَتَاوَى ج ۱ ص ۳۸)

(۷) عورتوں کو جماعت سے نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (البحر الرائق ج ۱ ص ۶۱۳)

(۸) سمجھدار بچے بھی اذان دے سکتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

(۹) بے دُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے دُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔

(مراتی الفلاح معہ حاشیۃ الطحاوی ص ۱۹۹ / فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۳۷۳)

(۱۰) خُضْفٰی، فاسِق اگرچہ عالم ہی ہو، نشہ والا، پاگل، بے غسلا اور نا سمجھ بچے کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا

اعادہ کیا جائے۔ (درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۷۵)

(۱۱) اگر مُؤَدِّن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (ایضاً ص ۸۸ / عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

(۱۲) مسجد کے باہر قبیلہ رُوکھڑے ہو کر، کانوں میں انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے اذان کہی جائے مگر طاقت سے زیادہ

آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۵)

(۱۳) حَيٌّ عَلَى الصَّلَاةِ سِدِّهِیْ طَرَفِ مَنْهْ كَرَّكَ كَبَّهِ اور حَيٌّ عَلَى الْفَلَاحِ اُلْتِیْ طَرَفِ مَنْهْ كَرَّكَ، اگرچہ اذان

نماز کیلئے نہ ہو مثلاً بچے کے کان میں کہی۔ یہ پھر ناقص مَنْهْ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے۔

(درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۶۶)

بعض مُؤَدِّن "صَلَاة" اور "فَلَاح" پر پہنچنے پر نزاکت کے ساتھ دائیں بائیں چہرے کو تھوڑا سا ہلا دیتے ہیں، یہ طریقہ

غَلَط ہے۔ دُرُست انداز یہ ہے کہ پہلے اچھی طرح دائیں بائیں چہرہ کر لیا جائے اس کے بعد لفظ "حَيٌّ" کہنے کی ابتداء

ہو۔

(۱۴) فُجْر کی اذان میں حَيٌّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنا مستحب ہے۔

(درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۶۷)

اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائیگی۔ (قانون شریعت ص ۷۷)

"اذانِ بلالی" کے نو خروف کی نسبت

سے جواب اذان کے ۹ مَدَنی پھول

(۱) اذان نماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مثلاً بچے پیدا ہوتے وقت کی اذان۔

(رد المحتار ج ۲ ص ۸۲)

(۲) منتقد یوں کو خطبے کی اذان کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یہی احوط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جواب اذان یا

(دو خطبوں کے درمیان) دعاء، اگر دل سے کریں، زبان سے تلفظ اصلاً نہ ہو تو حرج کوئی نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زبان

سے بھی جوابِ اذان دے یا دعاء کرے بلاشبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۰۰-۳۰۱)

(۳) اذان سننے والے کیلئے اذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

بگب (یعنی جسے جماع یا احتلام کی وجہ سے غسل کی حاجت ہو) بھی اذان کا جواب دے۔ البتہ حیض و نفاس والی عورت، خطبہ سننے والے، نماز جنازہ پڑھنے والے، جماع میں مشغول یا جو قہائے حاجت میں ہوں ان پر جواب نہیں۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحاوی ص ۲۰۳)

(۴) جب اذان ہو تو اتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جواب سلام اور تمام کام موقوف کر دیجئے یہاں تک کہ تلاوت بھی، اذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے اقامت میں بھی اسی طرح کیجئے۔

(در مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۸۶ / عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

(۵) اذان کے دوران چلنا، پھرنا، غذا، برتن کوئی سی چیز اٹھانا، رکھنا، چھوٹے بچوں سے کھیلنا، اشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ موقوف کر دینا ہی مناسب ہے۔

(۶) جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اسکا معاذ اللہ عز و جل خاتمہ بردا ہونے کا خوف ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۳ ص ۳۶ مدینہ المرشد بریلی)

(۷) راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو بہتر یہ ہے کہ اتنی دیر کھڑا ہو جائے چپ چاپ سنئے اور جواب دے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

(۸) اگر چند اذانیں سنئے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔

(در مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۸۲)

(۹) اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۸۱)

”یا مصطفیٰ“ کے سات حروف کی

نسبت سے اقامت کے ۷ مدنی پھول

(۱) اقامت مسجد میں امام کے عین پیچھے کھڑے ہو کر کہنا بہتر ہے اگر عین پیچھے موقع نہ ملے تو سیدھی طرف مناسب ہے۔

(ملخص از: فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۷۲)

(۲) اقامت اذان سے بھی زیادہ تاکید سنّت ہے۔ (در مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۶۸)

(۳) اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

(۴) اقامت کے کلمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سکتے نہ کریں۔ (درمختار معرہ و المختار ج ۲ ص ۶۸)

(۵) اقامت میں بھی حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ میں دائیں بائیں منہ پھیریں۔

(درمختار معرہ و المختار ج ۲ ص ۶۶)

(۶) اقامت اسی کا حق ہے جس نے اذان کہی ہے اذان دینے والے کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اگر

بغیر اجازت کہی اور مُؤَدِّن (یعنی جس نے اذان دی تھی اُس) کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

(۷) اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اسی طرح جو لوگ

مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اُس وقت کھڑے ہوں جب مُکَبِّر حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے یہی حکم امام کیلئے

ہے۔ (ایضاً ص ۵۵)

”یا غوث الاعظم“ کے گیارہ حروف کی

نسبت سے اذان دینے کے ۱۱ مُسْتَحَبِّ مَوَاقِع

(۱) بچے

(۲) مغموم

(۳) میرگی والے

(۴) غضبناک اور بد مزاج آدمی اور

(۵) بد مزاج جانور کے کان میں

(۶) لڑائی کی شدت کے وقت

(۷) آتش زدگی (آگ لگنے) کے وقت

(۸) میت دفن کرنے کے بعد

(۹) جرن کی سرکشی کے وقت (یا کسی پر جن سوار ہو)

(۱۰) جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو اُس وقت۔ نیز

(۱۱) وِبا کے زمانے میں بھی اذان دینا مُسْتَحَبِّ ہے۔ (درمختار معرہ و المختار ج ۲ ص ۵۰)

مسجد میں اذان دینا خلاف سنت ہے

آج کل اکثر مسجد کے اندر ہی اذان دینے کا رواج پڑ گیا ہے جو کہ خلاف سنت ہے۔ ”عالمگیری“ وغیرہ میں ہے

اذان خارج مسجد میں کہی جائے مسجد میں اذان نہ کہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۵)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ

دین و ملت، حامی سنت، ماجھی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ

مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام أحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں ”ایک بار بھی ثابت نہیں کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۲۱۴)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، مسجد میں اذان دینی مسجد و دربار الہی کی گستاخی ہے۔

(ایضاً ص ۳۱۱)

صحیح مسجد کے نیچے جہاں بھوتے اُتارے جاتے ہیں۔ وہ جگہ خارج مسجد ہوتی ہے وہاں اذان دینا بلا تکلف مطابق سنت ہے۔ (ایضاً ص ۴۰۸)

مجمعہ کی اذانِ ثانی جو آج کل (خطبہ سے قبل) مسجد میں خطیب کے منبر کے سامنے مسجد کے اندر دی جاتی ہے یہ بھی خلاف سنت ہے، مجمعہ کی اذانِ ثانی بھی مسجد کے باہر دی جائے مگر مؤذِن خطیب کے سامنے ہو۔ (فتح القدر ج ۲ ص ۲۹)

سوشل میڈیوں کا ثواب کمائیے

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اِحیائے سنت علماء کا تو خاص فرضِ منْصَبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اُس کیلئے حکمِ عام ہے، ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجد میں (اذان اور جمعہ کی اذانِ ثانی مسجد کے باہر دینے کی) اس سنت کو زندہ کریں اور سوشل میڈیوں کا ثواب لیں۔

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۴۰۳)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے، ”جو فسادِ اُمت کے وقت میری سنت کو مضبوط تھامے اسے سوشل میڈیوں کا ثواب ملے۔“ اسے ”بیہتی“ نے زُہد میں روایت کیا ہے (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰)

اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے فتاویٰ رضویہ ج ۵ ”بابُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ“ (مطبوعہ رضافاؤنڈیشن) کا مطالعہ فرمائیے۔

اذان سے پہلے یہ دُرُودِ پَاک پڑھئے

اذان و اقامت سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دُرُودِ وِسلام کے یہ چار صیغے پڑھ لیجئے۔

الْصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی الْاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

الْصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَعَلٰی الْاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُورَ اللّٰهِ

پھر دُرُودِ وِسلام اور اذان میں فصل (یعنی گپ) کرنے کے لیے یہ اعلان کیجئے، ”اذان کا اجرام کرتے ہوئے گفتگو اور کام کاج روک کر اذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔“ اس کے بعد اذان دیجئے۔ درود و سلام اور اقامت کے درمیان یہ اعلان کیجئے ”اعوجاف کی فیتہ کر لیجئے، موبائل فون ہو تو بند کر دیجئے۔“ اذان و اقامت سے قبل تسمیہ اور دُرُودِ وِسلام کے مخصوص چار صیغوں کی مدنی التجا اس شوق میں کر رہا ہوں کہ اس طرح میرے لئے بھی کچھ ثواب جاریہ کا سامان ہو جائے اور فصل (یعنی گپ رکھنے) کا مشورہ فتاویٰ رضویہ کے فیضان سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک استفتاء کے جواب میں امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”دُرُودِ شریف قبل اقامت پڑھنے میں حرج نہیں مگر اقامت سے

فصل (یعنی فاصلہ یا علیحدگی) چاہئے یا ذُرُود شریف کی آواز، آوازِ اقامت سے ایسی جدا (مثلاً ذُرُود شریف کی آواز اقامت کی بہ

نسبت کچھ پست) ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو ذُرُود شریف جزءِ اقامت (یعنی اقامت کا حصہ) نہ معلوم ہو.... الخ

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۳۸۶)

وَسْوَسُه : سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری اور دَوْرِ خُلَفَاۓ رَہِدِیْنَ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ

میں اذان سے پہلے ذُرُود شریف نہیں پڑھا جاتا تھا لہذا ایسا کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے۔ (مَعَاذِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ)

جواب وَسْوَسُه : اگر یہ قاعدہ تسلیم کر لیا جائے کہ جو کام اُس دور میں نہیں ہوتا تھا وہ اب کرنا بُری بدعت اور گناہ

ہے تو پھر فی زمانہ نظامِ درہم برہم ہو جائیگا۔ بے شمار مثالوں میں سے فقط ۱۲ مثالیں پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اُس مُبَارَک دور

میں نہیں تھے اور اب ان کو سب نے اپنایا ہوا ہے۔

(۱) قرآنِ پاک پر نَقَطے اور اعرابِ کجِاج بنِ یوسف نے ۹۵ ھ میں لگوائے۔

(۲) اسی نے حتمِ آیات پر علامات کے طور پر نَقَطے لگوائے۔

(۳) قرآنِ پاک کی مَچھپائی۔

(۴) مسجد کے وسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاقِ نما محراب پہلے نہ تھی وَلَیْدِ مَرَوَانِی کے دَوْر میں سَیِّدُ نَاعِمِ بْنِ

عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایجاد کی۔ آج کوئی مسجد اس سے خالی نہیں۔

(۵) چھ کلمے۔

(۶) علمِ صرف و نحو۔

(۷) علمِ حدیث اور احادیث کی اقسام۔

(۸) درسِ نظامی۔

(۹) شریعت و طریقت کے چار سلسلے۔

(۱۰) زَبَان سے نماز کی نیت۔

(۱۱) ہوائی جہاز کے ذریعہ سفرِ حج۔

(۱۲) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذریعے جہاد۔ یہ سارے کام اس مُبَارَک دَوْر میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں

کہتا تو آخر اذان و اقامت سے پہلے بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ذُرُود و سلام پڑھنا ہی کیوں بُری بدعت

اور گناہ ہو گیا! یاد رکھئے کسی معاملے میں عدمِ جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے۔ یقیناً، یقیناً، یقیناً ہر وہ نئی چیز جس

کو شریعت نے منع نہیں کیا وہ بدعتِ حَسَنہ اور مباح یعنی اچھی بدعت اور جائز ہے اور یہ امر مُسَلَّم ہے کہ اذان سے پہلے

ذُرُود شریف پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں منع نہیں کیا گیا لہذا منع نہ ہونا خود بخود ”اجازت“ بن گیا اور اچھی اچھی باتیں

اسلام میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور مسلم کے باب ”کتاب العلم“ میں سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ اجازت نشان موجود ہے، مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرٍ مِّنْ عَمَلٍ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْءٌ. (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۳۱)

جس شخص نے مسلمانوں میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا اور اسکے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اسکے (یعنی جاری کرنے والے) کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہیں ہوگی۔

مطلب یہ کہ جو اسلام میں لہتا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا حقدار ہے تو بلاشبہ جس خوش نصیب نے اذان و اقامت سے قبل دُرُود و سلام کا رواج ڈالا ہے وہ بھی ثوابِ جاریہ کا مستحق ہے، قیامت تک جو مسلمان اس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملے گا اور جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال ہو کہ حدیثِ پاک میں ہے، ”كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ“ یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰)

اس حدیثِ شریف کے کیا معنی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک حق ہے۔ یہاں بدعت سے مراد بدعتِ سَیِّئَةٌ یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنت کے خلاف یا سنت کو مٹانے والی ہو۔ پُتانیچہ سَیِّئَةٌ نا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو بدعت کہ اصول اور قواعدِ سنت کے موافق اور اُس کے مطابق قیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت و سنت سے نہیں ٹکراتی) اس کو بدعتِ حَسَنَہ کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہو وہ

بدعتِ گمراہی کہلاتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۲۵)

اذان

اللَّهُ أَكْبَرُ ط اللَّهُ أَكْبَرُ ط اللَّهُ أَكْبَرُ ط اللَّهُ أَكْبَرُ ط

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ط أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ط

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ط حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ط

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط

اللَّهُ أَكْبَرُ ط اللَّهُ أَكْبَرُ ط لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اللہ کے رسول ہیں۔

نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔ نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔

نجات پانے کے لئے آؤ۔ نجات پانے کے لئے آؤ۔

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اذان کی دعاء

اذان کے بعد مؤذن و سامعین دُرود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِتِّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا النَّوَسِيَّةَ

وَالْفَضِيَّةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا اَلِدِي وَعَدْتَهُ

وَارزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ط اِنكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ط

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

اے اللہ! عزوجل اس دعوتِ تامہ اور صلوة قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے

اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

ہم پر اپنی رحمت فرمائے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ

وَشَرِهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر

اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبْلَتْ جَمِیْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارًا

بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقًا بِالْقَلْبِ ۝

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفاتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان

سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

شش کلمے

اول کلمہ طیب

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ہے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اُس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی۔ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَدْبْتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَأً سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔ جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ رد کفر

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنْ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ وَالْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَأَسْلَمْتُ وَأَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط صلى الله تعالى عليه وسلم

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

نماز کا طریقہ (کھٹی)

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلبِ وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نماز کے بعد حمد و ثناء و دُرُودِ شَرِيف پڑھنے والے سے فرمایا، ”دعا مانگ قبول کی جائے گی سوال کر، دیا جائے گا۔“

(سُنَنِ النَّسَائِي، ج ۱، ص ۱۸۹، باب المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث میں نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل اور نہ پڑھنے کی سخت سزائیں وارد ہیں، چنانچہ پارہ ۲۸ سورۃ المُنَافِقُونَ کی آیت نمبر ۹ میں ارشادِ باری ہے،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں، مُفْتَرِّعِينَ كِرَامٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پانچ نمازیں مُرَاد ہیں، پس جو شخص اپنے مال یعنی خرید و فروخت، معیشت و روزگار، ساز و سامان اور اولاد میں مصروف رہے اور وقت پر نماز نہ پڑھے وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔ (کتاب الکبائر، ص ۲۰ دار المکتبۃ لِحیاء بیروت)

قیامت کا سب سے پہلا سوال

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلبِ وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بُیاد ہے، ”قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اگر وہ دُرُست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رسوا ہوا اور اس نے نقصان اٹھایا۔“

(کنز العمال، ج ۷، ص ۱۱۵، حدیث ۱۸۸۸۳ دار المکتبۃ العلمیہ بیروت)

نماز کیلئے نور

سرکارِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ گرامی ہے، ”جو شخص نماز کی حفاظت کرے، اس کے لیے نمازِ قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اس کے لیے بروزِ قیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ ہی نجات۔ اور وہ شخص قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“ (مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۲۱ حدیث ۱۶۱۱ ادارہ الفکر بیروت)

کس کا کس کے ساتھ حشر ہوگا!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں، بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ نماز کے تارک کو ان چار (فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف) کے ساتھ اس لیے اٹھایا جائے گا کہ لوگ عموماً دولت، حکومت، وزارت اور تجارت کی وجہ سے نماز کو ترک کرتے ہیں۔ جو حکومت کی مشغولیت کے سبب نماز نہیں پڑھے گا اُس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا، جو دولت کے باعث نماز ترک کریگا تو اس کا قارون کے ساتھ حشر ہوگا، اگر ترکِ نماز کا سبب وزارت ہوگی تو فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز چھوڑے گا تو اس کو مکہ مکرمہ کے بہت بڑے کافر تاجر اُبی بن خلف کے ساتھ بروزِ قیامت اٹھایا جائے گا۔ (کتاب الکبائر، ص ۲۱ دار مکتبہ لِحیاء بیروت)

شدید زخمی حالت میں نماز

جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہے) فرمایا، ”جی ہاں، سنئے! جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدید زخمی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔ (ایضاً)

نماز پر نوری تاریکی کے اسباب

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، فَطِحَ اُمَّتٌ، شَہَنَ شَاہِ نُجُوتٍ، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہو، اس کے رُکوع، سُجود اور قراءت کو مکمل کرے تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حفاظت کی۔ پھر اس نماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے چمک اور رُو رہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نماز اُس نمازی کی

شَفَاعَتِ كَرْتِي هِيَ۔ اور اگر وہ اس کا رُكُوع، سُجُود اور قِرَاءَتِ مَكْمَل نہ کرے تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے چھوڑ دے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس نماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُہانے کیڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔ (کنز العمال، ج ۷، ص ۱۲۹، حدیث ۱۹۰۲۹)

بُرے خاتمے کا ایک سبب

حضرت سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، حضرت سیدنا خَدِيفَةُ بنِ يَمَانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رُكُوع اور سُجُود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ تو اس سے فرمایا، ”تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتقال کر جاؤ تو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۱۲)

سَنَنْ نَسَائِي كِي رَوَايَتِ مِيں يِه بَهِي هِيَ كِه اَپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پوچھا، ”تم کب سے اِس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟“ اُس نے کہا، چالیس سال سے۔ فرمایا، تم نے چالیس سال سے بالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دین محمدی عَلِي صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامِ پر نہیں مروگے۔ (سَنَنْ نَسَائِي، ج ۲، ص ۵۸ دار الجليل بيروت)

نماز کا چور

حضرت سیدنا ابوقحافہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے ”لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے“، عرض کی گئی، ”یا رسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ! نماز کا چور کون ہے؟“ فرمایا، ”(وہ جو نماز کے) رُكُوع اور سَجْدے پورے نہ کرے۔“ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۸، ص ۳۸۶، حدیث ۲۲۷۰۵ دار الفکر بيروت)

چور کی دو قسمیں

مفسرِ شہیرِ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الملتان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں، معلوم ہو مال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا حق، یہ حالت ان کی ہے جو نماز کو ناقص پڑھتے ہیں اس سے وہ لوگ درسِ عبرت حاصل کریں جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔ (براقۃ المناجیح، ج ۲، ص ۷۸ ضیاء القرآن کیشنز)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اول تو لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے ہیں ان کی اکثریت سنتیں سیکھنے کے جذبے کی کمی کے باعث آج کل صحیح طریقے سے نماز پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ یہاں مختصر نماز پڑھنے کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے۔ برائے مدینہ، بہت زیادہ غور سے پڑھئے اور اپنی نمازوں کی اصلاح فرمائیے:-

نماز کا طریقہ (حنفی)

باؤ ڈھو قبلہ رو اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلی کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائیے کہ انگوٹھے کان کی نو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر (NORMAL) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سجدہ کی جگہ ہو۔ اب جو نماز پڑھنی ہے اُس کی نیت یعنی دل میں اس کا پکا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زیادہ لہتا ہے (مُتَلَانِيَتِ كِي مِيں نِي آج كِي ظَهْر كِي چَار رَكَتِ فَرَضِ نَمَاز كِي) اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں پیچھے اس امام کے) اب تکبیر تحریر یہ یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدی الٹی ہتھیلی کے سرے پر اور بیچ کی تین انگلیاں الٹی کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھنگلی (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اُغل بگل۔

اب اس طرح ہتھ پڑھئے:-

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ .

پاک ہے تو اے اللہ، جل اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام بڑکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تکیا پڑھئے:-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر تسمیہ پڑھئے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 0

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

پھر مکمل سورۃ فاتحہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝

ترجمہ کنزالایمان:

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک۔
ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا،
راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا، نہ اُن کا جن پر غصہ ہو اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سورۃ فاتحہ ختم کر کے آہستہ سے امین کہئے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی
سورت مثلاً سورۃ اخلاص پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ ۝ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝
وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔
تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔
نہ اُسکی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔
اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیے اور گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور انگلیاں
اتھنی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ پیٹھ پیچھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اور نچانچانہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔ کم از کم تین بار
رکوع کی تسبیح یعنی **سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ** (یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار) کہئے۔ پھر تسبیح (تس۔ تسبیح) یعنی **سَمِعَ اللّٰهُ**

لِمَنْ حَمِدَهُ۔ (یعنی اللہ نے اُس کی سن لی جس نے اُس کی تعریف کی) کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیے، اس کھڑے ہونے

کو قَوْمہ کہتے ہیں۔ اگر آپ مُنْفَرِد ہیں یعنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے بعد کہئے۔ **اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ**

اَلْحَمْدُ (اے اللہ اے ہمارے مالک اسب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح سجدے میں جائیے کہ پہلے

گھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ ہاتھ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص

تخیال رکھئے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈی لگے اور پیشانی زمین پر تم جائے، نظر ناک پر رہے، بازوؤں کو کروٹوں سے

پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھئے۔ (ہاں اگر صَف میں ہوں تو بازو

کروٹوں سے لگائے رکھئے) اور دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا رُخ اس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں انگلیوں کے

پیٹ (یعنی انگلیوں کے تلووں کے ابھرے ہوئے حصے) زمین پر لگے رہیں۔ ہتھیلیاں بچھی رہیں اور انگلیاں قبلہ رُو رہیں مگر

کلائیوں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے۔ اور اب کم از کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی **سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی** (پاک ہے

پروردگار سب سے بلند) پڑھئے پھر سر اس طرح اٹھائیے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے

اُس کی انگلیاں قبلہ رُخ کر دیجئے اور اُلنا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جائیے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں

کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی جانب اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں

سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ پھر کم از کم ایک بار **سُبْحٰنَ اللّٰہ** کہنے کی مقدار ٹھہریئے (اس وقت میں اَللّٰهُمَّ

اغفر لی یعنی اے اللہ عزوجل میری مغفرت فرما کہ لینا مستحب ہے) پھر **اللّٰہُ اکْبَرُ** کہتے ہوئے پہلے سجدے ہی کی طرح

دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اسی طرح پہلے سر اٹھائیے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنچوں کے بل کھڑے ہو جائیے۔ اُٹھتے

وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگائیے۔ یہ آپ کی ایک رَکْعَت پوری ہوئی۔ اب دوسری رَکْعَت میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر الحمد اور سورۃ پڑھئے اور پہلے کی طرح رُکوع اور سجدے کیجئے دوسرے

سجدے سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلنا قدم بچھا کر بیٹھ جائیے دو رَکْعَت کے دوسرے سجدے کے بعد

بیٹھنا قَعْدَہ کہلاتا ہے اب قَعْدَہ میں تَشْہِدُ (ت۔ ح۔ ع۔) پڑھئے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلٰوٰتُ وَ الطَّیِّبٰتُ ط السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہُ ط السَّلَامُ

عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَ رَسُوْلُہُ ط

ترجمہ: تمام قوی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسکے بندہ اور رسول ہیں۔

جب تَشَهُد میں لفظ لا کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور اُنگوٹھے کا حلقہ بنا لیجئے اور ٹھنکلیا (یعنی چھوٹی انگلی) اور بِنَصْر یعنی اس کے برابر والی انگلی کو تھیلی سے ملا دیجئے اور (أَشْهَدُ أَلَّ كَ فُورًا بَعْدَ لَفْظِ لَا كَهْتَبَةُ هِيَ كَلِمَةُ كِي اُنْغَلِي اُثْبَائِي مَكْرًا سِ كُوَادْهَرُ اُدْهَرْمَتِ هَلَايِي اُور لَفْظِ اَلَّا پَر گَر اَدِجْجے اُور فُورُ اَسْب اُنْغَلِيَا سِيدْهِي كَر لِيجْجے۔ اب اگر دو سے زیادہ رَكْعَتِيں پڑھنی ہیں تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیے۔ اگر فرض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری اور چوتھی رَكْعَتِ كِي قِيَامِ مِيں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اُور اَلْحَمْدُ شَرِيْفِ پڑھئے، سُورَتِ مَلَانِي كِي ضَرُورَتِ نِيں۔ باقِي اَفْعَالِ اِسِي طَرَحِ بِجَالَايِي اُور اِگَر سُنْتِ وَنَفْلِ هُوں تُو سُورَةُ فَاتِحَةِ كِي بَعْدُ سُورَتِ بِيحِي مَلَايِي (ہاں اگر امام كِي پِيچھے نماز پڑھ رہے ہیں تُو كِسِي بِي رَكْعَتِ كِي قِيَامِ مِيں قِرَاءَتِ نَه كِيجْجے خَامُوش كُھڑے رِيے) پھر چار رَكْعَتِيں پُورِي كَر كِي قَعْدَةُ اَخِيْرِهِ مِيں تَشَهُدِ كِي بَعْدُ رُودِ اِبْرَاهِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ، پڑھئے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَّ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَّ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اے اللہ عزوجل ڈرود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور انکی آل پر جس طرح تُو نے ڈرود بھیجا

(سپڈنا) ابراہیم پر اور انکی آل پر۔ بیشک تو سُر اہا ہوا بُو رگ ہے۔ اے اللہ! عزوجل بَرَكْتِ نَاذِلِ كَر ہمارے سردار پر اور انکی آل پر جس طرح تُو نے بَرَكْتِ نَاذِلِ كِي (سپڈنا) ابراہیم اور انکی آل پر بیشک تو سُر اہا ہوا بُو رگ ہے۔ پھر کوئی سی دُعَاے ماثُورہ پڑھئے، مَثَلًا يِي دُعَا پڑھ لیجئے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ! عزوجل اے رب ہمارے ہمیں دُنیا مِيں بھلائی دے اور ہمیں آخِرَتِ مِيں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دُوزخ سے بچا۔

پھر نماز ختم كَرْنِي كِي لِيے پہلے دائیں كِنْدْھِي كِي طَرَفِ مِنْہ كَر كِي اَلْسَلَامُ عَلَيْكُمْ وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ كِهِيے اُور اِسِي طَرَحِ بَا سِيں طَرَفِ۔ اب نماز ختم ہوئی۔ (مراتی الفلاح معہ حاشیہ الطحاوی، ص ۲۷۸۔ نغیة المستملی ص ۲۶۱)

اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق ہے

مذکورہ نماز کا طریقہ امام یا تنہا مرد کا ہے۔ اسلامی بہنیں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں اور چادر سے باہر نہ نکالیں۔ (الہدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۳۶)

قیام میں الٹنی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اسکے اوپر سیدھی ہتھیلی رکھیں۔ رکوع میں تھوڑا جھکیں یعنی اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیں اور گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۷۴)

سجدہ ہنٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں۔

(الہدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۶۷)

اوردونوں پاؤں پیچھے نکال دیں اور قعدے میں دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں اور الٹنی سرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور الٹا ہاتھ الٹنی ران کے بیچ میں رکھیں۔ باقی سب طریقہ اسی طرح ہے۔

(الہدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۷۲)

دونوں متوجہ ہوں!

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے دیئے ہوئے اس طریقہ نماز میں بعض باتیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر جھٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سنت مؤکدہ ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنا لینا گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۶۶ مدینۃ المرشد بریلی)

”یا اللہ“ کے چھ حروف کی نسبت سے نماز کی 6 شرائط

(۱) طہارت

نمازی کا بدن لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔

(مرآتی الفلاح مع حاشیۃ الطحاوی، ص ۲۰۷)

(۲) ستر عورت

(۱) مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کے لئے

ان پانچ اعضاء: منہ کی نکلی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے البتہ اگر

دونوں ہاتھ (گٹھوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مفتی یہ قول پر نماز دُرُست ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۹۳)

(۲) اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں مٹھپانا فرض ہے نظر آئے یا جلد کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۵۸)

(۳) آج کل باریک کپڑوں کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پاجامہ پہننا جس سے ران یا بستر کا کوئی حصہ چمکتا ہو علاوہ نماز کے بھی پہننا حرام ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۴) ڈپیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چمکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عُضُو کی بَیْت (ہے۔ اٹ) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچہ نماز ہو جائیگی مگر اُس عُضُو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۰۳)

ایسا لباس لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے اور عورتوں کے لئے بدرجہ اولیٰ مُمانعت۔

(بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۵) بعض خواتین مکمل وغیرہ کی باریک چادر نماز میں اُڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اعضاء کا رنگ نظر آتا ہے ایسے لباس میں بھی نماز نہیں ہوتی۔

(۳) استقبال قبلہ

یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا۔

(۱) نمازی نے بلا عذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین بار ”سُبْحٰنَ اللّٰہ“ کہنے کے وقفہ سے پہلے واپس قبلہ رُخ ہو گیا تو فاسد نہ ہوئی۔

(البحر الرائق، ج ۱، ص ۴۹۷)

(۲) اگر صرف منہ قبلہ سے پھر تو واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے اور نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۲۲ کراچی)

(۳) اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تَحْوِی (ت۔ ح۔ ری) کیجئے یعنی سوچئے اور چدھر قبلہ ہونا دل پر تجھے اُدھر ہی رُخ کر لیجئے آپ کے حق میں وہی

قبلہ ہے۔ (المہدیۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۳۶)

(۴) تَحْوِی کر کے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، نماز ہوگئی لوٹانے کی حاجت نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۶۳)

(۵) ایک شخص تَحْوِی کر کے (سوچ کر) نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اسی سمت نماز پڑھے گا تو نہیں ہوگی دوسرے کے لئے بھی تَحْوِی کرنے کا حکم ہے۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۳۳)

(۴) وقت

یعنی جو نماز پڑھنی ہے اُس کا وقت ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج کی نماز عصر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے اگر وقت عصر شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۲۲)

(۱) عموماً مساجد میں نظام الاوقات کے نقشے آویزاں ہوتے ہیں ان میں جو مستند توقيت داں (تو۔ قیبت۔ داں) کے مرتب کردہ اور علمائے اہلسنت کے مُصَدِّقہ ہوں ان سے نمازوں کے اوقات معلوم کرنے میں سہولت رہتی ہے۔

(۲) اسلامی بہنوں کے لئے اول وقت میں نماز فجر ادا کرنا مُسْتَحَب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے پھر پڑھیں۔ (دُرِّ مختار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۳۰)

تین اوقات مکروہہ

(۱) طُلُوعِ آفتاب سے لے کر بیس منٹ بعد تک۔

(۲) غُرُوبِ آفتاب سے بیس منٹ پہلے۔

(۳) نِصْفُ النَّہَارِ یعنی صُحُورِ کُبْرٰی سے لے کر زوالِ آفتاب تک۔

ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا۔ ہاں اگر اس دن کی نماز عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شروع ہو گیا تو پڑھ لے البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔

(دُرِّ مختار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۰۔ بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۲۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

دوران نماز مکروہ وقت داخل ہو جائے تو؟

غروب آفتاب سے کم سے کم ۲۰ منٹ قبل نماز عصر کا سلام پھر جانا چاہئے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”نماز عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقت کراہت سے پہلے پہلے ختم ہو جائے۔“ (فتاویٰ رضویہ

شریف جدید، ج ۵، ص ۱۵۶)

پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز میں تطویل کی (یعنی طول دیا) کہ وقت کراہت وسط نماز میں آ گیا جب بھی اس پر اعتراض

نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۵، ص ۱۳۹)

(۵) نیت

نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔ (حاشیہ الطحطاوی، ص ۲۱۵ کراچی)

(۱) زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نیت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۶۵)

عربی میں کہنا بھی ضروری نہیں اردو وغیرہ کسی بھی زبان میں کہہ سکتے ہیں۔ (مُلَخَّصٌ از دُرِّ مَخْتَارِ مَعْرِزُ الْمُخْتَارِ، ج ۲، ص ۱۱۳)

(۲) نیت میں زبان سے کہنے کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کی نیت ہو اور زبان سے لفظِ عصر نکلتا تب بھی ظہر کی نماز

ہوگی۔ (دُرِّ مَخْتَارِ مَعْرِزُ الْمُخْتَارِ، ج ۲، ص ۱۱۲)

(۳) نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتا دے۔ اگر حالت ایسی ہے

کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوئی۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۶۵)

(۴) فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔

(دُرِّ مَخْتَارِ مَعْرِزُ الْمُخْتَارِ، ج ۲، ص ۱۱۶)

(۵) اَصَحُّ (یعنی دُرِّسْتِ تَرِیْنِ) یہ ہے کہ نفل، سنت اور تراویح میں مُطْلَقِ نَمَازِ كِي نِيْتِ كَافِي هِيَ مَكْرَاهِيْتًا يَهِيَ كَه تَرَاوِيْحِ

مِيں تَرَاوِيْحِ يَاسُنَّتِ وَوَقْتِ كِي نِيْتِ كَرِيْ اَوْرَبَاقِي سُنَّتُوں مِيں سُنَّتِ يَاسِرْكَارِ مَدِيْنَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كِي مُتَابَعَتِ

(یعنی پیروی) كِي نِيْتِ كَرِيْ، اِس لِيْئِهٖ كِه بَعْضِ مَشَايِخِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ مِيں مُطْلَقِ نَمَازِ كِي نِيْتِ كَوْنًا كَافِي قَرَارِ دِيْتِهٖ

هِيَ۔ (مَدِيَّةُ الْمَصْلِيِّ مَعْرِزِيَّةُ الْمُسْتَمْلِي، ص ۲۳۵)

(۶) نَمَازِ نَفْلِ مِيں مُطْلَقِ نَمَازِ كِي نِيْتِ كَافِي هِيَ اَكْرَهٌ لِنَفْلِ نِيْتِ مِيں نَهْ هُو۔ (دُرِّ مَخْتَارِ مَعْرِزُ الْمُخْتَارِ، ج ۲، ص ۱۶۶)

(۷) يَهِيَ نِيْتِ كِه مَنَهٗ مِيْرَاقِبَلَهٗ شَرِيْفِ كِي طَرَفِ هِيَ شَرْطِ نَهِيں۔ (اَيْضًا)

(۸) اِجْتِهَادِ مِيں مُتَقَدِّمِي كَا اِس طَرَحِ نِيْتِ كَرْنَا بَهِي جَائِزِ هِيَ كِه جُو نَمَازِ اِمَامِ كِي هِيَ وَهِيَ نَمَازِ مِيْرِي هِيَ۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۶۶)

(۹) نَمَازِ جَنَازَهٗ كِي نِيْتِ يَهِيَ، ”نَمَازِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كِه لِيْئِهٖ اَوْرُوْا اِس مَپِيْثِ كِلِيْئِهٖ“۔

(دُرِّ مَخْتَارِ مَعْرِزُ الْمُخْتَارِ، ج ۲، ص ۱۲۶)

(۱۰) وَاِجْبِ مِيں وَاِجْبِ كِي نِيْتِ كَرْنَا ضَرُوْرِي هِيَ اَوْرَا سِيْ مَعْنِيْنِ بَهِي كِيْجِيْ مَثَلًا عِيْدُ الْفِطْرِ، عِيْدُ الْاَضْحٰى قَدْ رُنَمَازِ يَعْدِ

طواف (واجب الطواف) یا وہ نفل نماز جس کو جان بوجھ کر فاسد کیا ہو کہ اُس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے۔

(حاشیہ الطحاوی، ص ۲۲۲)

(۱۱) سجدہ شکر اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدہ شکر کرتا ہوں۔

(الدر المختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۱۲۰)

(۱۲) سجدہ سہو میں بھی ”صاحب نہر الفائق“ کے نزدیک نیت ضروری ہے (ایضاً)

یعنی اُس وقت دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدہ سہو کرتا ہوں۔

(۶) تکبیر تحریمہ

یعنی نماز کو ”اللہ اکبر“ کہہ کر شروع کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۶۸)

”بسم اللہ“ کے سات حروف کی نسبت سے نماز کے ۷ فرائض

(۱) تکبیر تحریمہ

(۲) قیام

(۳) قراءت

(۴) رکوع

(۵) سجود

(۶) قعدہ اخیرہ

(۷) خُزُونٌ بِصُنْعِهِ۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۵۳ تا ۲۸۶)

(۱) تکبیر تحریمہ

درحقیقت تکبیر تحریمہ (یعنی تکبیر اولی) شرائط نماز میں سے ہے مگر نماز کے افعال سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے اسے نماز کے فرائض سے بھی شمار کیا گیا ہے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۵۳)

(۱) مقتدی نے تکبیر تحریمہ کا لفظ ”اللہ“ امام کے ساتھ کہا مگر ”اکبر“ امام سے پہلے ختم کر لیا تو نماز نہ ہوگی۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۶۸)

(۲) امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اُس وقت ختم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے نماز نہ ہوگی۔ (خلاصۃ الفتاویٰ، ج ۱، ص ۸۳) (ایسے موقع پر قاعدے کے مطابق پہلے کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہہ لیجئے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کیجئے، امام کے ساتھ اگر رکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی تو رکعت مل گئی اگر آپ کے رکوع میں داخل

ہونے سے قبل امام کھڑا ہو گیا تو رکعت نہ ملی۔

(۳) جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو گئی ہو اُس پر تلفظ لازم نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔ (تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۱۰۹)

(۴) لفظ اللہ کو ”اللہ“ یا اکبر کو اکبر یا ”اکبار“ کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنی فاسدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافر ہے۔ (دُرِّ مختار معرَدُ المختار، ج ۲، ص ۱۷۷)

نمازیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں پیچھے آواز پہنچانے والے مکملوں کی اکثریت علم کی کمی کے باعث آج کل ”اکبر“ کو ”اکبار“ کہتی سنائی دیتی ہے۔ اس طرح ان کی اپنی نماز بھی ٹوٹی اور ان کی آواز پر جو لوگ انتقالات کرتے یعنی نماز کے ارکان ادا کرتے ہیں ان کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ لہذا بغیر سیکھے کبھی مُکبّر نہیں بنا چاہئے۔

(۵) پہلی رکعت کا رکوع مل گیا تو تکبیر اُوٹی کی فضیلت پا گیا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۶۹)

(۲) قیام

(۱) کمی کی جانب قیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔

(دُرِّ مختار معرَدُ المختار، ج ۲، ص ۱۶۳)

(۲) قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءت ہے۔ بھدّٰ ر قراءت فرض قیام بھی فرض، بھدّٰ ر واجب واجب، اور بھدّٰ ر سنّت سنّت۔ (اینها)

(۳) فرض، وتر، عیدین اور سنّت فجر میں قیام فرض ہے۔ اگر بلا عذر صحیح کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔ (اینها)

(۴) کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اُس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یوں کھڑا ہو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں لہتا ہوگا یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۵۸)

(۵) اگر عَصَا (یا بیساکھی) خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا ممکن ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔

(غنیۃ المستملی، ص ۲۵۸)

(۶) اگر صرف اتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے

اور اب کھڑا رہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۵۹)

خبردار

بعض لوگ معمولی سی تکلیف (یا زخم) کی وجہ سے فرض نمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں وہ اس حکم شرعی پر غور فرمائیں، جتنی نمازیں قدرتِ قیام کے باوجود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فرض ہے۔ اسی طرح ویسے ہی کھڑے نہ رہ سکتے تھے مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑے ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتے رہے تو ان کی بھی نمازیں نہ ہوئیں ان کا لوٹانا فرض ہے (مخلص از بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۶۴)

عورتوں کیلئے بھی یہی حکم ہے یہ بھی بغیر شرعی اجازت کے بیٹھ کر نمازیں نہیں پڑھ سکتیں۔

بعض مساجد میں گرسیوں کا انتظام بھی ہوتا ہے بعض بوڑھے وغیرہ ان پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھتے ہیں حالانکہ چل کر آئے ہوتے ہیں، نماز کے بعد کھڑے کھڑے بات چیت بھی کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر بغیر اجازت شرعی بیٹھ کر نمازیں پڑھیں گے تو ان کی نمازیں نہ ہوں گی۔

(۸) کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رحمت عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف (یعنی آدھا ثواب) ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۲۵۳)

البتہ عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

(بہار شریعت، ج ۴، ص ۷۷ امیدۃ المرشد بریلی شریف)

(۳) قراءت

(۱) قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروفِ مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز (نمایاں) ہو جائے (عالمگیری، ج ۱، ص ۶۹)

(۲) آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ خود سن لے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۷۱)

(۳) اگر حروف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رکاوٹ مثلاً شور و غل یا ٹھنل سماعت (یعنی اونچا سننے کا

مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۶۹)

(۴) اگرچہ خود سننا ضروری ہے مگر یہ بھی احتیاط رہے کہ سبزی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھئے۔

(۵) نماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا مقدر کیا ہے اس سے بھی یہی مراد ہے کہ کم از کم اتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے یا جانور ذبح کرنے کے لئے اللہ عزوجل کا نام لینے میں اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے۔ (ایضاً)

دُرد شریف وغیرہ اور اد پڑھتے ہوئے بھی کم از کم اتنی آواز ہونی چاہئے کہ خود سن سکے جیسی پڑھنا کہلائے گا۔

(۶) مُطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وِتر، سُنُّن اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و مُنفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیہ الطحاوی، ص ۲۲۶)

(۷) مُقتدی کو نماز میں قراءت جائز نہیں نہ سورۃ الفاتحہ نہ آیت۔ نہ سبزی (یعنی آہستہ قراءت والی) نماز میں نہ چھری (یعنی بلند آواز سے قراءت والی) نماز میں۔ امام کی قراءت مُقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیہ الطحاوی، ص ۲۲۷)

(۸) فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسد ہوگی۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۶۹)

(۹) فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے، اس لئے کہ خزیمیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ (دُرِّ مختار معہ رُذِّ المختار، ج ۱، ص ۳۶۳)

آج کل کے اکثر مُخَظَّظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے۔ **يَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ** کے سوا کسی لفظ کا پتا نہیں چلتا نہ تصحیح حُرُوف ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر ثقا خر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے! حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام اور سخت حرام ہے۔

(بہارِ شریعت، ج ۳، ص ۸۶، ۸۷ مدینہ المرشد بریلی شریف)

حروف کی صحیح ادائیگی ضروری ہے

اکثر لوگ ”طت، س، ص، ث، اء، ح اور ض، ذظ“ میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُرُوف بدل جانے سے اگر معنی

فاسد ہو گئے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۱۰۸ مکتبہ رضویہ کراچی)

مثلاً جس نے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ میں ”عظیم“ کو ”عزیم“ (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہذا جس سے ”عظیم“ صحیح ادا نہ ہو وہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْكَرِيمِ“ پڑھے۔ (قانون شریعت، حصہ اول، ص ۱۱۹)

خبردار! خبردار! خبردار!

جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر مشق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ اس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو۔ اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ (ملخص از بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۱۱۶)

جس نے رات دن کوشش کی مگر سیکھنے میں ناکام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح حروف ادا ہوتے ہی نہیں اس کے لئے لازمی ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشش کرے اور زمانہ کوشش میں وہ معذور ہے اس کی اپنی نماز ہو جائے گی مگر صحیح پڑھنے والوں کی امامت ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں جو حروف اس کے اپنے غلط ہیں وہی دوسروں کے بھی غلط ہوں تو زمانہ کوشش میں ایسوں کی امامت کر سکتا ہے۔ اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اس کی نماز ہی نہیں ہوتی تو دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی! (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۶، ص ۲۵۴)

مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے قرأت کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا۔ واقعی وہ مسلمان بڑا بد نصیب ہے جو دُرست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے بے شمار مدارس بنام ”مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ“ قائم ہیں ان میں مَدَنِي مَتَوْنَ اور مَدَنِي مَتَوْنَ کی قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز بالغان کو عموماً بعد نمازِ عشاء حروف کی صحیح ادائیگی کیساتھ ساتھ سنتوں کی تربیت دی جاتی ہے۔ کاش! تعلیم قرآن کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش! ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیم قرآن کی بہار آ جائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہو جائے

تلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے

(۳) رُكُوع

ایتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائے یہ رُكُوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (دُرِّ مختار معہ رُكُوعِ المختار، ج ۲، ص ۱۶۶)

اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ (حاشیۃ الطحاوی، ص ۲۲۹)

سلطانِ مکہ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، اللہ عزوجل بندہ کی اُس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رُكُوع و سُجُود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۶۱۷، حدیث ۱۰۸۰۳)

(۵) سُجُود

(۱) سلطانِ مکہ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں نچے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔

(صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۹۳)

(۲) ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔ (دُرِّ مختار معہ رُكُوعِ المختار، ج ۲، ص ۱۶۷)

(۳) سجدے میں پیشانی جتنا ضروری ہے۔ جننے کے معنی یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ

پیشانی نہ جھی تو سجدہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۰)

(۴) کسی نرم چیز مثلاً گھاس (جیسا کہ باغ کی ہریالی) رُوئی یا قالین (CARPET) وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی

یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۱۱۷)

(۵) آج کل مساجد میں کارپیٹ (CARPET) بچھانے کا رواج پڑ گیا ہے (بلکہ بعض جگہ تو کارپیٹ کے نیچے مزید فوم بھی

بچھا دیتے ہیں) کارپیٹ پر سجدہ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا ہے کہ پیشانی اچھی طرح جم جائے ورنہ نماز نہ ہو

گی۔ اور ناک کی ہڈی نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہوگی۔ (ملخص از بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۷۱)

(۶) کمائی دار (یعنی اسپرنگ والے) گدے پر پیشانی خوب نہیں جھتی لہذا نماز نہ ہوگی۔ (ایضاً)

کارپیٹ کے نقصانات

کارپیٹ سے ایک تو سجدے میں دشواری ہوتی ہے، مزید صحیح معنوں میں اس کی صفائی نہیں ہو پاتی لہذا اذہول وغیرہ جمع ہوتی اور جراثیم پرورش پاتے ہیں، سجدہ میں سانس کے ذریعہ جراثیم، گرد وغیرہ اندر داخل ہو جاتے ہیں، کارپیٹ کا رُواں پھیپھڑوں میں جا کر چپک جانے کی صورت میں معاذ اللہ عزوجل کینسر کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ بسا اوقات بچے کارپیٹ پر قے یا پیشاب وغیرہ کر ڈالتے، ہلٹیاں گندگی کرتیں، چوہے اور چھپکلیاں میٹگنیاں کرتے ہیں۔ کارپیٹ ناپاک ہو جانے کی صورت میں عموماً پاک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی جاتی۔ کاش! کارپیٹ بچھانے کا رواج ہی ختم ہو جائے۔

ناپاک کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کارپیٹ کا ناپاک حصہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ ٹپکنا موقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکائیے حتیٰ کہ ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب ٹپکنا بند ہو جائے گا تو پاک ہو جائے گا۔ پختائی، جوتا اور مٹی کا وہ برتن وغیرہ جس میں پانی جذب ہو جاتا ہو اسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مثلاً دریا، نہر یا ٹونٹی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچہ پیشاب کر دے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچے یا بچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت، حصہ ۲ کا مطالعہ فرمائیے۔)

(۶) قعدہِ اخیرہ

یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تَشَهُد (یعنی پوری اَلتَّحِيَّات) رَسُوْلُهُ تک پڑھ لی جائے فرض ہے (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۰)

چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت (رکعت - عت) کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت مزید ملالے

(غنیۃ المستملی، ص ۲۸۴)

(۷) خُرُوجِ بَضْنَعِهِ

یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً (یعنی اراداً) کرنا جو نماز سے باہر کر دے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعداء ہوگی۔ اور اگر بلا قصد کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔
(غنیۃ المستملی، ص ۲۸۶)

”قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا“

کے تیس حروف کی نسبت سے تقریباً 30 واجبات

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا۔

(۲) فرضوں کی تیسری اور چوتھی رُکعت (رُکعت - عت) کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رُکعت میں الحمد شریف پڑھنا، سورت ملانا یا قرآن پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔

(۳) الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا۔

(۴) الحمد شریف اور سورت کے درمیان ”امین“ اور ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا۔
(۵) قراءت کے فوراً بعد رُکوع کرنا۔

(۶) ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا۔

(۷) تعدیل ارکان یعنی رُکوع، سُجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار ”سُبْحٰنَ اللّٰهِ“ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

(۸) قومہ یعنی رُکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (بعض لوگ کمر سیدھی نہیں کرتے اس طرح ان کا واجب چھوٹ جاتا ہے)

(۹) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہوگی)

(۱۰) قعدہ اولیٰ واجب ہے اگرچہ نماز نفل ہو (دراصل دو نفل کا ہر قعدہ، ”قعدہ اخیرہ“ ہے اور فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رُکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے)۔

(بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۵۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

اگر نفل کی تیسری رُکعت کا سجدہ کر لیا تو چار پوری کر کے سجدہ سہو کرے، سجدہ سہو اس لئے واجب ہوا کہ اگرچہ نفل میں ہر دو رُکعت کے بعد قعدہ فرض ہے مگر ”تیسری یا پانچویں (علیٰ هذا القیاس)

رُکعت کا سجدہ کرنے کے بعد قعدہ اولیٰ فرض کے بجائے واجب ہو گیا (مخلصاً طحاوی، ص ۴۶۶)

(۱۱) فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ میں تَشْهَد (یعنی اَلتَّحِيَّات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا۔

(۱۲) دونوں قعدوں میں ”تَشْهَد“ مکمل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدہ سُنْہُو واجب ہوگا۔

(۱۳) فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں تَشْهَد کے بعد اگر بے خیالی میں ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ يَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا“ کہہ لیا تو سجدہ سُنْہُو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے۔ (در المختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۶۹)

(۱۴) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ ”اَلسَّلَامُ“ دونوں بار واجب ہے۔ لفظ ”عَلَيْكُمْ“ واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔

(۱۵) وتر میں تکبیرِ ثنوت کہنا۔

(۱۶) وتر میں دُعَاے ثنوت پڑھنا۔

(۱۷) عیدین کی چھ تکبیریں۔

(۱۸) عیدین میں دوسری رُکعت کی تکبیرِ رُکوع اور اس تکبیر کیلئے لفظ ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ ہونا۔

(۱۹) ”جہری نماز“ مثلاً مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رُکعت اور فجرِ مُتَّعِدِ عیدین، تراویح اور رَمَہَان شریف کے وتر کی ہر رُکعت میں امام کو جہر (یعنی اتنی بلند آواز کہ کم از کم تین آدمی سُن سکیں) سے قراءت کرنا۔

(۲۰) غیر جہری نماز (مثلاً ظہر و عصر) میں آہستہ قراءت کرنا۔

(۲۱) ہر فرض و واجب کا اُس کی جگہ ہونا۔

(۲۲) رُکوع ہر رُکعت میں ایک ہی بار کرنا۔

(۲۳) سجدہ ہر رُکعت میں دو ہی بار کرنا۔

(۲۴) دوسری رُکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔

(۲۵) چار رُکعت والی نماز میں تیسری رُکعت پر قعدہ نہ کرنا۔

(۲۶) آیتِ سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تِلَاوَت کرنا۔

(۲۷) سجدہ سُنْہُو واجب ہوا ہو تو سجدہ سُنْہُو کرنا۔

(۲۸) دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قَدْر (یعنی تین بار ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا

(۲۹) امام جب قراءت کرے خواہ بلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے مقتدی کا چُپ رہنا۔

(۳۰) قراءت کے سوا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

(درالمختار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۸۱، عالمگیری، ج ۱، ص ۷۱)

نماز کی تقریباً 96 سنّتیں

تکبیر تحریمہ کی سنّتیں

(۱) تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا۔

(۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر (Normal) چھوڑنا، یعنی نہ بالکل ملائے نہ ان میں شتا و پیدا کیجئے۔

(۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کا پیٹ قبلہ رُو ہونا۔

(۴) تکبیر کے وقت سر نہ جھکانا۔

(۵) تکبیر شروع کرنے سے پہلے ہی دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھالینا۔

(۶) تکبیر قنوت اور۔

(۷) تکبیراتِ عیدین میں بھی یہی سنّتیں ہیں (درالمختار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۰۸)

(۸) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر

(۹) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور

(۱۰) سلام کہنا (حاجت سے زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے) (درالمختار، ج ۲، ص ۲۰۸)

(۱۱) تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا سنّت ہے (بعض لوگ تکبیر اُوئی کے بعد ہاتھ لٹکا دیتے ہیں یا کہنیاں پیچھے کی طرف ٹھلانے کے

بعد ہاتھ باندھتے ہیں انکا یہ فعل سنّت سے ہٹ کر ہے) (درالمختار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۲۹)

قیام کی سنّتیں

(۱۲) مردناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اُلٹے ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر، جھننگلیا اور اُنگوٹھا کلائی کے اُگل بغل اور باقی

انگلیاں ہاتھ کی کلائی کی پشت پر رکھے (غنیۃ المستملی، ص ۲۹۴)

(۱۳) پہلے ثناء

(۱۴) پھر تَعَوُّذُ (ت۔ عُوذُ۔ وَز) یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا۔

(۱۵) پھر تَسْمِيَةٌ (تس۔ م۔ یہ) یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔

(۱۶) ان تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنا۔

(۱۷) ان سب کو آہستہ پڑھنا (در المختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۱۰)

(۱۸) امین کہنا۔

(۱۹) اس کو بھی آہستہ کہنا۔

(۲۰) تکبیر اولیٰ کے فوراً بعد ختاء پڑھنا (ایضاً)

(نماز میں تَعَوُّذ و تَسْمِيَه قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں لہذا تَعَوُّذ و تَسْمِيَه بھی مقتدی کیلئے سنت نہیں۔ ہاں جس

مقتدی کی کوئی رکعت فوت ہوگئی ہو وہ اپنی باقی رکعت ادا کرتے وقت ان دونوں کو پڑھے) (ہدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۵۳)

(۲۱) تَعَوُّذِ صِرْف پہلی رکعت میں ہے اور۔

(۲۲) تَسْمِيَه ہر رکعت کے شروع میں سنت ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۴)

رُكُوعِ كِى سُنْتِيں

(۲۳) رُكُوعِ كِىلِى اللّٰهُ اَكْبَرُ كِهْنَا۔ (الھدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۵۷)

(۲۴) رُكُوعِ كِىں تِن بَار سُبْحٰنَ رَبِّى الْعَظِيْمُ كِهْنَا۔

(۲۵) مَرْد كَا كُهْنُوں كُو ہَاتھ سِى پِكڑنا اور۔

(۲۶) اُنْكِيَاں خُوب كُهْلِي رَكْنَا۔

(۲۷) رُكُوعِ كِىں نَانْكِيں سِيْدِي رَكْنَا (بعض لوگ كِمَان كِى طَرَح نِيْزِي كِر لِيْتِى ہِيں يِى مَكْرُوہ ہِى)۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۴)

(۲۸) رُكُوعِ كِىں پِيْٹھِ اچھِي طَرَح بچھِي ہُوچِي كِه اگَر پَانِي كَا پِيَالِہ پِيْٹھِ پَر رَكھ دِيَا جَانِى تُو ٹھہر جَانِى۔

(مراتی الفلاح مع حاشیہ الطحاوی، ص ۲۶۶)

(۲۹) رُكُوعِ كِىں سَر اُو نچانچانہ ہو پِيْٹھِ كِى سِيْدِي كِىں ہو۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ”اس كِى نمازنا

كافي ہِى (يعنى كمال نهيں) جو رُكُوعِ كِىں پِيْٹھِ سِيْدِي نهيں كرتا“۔

(السنن الكبری، ج ۲، ص ۱۲۶ دارالكتب العلمیہ بیروت)

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، ”رُكُوعِ كِىں پِيْٹھِ كُو پورا كِر و كِه خداعزَّ وَ جَل كِى قِسم! كِىں تھم كِىں اپنے پِيْچھے

سِى دِيكھتا ہوں“۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص ۱۸۰)

(۳۰) بہتر يِى ہِى كِه اللّٰهُ اَكْبَرُ كِهْنَا ہُو اُو رُكُوعِ كِىں جَانِى لِيَعْنِي جب رُكُوعِ كِىلِى كھكنا شروع كِرے اور ختم رُكُوعِ كِىں پَر تكبیر ختم كِرے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۶۹)

اس مسافت کو پورا کرنے کیلئے لفظ اللہ کی لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۷۲)

اگر اللہ یا اکبر یا اکبار کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (در المختار مع رد المحتار، ج ۱، ص ۲۳۲)

قومہ کی سنتیں

(۳۱) رُکوع سے جب اٹھیں تو ہاتھ لٹکا دیجئے۔

(۳۲) رُکوع سے اٹھنے میں امام کیلئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا۔

(۳۳) مقتدی کیلئے اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا۔

(۳۴) مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کیلئے دونوں کہنا سنت ہے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی

ہے مگر ”رَبَّنَا“ کے بعد ”و“ ہونا بہتر ہے ”اللّٰهُمَّ“ ہونا اس سے بہتر، اور دونوں ہونا اور زیادہ بہتر ہے۔ یعنی اللّٰهُمَّ رَبَّنَا

وَلَكَ الْحَمْدُ کہئے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۱۰)

(۳۵) مُنْفَرِد (مُن۔ ف۔ رد) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا رُکوع سے اٹھے جب سیدھا کھڑا ہو چکے تو اب اللّٰهُمَّ

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہئے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۲)

سجدے کی سنتیں

(۳۶) سجدے میں جانے کیلئے اور

(۳۷) سجدے سے اٹھنے کیلئے اللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا۔ (الهدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۶۱)

(۳۸) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کہنا۔ (ایضاً)

(۳۹) سجدے میں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا۔

(۴۰) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رُخ رکھنا۔

(۴۱) سجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے پھر

(۴۲) ہاتھ پھر

(۴۳) ناک پھر

(۴۴) پیشانی رکھنا۔

(۴۵) جب سجدے سے اٹھیں تو اسکا اَلٹ کرنا یعنی

(۳۶) پہلے پیشانی پھر

(۳۷) ناک پھر

(۳۸) ہاتھ پھر

(۳۹) گھٹنے اٹھانا۔

(۵۰) مرد کیلئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے اور

(۵۱) رائیں پیٹ سے جدا ہوں۔ (الھدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۶۶)

(۵۲) کلائیوں زمین پر نہ بچھائیے ہاں جب صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے جدا نہ رکھے۔

(ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۵۷)

(۵۳) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ اس طرح زمین پر لگائیے کہ دسوں انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔

(الھدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۶۷)

جلسہ کی سنتیں

(۵۴) دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا سے جلسہ کہتے ہیں۔

(۵۵) جلسہ میں سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر اُس پر بیٹھنا۔

(۵۶) سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا۔

(۵۷) دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ (تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۱۱۱)

دوسری رکعت کیلئے اٹھنے کی سنتیں

(۵۸) جب دونوں سجدے کر لیں تو دوسری رکعت کیلئے پنجوں کے بل،

(۵۹) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا سنت ہے۔ ہاں کمزوری یا پاؤں میں تکلیف وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ

رکھ کر کھڑے ہونے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۶۲)

فعدہ کی سنتیں

(۶۰) مرد کا دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر بایاں پاؤں بچھا کر

(۶۱) دونوں سر زمین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور

(۶۲) سیدھا قدم کھڑا رکھنا۔

(۶۳) سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا (الھدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۷۵)

(۶۴) سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور

(۶۵) اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران پر رکھنا

(۶۶) اُنگلیاں اپنی حالت پر یعنی (NORMAD) چھوڑنا کہ نہ زیادہ گھمٹی ہوئیں نہ بالکل ملی ہوئیں (ایضاً)

(۶۷) اُنگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہئے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۶۵)

(۶۸) اَلتَّحِيَّات میں شہادت پر اشارہ کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چھٹنگلیا اور پاس والی کو بند کر لیجئے، اُنگوٹھے اور بیچ

والی کا حلقہ باندھئے اور (”لا“ پر کلمہ کی اُنگلی اٹھائیے اس کو ادھر ادھر مت ہلایئے اور ”الا“ پر رکھ دیجئے اور سب اُنگلیاں سیدھی کر

لیجئے)۔ (رد المختار، ج ۲، ص ۲۶۶)

(۶۹) دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھئے جس طرح پہلے میں بیٹھے تھے اور تَشَهُد بھی پڑھئے۔

(۷۰) تَشَهُد کے بعد دُرُود شریف پڑھئے (الھدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۷۲) دُرُود ابراہیم پڑھنا افضل ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۸۵)

(۷۱) نوافل اور سنتِ غیر مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں بھی تَشَهُد کے بعد دُرُود شریف پڑھنا سنت ہے۔

(رد المختار، ج ۲، ص ۲۸۲، غنیۃ المستملی، ص ۳۲۲)

(۷۲) دُرُود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۸۳)

سلام پھیرنے کی سنتیں

(۷۳) ان الفاظ کے ساتھ دوبار سلام پھیرنا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

(۷۴) پہلے سیدھی طرف، پھر

(۷۵) اُلٹی طرف منہ پھیرنا۔

(۷۶) امام کیلئے دونوں سلام بلند آواز سے کہنا سنت ہے مگر دوسرا پہلے کی نسبت کم آواز سے کہے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۷۶)

(۷۷) پہلی بار کے سلام میں ”سلام“ کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا اگرچہ علیکم نہ کہا ہو اس وقت اگر کوئی شریک

جماعت ہو تو اقتداء صحیح نہ ہوئی ہاں اگر سلام کے بعد امام نے سجدہ سہو کیا بشرطیکہ اس پر سجدہ سہو ہو تو اقتداء صحیح ہو گئی۔

(۷۸) امام داہنے سلام میں خطاب سے اُن مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت نہ کرے اگرچہ شریک جماعت ہوں نیز دونوں سلاموں میں کرانا کاتبین اور اُن ملائکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزّ و جل نے حفاظت کیلئے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے (ردالمحتار، ج ۱، ص ۳۵۲)

(۷۹) مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان ملائکہ کی نیت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور اگر امام اُسکے محاذی (یعنی ٹھیک سامنے کی سیدھ میں) ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور مُنفردِ صرف اُن فرشتوں ہی کی نیت کرے (ردالمحتار، ج ۱، ص ۳۵۶)

(۸۰) مقتدی کے تمام اِتِّقالات (یعنی زکوع، نچو دو وغیرہ) امام کے ساتھ ہونا۔

سلام پھیرنے کے بعد کی سنتیں

(۸۱) سلام کے بعد امام کیلئے سنت یہ ہے کہ دائیں یا بائیں طرف رُخ کر لے، دائیں طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف رُخ کر کے بھی بیٹھ سکتا ہے جبکہ آخری صف تک بھی کوئی اس کے سامنے (یعنی اس کے چہرے کی سیدھ میں) نماز نہ پڑھتا ہو۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۳۰)

(۸۲) مُنفردِ غیر رُخ بدلے اگر وہیں دُعائے مانگے تو جائز ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۷)

سنت بعدیہ کی سنتیں

(۸۳) جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہئے اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے اسی طرح بڑے بڑے اوراد و وظائف کی بھی اجازت نہیں۔

(غنیۃ المستملی، ص ۳۳۱۔ ردالمحتار، ج ۲، ص ۳۰۰)

(۸۴) (فرضوں کے بعد) قبل سنت مختصر دعاء پر قناعت چاہئے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائیگا۔

(بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۸۱ مدیۃ المرشد بریلی شریف)

(۸۵) سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اَصَح (یعنی دُرست ترین) یہی ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو منافی تحریمہ ہے۔ (تنویر الابصار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۵۸)

(۸۶) سنتیں وہیں نہ پڑھئے بلکہ دائیں بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھئے یا گھر جا کر ادا کیجئے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۷۷)

سنتیں پڑھنے کیلئے گھر جانے کی وجہ سے جو فصل (یعنی فاصلہ) ہو اُس میں حرج نہیں۔ جگہ بدلنے یا گھر جانے کیلئے نمازی کے آگے سے گزرتا یا اُس کی طرف اپنا چہرہ کرنا گناہ ہے اگر نکلنے کی جگہ نہ ملے تو وہ ہیں سنتیں پڑھ لیجئے۔

سنتوں کا ایک اہم مسئلہ

جو اسلامی بھائی سنتِ قبلیہ یا سنتِ بعدیہ پڑھ کر آمد و رفت اور بات چیت میں لگ جاتے ہیں وہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فتویٰ مبارک سے درس حاصل کریں پتا نچے ایک استفتاء کے جواب میں ارشاد ہے، ”سنتِ قبلیہ میں اولیٰ اول وقت ہے بشرطیکہ فرض و سنت کے درمیان کلام یا کوئی فعل منافی نماز نہ کرے، اور سنتِ بعدیہ میں مستحب فرضوں سے اتصال ہے مگر یہ کہ مکان پر آ کر پڑھے تو فصل (یعنی فاصلہ) میں حرج نہیں، لیکن اجنبی افعال سے فصل نہ چاہئے یہ فصل (فاصلہ) سنتِ قبلیہ و بعدیہ دونوں کے ثواب کو ساقط اور انہیں طریقہٴ مسنونہ سے خارج کرتا ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۵، ص ۱۳۹ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

آگے بیان کردہ 86 سنتوں میں ضمناً اسلامی بہنوں کیلئے بھی سنتیں ہیں
 اُن کیلئے ”عائشہ صدیقہ“ کے دس حروف کی نسبت سے 10 سنتیں

(۱) اسلامی بہن کے لئے تکبیر تحریر اور تکبیر قنوت میں سنت یہ ہے کہ کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔

(الهدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۳۶)

(۲) قیام میں عورت اور خُشعی (یعنی ہجو) اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اُس کی پشت پر سیدھی ہتھیلی رکھے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۹۴)

(۳) اسلامی بہن کیلئے رُکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور اُنگلیاں کشادہ نہ کرنا سنت ہے۔

(الهدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۲۵۸)

(۴) رُکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے فقط ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۴)

(۵) سمت کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے۔

(۶) پیٹ رانوں سے۔

(۷) رانیں پنڈلیوں سے اور۔

(۸) پنڈلیاں زمین سے ملا دے۔

(۹) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے اور

(۱۰) اُلٹی سُرین پر بیٹھے۔ (الهدایۃ مع فتح القدر، ج ۱، ص ۷۵)

”صدقہ یا رسول اللہ“ کے ۱۴ حروف کی نسبت سے نماز کے تقریباً ۱۴ مستحبات

(۱) تیت کے الفاظ زبان سے کہہ لینا (تنویر الابصار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۱۱۳)

جبکہ دل میں تیت حاضر ہو ورنہ تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

(۲) قیام میں دونوں ہنچوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۳)

(۳) قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ

(۴) رکوع میں دونوں قدموں کی پشت پر

(۵) سجدہ میں ناک کی طرف

(۶) قعدہ میں گود کی طرف

(۷) پہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور

(۸) دوسرے سلام میں اُلٹے کندھے کی طرف نظر کرنا۔ (تنویر الابصار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۱۴)

(۹) منفر دُکُورُکُوع اور سجدوں میں تین بار سے زیادہ (مگر طاق عدد مثلاً پانچ سات نو) تسبیح کہنا (رد المحتار، ج ۲، ص ۲۳۲)

(۱۰) ”حلیہ“ وغیرہ میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے ہے کہ امام کیلئے تسبیحات پانچ بار

کہنا مستحب ہے۔

(۱۱) جس کو کھانسی آئے اس کیلئے مستحب ہے کہ جب تک ممکن ہو نہ کھانے۔

(مراتی الفلاح مع حاشیۃ الطحاوی، ص ۲۷۷)

(۱۲) جماعی آئے تو منہ بند کئے رہے اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائیے۔ اگر اس طرح بھی نہ رُکے تو قیام میں

سیدھے ہاتھ کی پشت سے اور غیر قیام میں اُلٹے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانپ لیجئے۔ جماعی روکنے کا بہترین طریقہ یہ

ہے کہ دل میں خیال کیجئے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو جماعی کبھی نہیں آتی تھی۔

انہا ء اللہ عَزَّ وَجَلَّ فوراً رُک جائے گی۔ (مُلْتَمَسًا الدَّرَالْمُخْتَارَ مَعَ رَدِّ الْمُحْتَارِ، ج ۲، ص ۲۱۵)

(۱۳) جب مُکْتَبِرٌ حَیٌّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۷)

(۱۴) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔ (مراتی الفلاح مع حاشیۃ الطحاوی، ص ۳۷۱)

عمر بن عبد العزیز کا عمل

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں، ”حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ زمین ہی پر سجدہ کرتے یعنی سجدے کی جگہ مُصَلَّیٰ وغیرہ نہ بچھاتے۔ (احیاء العُلُوم، ج ۱، ص ۲۰۴)

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

حضرت سیدنا واہلہ بن اسْتَعْرَضِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہُضُور سر اپا نور، شاہ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پُسرور ہے، ”تم میں سے کوئی شخص جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جائے اپنی پیشانی (کی مٹی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اسکی پیشانی پر نماز کے سجدے کا نشان رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (مَجْمَعُ الزَّوَادِ، ج ۲، ص ۳۱۱، حدیث ۶۱۷۲ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورانِ نماز پیشانی سے مٹی چھوڑنا بہتر نہیں اور مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَكْبُر کے طور پر چھوڑنا گناہ ہے۔ اگر نماز کے بعد مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اس لئے مٹی لگی رہنے دی کہ لوگ نمازی سمجھیں یہ ریا کاری اور اس میں جھٹم کی حقاری ہے اگر کسی کو ریا کاری کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ نماز کے بعد پیشانی سے مٹی صاف کر لے۔

”بھائیو نماز کے مفسدات سیکھنا فرض ہے“

کے اُنٹیس حُرُوف کی نسبت سے نماز توڑنے والی 29 باتیں

(۱) بات کرنا۔ (الدُّرِّ الْمَحْتَارِ مَعْرَدِ الْمَحْتَارِ، ج ۲، ص ۴۴۵)

(۲) کسی کو سلام کرنا۔

(۳) سلام کا جواب دینا۔ (مِرَاتِي الْفَلَاحِ مَعْرَدِ حَاطِيَةِ الطَّحَاوِي، ص ۳۲۲)

(۴) چھینک کا جواب دینا (نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا تب بھی حَرَج نہیں اور اگر اُس

وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۹۸)

(۵) خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۹۹)

(۶) بری خبر (یا کسی کی موت کی خبر) سن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ کہنا (ایضاً)

(۷) اذان کا جواب دینا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۰)

(۸) اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا نام سن کر جواباً ”جَلَّ جَلَالُهُ“ کہنا (غنیۃ المستملی، ص ۴۲۰)

(۹) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر جواباً ذُرُود شریف پڑھنا مثلاً صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کہنا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۹۹) (اگر جل جلالہ یا صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جواب کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)

نماز میں رونا

(۱۰) درد یا مُصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ ”آہ“، ”اُوہ“، ”اُف“، ”تُف“ نکل گئے یا آواز سے رونے میں حرف پیدا ہو

گئے نماز فاسد ہوگئی۔ اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۱)

اگر نماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور ”ارے“، ”نعم“، ”ہاں“ زبان سے جاری ہو گیا تو کوئی حرج نہیں کہ یہ ٹُخُّوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش الحانی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹوٹ گئی۔

(در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۵۶)

نماز میں کھانسنے

(۱۱) مریض کی زبان سے بے اختیار آہ! اوہ نکلا نماز نہ ٹوٹی یوں ہی چھینک، جماہی، کھانسی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حروف

مجبوراً نکلے ہیں معاف ہیں۔ (در مختار، ج ۱، ص ۲۱۶)

(۱۲) پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ ہے اور اگر دو

حرف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نماز فاسد ہوگئی۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۲۷)

(۱۳) کھنکارنے میں جب دو حروف ظاہر ہوں جیسے اُخ تو مُفسد ہے۔ ہاں اگر عذریاً صحیح مقصد ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو

یا آواز صاف کرنے کیلئے ہو یا امام کو لقمہ دینا مقصود ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اس کو مسوچہ کرنا ہو ان ڈبھات کی بنا پر

کھانسنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۵۵)

دوران نماز دیکھ کر پڑھنا

(۱۴) مُصحف شریف سے یا کسی کاغذ سے یا محراب وغیرہ میں لکھا ہوا دیکھ کر قرآن شریف پڑھنا (ہاں اگر یاد پڑھ رہے ہیں

اور مُصحف شریف یا محراب وغیرہ پر صرف نظر ہے تو حرج نہیں، اگر کسی کاغذ وغیرہ پر آیات لکھی ہیں اسے دیکھا اور سمجھا مگر پڑھا نہیں اس میں

بھی کوئی مضائقہ نہیں) (رد المحتار، ج ۲، ص ۳۶۳)

(۱۵) اسلامی کتاب یا اسلامی مضمون دوران نماز جان بوجھ کر دیکھنا اور اراداً سمجھنا مکروہ ہے (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۱)

دنیوی مضمون ہو تو زیادہ کراہیت ہے، لہذا نماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون

یا گھڑی وغیرہ اس طرح رکھے کہ ان کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا ان پر رومال وغیرہ اڑھا دیجئے، نیز دوران نماز ستون

وغیرہ پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

عملِ کثیر کی تعریف

(۱۶) عملِ کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہونہ ہی اصلاح نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی عملِ کثیر ہے۔ اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے اور نماز فاسد نہ ہوگی۔

(درمختار معہ رد المحتار، ج ۲، ص ۳۶۳)

دورانِ نماز لباس پہننا

(۱۷) دورانِ نماز گرتا یا پاجامہ پہننا یا تہبند باندھنا (رد المحتار، ج ۲، ص ۳۶۵)

(۱۸) دورانِ نماز ستر گھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنا یا تین بار سُبْحَانَ اللہ کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا۔

(درمختار معہ رد المحتار، ج ۲، ص ۳۶۷)

نماز میں کچھ نگلنا

(۱۹) معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تیل بغیر چبائے نگل لیا۔ یا قطرہ منہ میں گرا اور نگل لیا (غنیۃ المبتلی، ص ۳۱۸)

(۲۰) نماز شروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ

تھی تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۳۱)

(۲۱) نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اجزائے منہ میں باقی نہیں صرف لعاب دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے اس

کے نکلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی (خُلاصۃ الفتاویٰ، ج ۱، ص ۱۲۷)

(۲۲) منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہوگئی (ایضاً)

(۲۳) دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نکلنے سے فاسد نہ ہوگی ورنہ ہو جائیگی (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۲)

(غلبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حلق میں مزہ محسوس ہو تو نماز فاسد ہوگئی، نماز توڑنے میں ذائقے کا اجبار ہے اور وضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہذا وضو

اُس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ ہو جائے اور اگر تھوک زرد ہے تو وضو باقی ہے)

دورانِ نماز قبلہ سے انحراف

(۲۴) بلا غلظتِ رینے کو سمتِ کعبہ سے ۴۵ درجہ یا اس سے زیادہ بکھیرنا مفسدِ نماز ہے، اگر غلظت سے ہو تو مفسد نہیں۔ مثلاً

حدّث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گُمان ہو اور منہ بکھیرا ہی تھا کہ گُمان کی غلظتی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ ہو اور نماز

فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار معہ رد المحتار، ج ۲، ص ۳۶۸)

نماز میں سانپ مارنا

(۲۵) سانپ بچھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ (غنیۃ المتملی، ص ۴۲۳) سانپ، بچھو کو مارنا اُس وقت مُباح ہے جبکہ سامنے سے گزریں اور ایذا دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۳)

(۲۶) پے در پے تین بال اُکھیڑے یا تین بھوسیں ماریں یا ایک ہی بھوس کو تین بار مارا نماز جاتی رہی اور اگر پے در پے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے (ایضاً)

نماز میں گھبانا

(۲۷) ایک رکن میں تین بار گھبانا سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ گھبنا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر گھبنا یا پھر ہٹا لیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ گھبانا کہا جائیگا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴، غنیۃ المتملی، ص ۴۲۳)

اللہ اکبر کہنے میں غلطیاں

(۲۸) تکبیراتِ انتقال میں اللہ اکبر کے اَلف کو دراز کیا یعنی اللہ یا اکبر کہا یا ”ب“ کے بعد اَلف بڑھایا یعنی ”اکبار“ کہا تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر تکبیر تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۱۷۷)

اکثر مُکبّر (یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پر زور سے تکبیریں کہہ کر آواز پہنچانے والے) یہ غلطیاں زیادہ کرتے ہیں اور یوں اپنی اور دوسروں کی نمازیں غارت کرتے ہیں۔ لہذا جوان احکام کو اچھی طرح نہ جانتا ہو اُسے مُکبّر نہیں بننا چاہئے۔

(۲۹) قراءت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(دُر مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۴۷۳)

”پکا نماز بلاشبہ جنت الفردوس کا حقدار ہے“

کے تینتیس حُرُوف کی نسبت سے نماز کے 33 مکروہات تحریمہ

(۱) داڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۲) کپڑا سمیٹنا۔ جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے سے اٹھا لیتے ہیں۔

(غنیۃ المتملی، ص ۳۳۷)

اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے میں حرج نہیں۔

کندھوں پر چادر لٹکانا

- (۳) سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سَر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۴۸۸)
- (۴) آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سر لپیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۱۶۵)
- (۵) دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (دُرِّ مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۴۹۰)

طبعی حاجت کی شدت

- (۶) پیشاب، پاخانہ یا ریح کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیجئے۔ اور اگر دوران نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہونگے۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۴۹۲)

نماز میں کنکریاں ہٹانا

- (۷) دوران نماز کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۳۸)
- حضرت سپدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے دوران نماز کنکری چھونے سے متعلق بارگاہ رسالت میں سوال کیا، ارشاد ہوا، ”ایک بار۔ اور اگر تو اس سے بچے تو سیاہ آنکھ والی سواؤنٹیوں سے بہتر ہے۔“ (صحیح ابن خزیمہ، حدیث ۸۹۷، ج ۲، ص ۵۲ المکتب الاسلامی بیروت)
- ہاں اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔

انگلیاں چٹخانا

- (۸) نماز میں انگلیاں چٹخانا۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۴۹۳)
- خاتم المحققین، حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ابن ماجہ کی روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”نماز میں اپنی انگلیاں نہ چٹخایا کرو۔“ (سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۱۴ حدیث ۹۶۵ دار

”جُتھی“ کے حوالے سے نقل کیا، سلطانِ دو جہان شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ”انتظارِ نماز کے دوران اُنگلیاں چٹھانے سے منع فرمایا۔“ مزید ایک روایت میں ہے، ”نماز کیلئے جاتے ہوئے اُنگلیاں چٹھانے سے منع فرمایا۔“ ان احادیثِ مبارکہ سے یہ تین احکام ثابت ہوئے

(الف) نماز کے دوران اور توابعِ نماز میں مثلاً نماز کیلئے جاتے ہوئے، نماز کا انتظار کرتے ہوئے اُنگلیاں چٹھانا مکروہ تحریمی ہے۔

(ب) خارجِ نماز (یعنی توابعِ نماز میں بھی نہ ہو) میں بغیر حاجت کے اُنگلیاں چٹھانا مکروہ تزیہی ہے۔

(ج) خارجِ نماز میں کسی حاجت کے سبب مثلاً اُنگلیوں کو آرام دینے کیلئے اُنگلیاں چٹھانا مباح (یعنی بلا کراہت جائز) ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۴۰۹)

(۹) تشپیک یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا۔ (غنیۃ المتملی، ص ۳۳۸)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”جو مسجد کے ارادے سے نکلے تو تشپیک یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں نہ ڈالے بے شک وہ نماز (کے حکم) میں ہے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، ج ۶، ص ۳۲۰، حدیث ۱۸۱۲۶ ادار الفکر بیروت)

نماز کیلئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ تحریمی ہیں۔

(مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحاوی، ص ۳۳۶)

کمر پر ہاتھ رکھنا

(۱۰) کمر پر ہاتھ رکھنا۔ (ایضاً ص ۳۳)

نماز کے علاوہ بھی (بلا عذر) کمر پر (یعنی دونوں پہلوؤں کے وسط میں) ہاتھ نہیں رکھنا چاہئے۔

(در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۴۹۴)

اللہ کے محبوبِ عزّ و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، ”کمر پر ہاتھ رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے۔“

(السنن الکبری، ج ۲، ص ۴۰۸، حدیث ۳۵۶۶ دار التب العلمیۃ بیروت)

یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کیلئے جہنم میں کیا راحت ہے!

(حاشیہ بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۱۱۵ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

آسمان کی طرف دیکھنا

(۱۱) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا۔ (المحرر الرائق، ج ۲، ص ۳۸)

اللہ کے محبوب عزّ وّ جلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، ”کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف

آنکھیں اٹھاتے ہیں اس سے باز رہیں یا اُن کی آنکھیں اُچک لی جائیں گی۔“ (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۰۳)

(۱۲) ادھر ادھر منہ مہیر کر دیکھنا، چاہے پورا منہ پھرایا تھوڑا۔ منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر ادھر ادھر بے

ضرورت دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر کسی ضرورت کے تحت ہو تو حرج نہیں (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۶)

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، ”جو بندہ نماز میں ہے اللہ

عزّ وّ جلّ کی رحمتِ خاصہ اس کی طرف مٹوچہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے، جب اُس نے اپنا منہ پھیرا اُس کی

رحمت بھی مہیر جاتی ہے۔“ (سنن ابوداؤد، ج ۱، ص ۳۳۲، حدیث ۹۰۹ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۱۳) مرد کا سجدے میں کلایاں پکھانا۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۹۶)

نماز کی طرف دیکھنا

(۱۴) کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ دوسرے شخص کو بھی نماز کی طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے کوئی پہلے

سے چہرہ کئے ہوئے ہو اور اب کوئی اُس کے چہرے کی طرف رُخ کر کے نماز شروع کرے تو نماز شروع کرنے والا

گنہگار ہو اور اس نماز پر کراہت آئی ورنہ چہرہ کرنے والے پر گناہ و کراہت ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۹۶)

جو لوگ جماعت کا سلام مہیر جانے کے بعد اپنے عین پیچھے نماز پڑھنے والے کی طرف چہرہ کر کے اُس کو دیکھتے ہیں یا

پیچھے جانے کیلئے اُس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ سلام پھیرے تو نکلوں، یا نماز کے ٹھیک سامنے

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اعلان کرتے، درس دیتے، بیان کرتے ہیں یہ سب تو بہ کریں۔

(۱۵) نماز میں ناک اور منہ چھپانا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۶)

(۱۶) بلا ضرورت کھنکارنا (یعنی بلغم وغیرہ) نکالنا۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۳۹)

(۱۷) قصد اجماعی لینا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحاوی، ص ۳۵۴)

(اگر خود بخود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے) اللہ کے محبوب عز وّ جلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، ”جب نماز

میں کسی کو جماعی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطن منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم، ص ۴۱۳)

(۱۸) اُلنا قرآن مجید پڑھنا (مثلاً پہلی رکعت میں ”تبت“ پڑھی اور دوسری میں ”اذا جاء“)

(۱۹) کسی واجب کو ترک کرنا۔ (مراتی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ۳۳۵)

مثلاً ”قومہ“ اور ”جلسہ“ میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے ہی رکوع یا دوسرے سجدے میں چلا جانا۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۷)

اس گناہ میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد مملوٹ نظر آتی ہے، یاد رکھئے! جتنی بھی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں گی سب کا لوٹنا واجب ہے۔

(۲۰) ”قیام“ کے علاوہ کسی اور موقع پر قرآن مجید پڑھنا۔ (مراتی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۵۱)

(۲۱) قراءت رکوع میں پہنچ کر ختم کرنا (ایضاً)

(۲۲) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و نوحہ دو غیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۱۳)

حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو امام سے پہلے سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔ (موظا امام مالک، ج ۱، ص ۱۰۲، حدیث ۲۱۲ دار المعرفۃ بیروت)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، ”کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے ڈرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے“۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۸۱)

گدھے جیسا منہ

حضرت سیدنا امام نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی حدیث لینے کیلئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق گئے۔ وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے تھے، مدتوں تک ان کے پاس بیٹ کچھ پڑھا مگر ان کا منہ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور ان محدث صاحب نے دیکھا کہ ان کو (یعنی امام نووی) کو علم حدیث کی بیٹ خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا! دیکھتے کیا ہیں کہ ان کا گدھے جیسا منہ ہے! انہوں نے فرمایا، صاحبزادے! دورانِ جماعت امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مُسْتَبَعَد (یعنی بعض راویوں کی عدم صحیح کے باعث دراز قیاس) جانا اور میں نے امام پر قصدِ اسبقت کی تو میرا منہ ایسا ہو گیا جیسا تم دیکھ رہے ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۲۳) دوسرا کپڑا ہونے کے باوجود صرف پاجامہ یا تہبند میں نماز پڑھنا۔

(۲۴) کسی آنے والے شناسا کی خاطر (یعنی آؤ بھگت کیلئے) امام کا نماز کو طول دینا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۷)

اگر اس کی نماز پر اعانت (مدد) کے لئے ایک دو تسبیح کی قدر طول دیا تو حرج نہیں (ایضاً)

(۲۵) زمین مَعْصُوبَہ (یعنی ایسی زمین جس پر زبردستی قبضہ کیا ہو) یا

(۲۶) پرایا کھیت جس میں زراعت موجود ہے۔

(مراتی الفلاح معہ حاشیہ الطحطاوی، ص ۲۵۸، درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۲) یا

(۲۷) بچتے ہوئے کھیت میں (ایضاً) یا

(۲۸) قبر کے سامنے جبکہ قبر اور نمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو نماز پڑھنا (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۷)

(۲۹) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے (ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۳)

(۳۰) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا۔

(۳۱) گرتے وغیرہ کے بٹن کھلے ہونا جس سے سینہ کھلا رہے مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ نہیں کھلا تو مکروہ تنزیہی ہے۔

نماز اور تصاویر

(۳۲) جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔

(الدر المختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۰۲)

(۳۳) نمازی کے سر پر یعنی مچھت پر یا سجدے کی جگہ پر یا آگے یا دائیں یا بائیں جاندار کی تصویر آویزاں ہونا مکروہ

تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے مگر گزشتہ صورتوں سے کم۔ اگر تصویر فرش پر ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت

نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ تو اس میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ اتنی چھوٹی تصویر ہو جسے زمین پر رکھ کر

کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے (جیسا کہ عموماً طواف کعبہ کے منظر کی تصویریں بہت چھوٹی ہوتی ہیں یہ

تصاویر) نماز کیلئے باعث کراہت نہیں ہیں۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۳۷، درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۰۳)

ہاں طواف کی بھیڑ میں ایک بھی چہرہ واضح ہو گیا تو مُمانعت باقی رہے گی۔ چہرہ کے علاوہ مثلاً ہاتھ، پاؤں، پیٹھ، چہرے کا

پچھلا حصہ یا ایسا چہرہ جس کی آنکھیں، ناک، ہونٹ وغیرہ سب اعضاء مٹے ہوئے ہوں ایسی تصاویر میں کوئی حرج نہیں۔

”یارب! اپنی پسند کی نماز پڑھنے کی سعادت دے“

کے بیس حروف کی نسبت سے نماز کے 32 مکروہات تنزیہیہ

(۱) دوسرے کپڑے میسر ہونے کے باوجود کام کاج کے لباس میں نماز پڑھنا۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۳۷)

منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے ہونا۔ اگر اس کی وجہ سے قراءت ہی نہ ہو سکے یا ایسے الفاظ نکلیں کہ جو قرآن پاک کے نہ

ہوں تو نماز ہی فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۹۱)

(۲) سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۶)

نماز میں ٹوپی یا عمامہ شریف گر پڑا تو اٹھالینا افضل ہے جبکہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اٹھانے سے خشوع و خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔

(درمختار معہ رد المحتار، ج ۲، ص ۴۹۱)

اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھ رہا ہو یا اُس کی ٹوپی گر پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے۔

(۳) رُکوع یا سجدہ میں بلا ضرورت تین بار سے کم تسبیح کہنا (اگر وقت تنگ ہو یا ٹرین چل پڑنے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔ اگر

مقتدی تین تسبیحات نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھالیا تو امام کا ساتھ دے)۔

(۴) نماز میں پیشانی سے خاک یا گھاس مٹھرانا۔ ہاں اگر ان کی وجہ سے نماز میں دھیان بٹتا ہو تو مٹھرانے میں حرج

نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۶)

(۵) سجدہ وغیرہ میں انگلیاں قبلہ سے پھیر دینا (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۹)

(۶) مرد کا سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۹)

(۷) نماز میں ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (درمختار معہ رد المحتار، ج ۲، ص ۴۹۷)

زبان سے جواب دینا مُفسد نماز ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحاوی، ص ۳۲۲)

(۸) نماز میں بلا عذر چار زانو یعنی چوڑی مار کر بیٹھنا (فتیۃ المستملی، ص ۳۳۹)

(۹) انگڑائی لینا اور

(۱۰) اراداً کھانسا، گھنکارنا (فتیۃ المستملی، ص ۳۴۰) اگر طبیعت چاہتی ہو تو حرج نہیں۔

(۱۱) سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے سے پہلے بلا عذر ہاتھ زمین پر رکھنا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۷)

(۱۲) اُٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ سے قبل گھٹنے زمین سے اُٹھانا۔ (فتیۃ المستملی، ص ۳۳۵)

(۱۳) رُکوع میں سر کو پیٹھ سے اونچا نیچا کرنا (فتیۃ المستملی، ص ۳۳۸)

(۱۴) نماز میں ثنا، تَعُوذُ، تَسْمِیَہ اور امین زور سے کہنا (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۷)

(۱۵) بغیر عذر دیوار وغیرہ پر ٹیک لگانا (ایضاً)

(۱۶) رُکوع میں گھٹنوں پر اور

(۱۷) سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا۔

(۱۸) دائیں بائیں جھومنا۔ (تراویح یعنی کبھی دائیں پاؤں پر اور کبھی بائیں پاؤں پر زور دینا یہ سنت ہے)۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۸)

اور سجدے کیلئے جاتے ہوئے سیدھی طرف زور دینا اور اٹھتے وقت الٹی طرف زور دینا مستحب ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۱)

(۱۹) نماز میں آنکھیں بند رکھنا۔ ہاں اگر خشوع آتا ہو تو آنکھیں بند رکھنا افضل ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۴۹۹)

(۲۰) جلتی آگ کے سامنے نماز پڑھنا۔ شمع یا چراغ سامنے ہو تو حرج نہیں (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۸)

(۲۱) ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جس سے دھیان بے مثلًا زینت اور لہو و لعب وغیرہ (رد المحتار، ج ۱، ص ۴۳۹)

(۲۲) نماز کیلئے دوڑنا۔

(۲۳) عام راستہ۔

(۲۴) کھڑا ڈالنے کی جگہ۔

(۲۵) منڈی یعنی جہاں جانور ذبح کئے جاتے ہوں وہاں۔

(۲۶) اصطلب یعنی گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

(۲۷) غسل خانہ۔

(۲۸) نموشی خانہ خصوصاً جہاں اونٹ باندھے جاتے ہوں۔

(۲۹) استنجا خانہ کی چھت اور

(۳۰) صحر میں بلا سترہ کے جبکہ آگے سے لوگوں کے گزرنے کا امکان ہو۔ ان جگہوں پر نماز پڑھنا۔

(غنیۃ المستملی، ص ۳۳۹)

(۳۱) بغیر عذر ہاتھ سے مکھی پھراڑنا (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۸)

(نماز میں بھوں یا پھمراؤں سے ہونے والی چیزوں کوئی حرج نہیں جبکہ عمل کثیر سے نہ ہو)۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۱۷۳)

(۳۲) ہر وہ عمل قلیل جو نمازی کیلئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۹)

ہاف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟

آدھی آستین والا کرتا یا قمیص پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرت

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ”جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صرف نیم آستین

(یعنی آدمی آستین) یا بنیان پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہتِ تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں“

(فتاویٰ امجدیہ، حصہ ۱، ص ۱۹۳ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

مفتی اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقار الدین قادری رضوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ہاف آستین والا کرتا، قمیص یا شرٹ کام کاج کرنے والے لباس میں شامل ہیں (کہ کام کاج والا لباس پہن کر انسان معززین کے سامنے جاتے ہوئے کتراتا ہے) اس لئے جو ہاف آستین والا کرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہ تنزیہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی برائی محسوس نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہ نہیں۔

(وقار الفتاویٰ، ج ۲، ص ۲۳۶)

ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے

ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرمادے گا (سنن نسائی، حدیث ۱۸۱۷، ص ۲۲۰۷ دارالحدیث بیروت)

علامہ سید طحطاوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر (بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مطالبات ہیں اللہ تعالیٰ اُس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ اور علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس کیلئے بشارت یہ ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ (شامی، ج ۲، ص ۴۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عزوجل جہاں ظہر کی دس رکعت نماز پڑھ لیتے ہیں وہاں آخر میں مزید دو رکعت نفل پڑھ کر بارہویں شریف کی نسبت سے ۱۲ رکعت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! استقامت کی ساتھ دو نفل پڑھنے کی نیت فرمالیجئے۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

إِمَامَتِ كَا بِيَان

مرد غیر معذور کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں:-

(۱) صحیح العقیدہ مسلمان ہونا۔

(۲) بالغ ہونا۔

(۳) عاقل ہونا۔

(۴) مُرد ہونا۔

(۵) قراءت صحیح ہونا۔

(۶) معذور نہ ہونا۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۸۴)

”یا امام الانبیا“ کے تیرہ حروف کی نسبت سے ا قداء کی 13 شرائط

(۱) نیت۔

(۲) اِقْتِدَاء اور اس نیت اِقْتِدَاء کا تَحْرِیم کے ساتھ ہونا یا تکبیر تَحْرِیم سے پہلے ہونا بشرطیکہ پہلے ہونے کی صورت میں کوئی اَجنبی کام نیت و تَحْرِیم میں جُدائی کرنے والا نہ ہو۔

(۳) امام و مُقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔

(۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مُقتدی کو اپنے ضمن میں لیے ہو۔

(۵) امام کی نماز کا مذہب مُقتدی پر صحیح ہونا اور

(۶) امام و مُقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔

(۷) شرائط کی موجودگی میں عورت کا محاذی (برابر) نہ ہونا۔

(۸) مُقتدی کا امام سے مُقَدَّم (یعنی آگے) نہ ہونا۔

(۹) امام کے اِتِّقَالَات کا علم ہونا۔

(۱۰) امام کا مُقْتَم یا مسافر ہونا معلوم ہو۔

(۱۱) اَرکان کی ادائیگی میں شریک ہونا۔

(۱۲) اَرکان کی ادائیگی میں مُقتدی امام کے مُثَل ہو یا کم۔

(۱۳) یُونہی شرائط میں مُقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۸۴ تا ۲۸۵)

اِقَامت کے بعد امام صاحب اعلان کریں

اپنی ایڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صَف سیدھی کر لیجئے۔ دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا مَس یعنی ٹیچ کیا ہوا رکھنا واجب، صَف سیدھی رکھنا واجب اور جب تک اگلی صَف کو نہ پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نماز شروع کر دینا ترک واجب، حرام اور گناہ ہے۔ 15 سال سے چھوٹے نابالغ بچوں کو صَفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچوں کی صَف سب سے آخِر میں بنائیے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے)

دیکھئے: فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۷، ص ۲۱۹ تا ۲۲۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جماعت کا بیان

عاقِل، بالغ، آزاد اور قادر پر مسجد کی جماعتِ اُولیٰ واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردودُ الشَّہادۃ (یعنی اُس کی گواہی قابل قبول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی اگر پڑوسیوں نے سُکوت کیا (یعنی خاموشی اختیار کی) تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۸۷)

بعض فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”جو شخص اذان سن کر گھر میں اقامت کا انتظار کرتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا اور اُس کی شہادت (یعنی گواہی) قبول نہیں“ (البحر الرائق، ج ۱، ص ۴۵۱، ۶۰۴)

”یا رسول اللہ مدینے بلالو“

کے بیس حُرُوف کی نسبت سے ترک جماعت کے 20 اعذار

(۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔

(۲) پاؤں۔

(۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔

(۴) جس پر فالج گرے ہو۔

(۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔

(۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔

(۷) سخت بارش اور

(۸) شدید کچھڑ کا حائل ہونا۔

(۹) سخت سردی۔

(۱۰) سخت اندھیر۔

(۱۱) آندھی۔

(۱۲) مال یا کھانے کے ضائع ہونے کا اندیشہ۔

(۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔

(۱۴) ظالم کا خوف۔

(۱۵) پاخانہ۔

(۱۶) پیشاب یا

(۱۷) ریح کی حاجتِ شدید ہے۔

(۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے۔

(۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔

(۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا۔ یہ سب ترکِ جماعت کے

لئے عذر ہیں۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

کفر پر خاتمہ کا خوف

إفطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نمازوں کی مسجد کی جماعتِ اولیٰ (یعنی پہلی جماعت) ترک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھریا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجد موجود ہے تو ان پر واجب ہے کہ پہلے فرض رکعتیں جماعتِ اولیٰ کیساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جو لوگ بلا عذر شرعی باؤ جو قدرت فرض نماز مسجد میں جماعتِ اولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے ان کو ڈر جانا چاہئے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے کیوں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے سننِ ہدٰی مشروع کیں اور یہ (باجماعت) نمازیں بھی سننِ ہدٰی سے ہیں اور اگر تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“

(مسلم شریف، ج ۱، ص ۲۳۲، حدیث ۲۵۷)

اس حدیثِ مبارک سے اشارہ ملتا ہے کہ جماعتِ اولیٰ کی پابندی کرنے والے کا خاتمہ پالٹیر ہوگا اور جو بلا شرعی مجبوری کے مسجد کی جماعتِ اولیٰ ترک کرتا ہے اُسکے لئے معاذ اللہ عزوجل کفر پر خاتمے کا خوف ہے۔ جو لوگ خواہ مخواہ سُستی کی وجہ سے پوری جماعت حاصل نہیں کرتے وہ توجُّہ فرمائیں کہ میرے آقا علیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”سُخَّرَ الرَّائِقُ“ میں ہے، قدیہ میں ہے، اگر اذان سن کر دُھول مسجد (یعنی مسجد میں داخل

ہونے کیلئے) اقامت کا انتظار کرتا رہا تو گنہگار ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۰۲، البحر الرائق، ج ۱، ص ۶۰۴)

فتاویٰ رضویہ شریف کے اسی صفحہ پر ہے، ”جو شخص اذان سن کر گھر میں اقامت کا انتظار کرتا ہے اُس کی شہادت یعنی گواہی

قبول نہیں۔“ (البحر الرائق، ج ۱، ص ۳۵۱)

ٹھٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جو اقامت تک مسجد میں نہیں آجاتا بعض فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے نزدیک وہ گنہگار اور مردودُ الشَّہَادَاتِ یعنی گواہی کیلئے نالائق ہے تو جو بلا عذر گھر میں جماعت قائم کرتا یا بغیر جماعت نماز پڑھتا یا معاذ اللہ عزوجل نماز ہی نہیں پڑھتا اُس کا کیا حال ہوگا!

یارِ پِ مِصْطَفٰی! عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں پانچوں نمازیں مسجد کی جماعتِ اُولٰی میں پہلی صَف کے اندر تکبیرِ اُولٰی کے ساتھ ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت نصیب فرما۔ اَمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یا الہی عزوجل

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یا رسولِ پاک“ کے نو حروف کی نسبت سے نماز وتر کے ۹ مَنَدَنی پھول

(۱) نماز وتر واجب ہے۔ (البحر الرائق، ج ۲، ص ۶۶)

(۲) اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۵۳۲)

(۳) وتر کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد صبح صادق تک ہے۔ (مراتی الفلاح مع حافی الطحاوی، ص ۱۷۸)

(۴) جو سوکراٹھنے پر قادر ہو اُس کیلئے افضل ہے کہ کچھلی رات میں اُٹھ کر پہلے تہجد ادا کرے پھر وتر۔

(غنیۃ المستملی، ص ۴۰۳)

(۵) اس کی تین رکعتیں ہیں۔ (مراتی الفلاح مع حافی الطحاوی، ص ۳۷۵)

(۶) اس میں قعدہ اُولٰی واجب ہے، صرف تَشْہِد پڑھ کر کھڑے ہو جائیے۔

(۷) تیسری رکعت میں قرأت کے بعد تکبیر قنوت کہنا واجب ہے (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۵۳۳)

(۸) جس طرح تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اسی طرح پہلے ہاتھ کانوں تک اُٹھائیے پھر اللہ اکبر کہئے۔

(حافی الطحاوی، ص ۳۷۶)

(۹) پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھئے۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ
وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ط
اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعِيْ وَنَحْفِذُ وَنَرْجُوْ اِرْحَمْتِكَ
وَ نَخْشِيْ عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ ط

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(۱۰) دعائے قنوت کے بعد دُرود شریف پڑھنا بہتر ہے (غنیۃ المستملی، ص ۳۰۲)

(۱۱) جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکیں وہ یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنْتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ 0

اے اللہ! اے ہمارے مالک! تو ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

یاد پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ - اے اللہ میری مغفرت فرما دے۔ (مرآتی الفلاح معہ حاشیۃ الطحاوی، ص ۳۸۵)

(۱۲) اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گئے اور رُکوع میں چلے گئے تو واپس نہ لوٹئے بلکہ سجدہ سہو کر لیجئے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۰)

(۱۳) وِترِ جماعت سے پڑھی جا رہی ہو (جیسا کہ رَمَہَانُ السَّابِقُ میں پڑھتے ہیں) اور مُقْتَدِی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ

امام رُکوع میں چلا گیا تو مُقْتَدِی بھی رُکوع میں چلا جائے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۰، تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۱۷۱ ملتان)

سجدہ سہو کا بیان

(۱) واجباتِ نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض و واجباتِ نماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو

سجدہ سہو واجب ہے۔ (درمختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۶۵۵)

(۲) اگر سجدہ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کیا تو نماز لوٹانا واجب ہے۔ (ایضاً)

(۳) جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔ (ایضاً)

(۴) کوئی ایسا واجب ترک ہو جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اس کا موجب امر خارج سے ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً

خلاف ترتیب قرآن پاک پڑھنا ترک واجب (اور گناہ) ہے مگر اس کا تعلق واجبات نماز سے نہیں بلکہ واجبات تلاوت

سے ہے لہذا سجدہ سہو نہیں (البتہ اس سے توبہ کرے)۔ (ایضاً)

(۵) فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تکافی نہیں ہو سکتی لہذا دوبارہ پڑھے۔

(۶) سنتیں یا مستحبات مثلاً ثنا، تعوذ، تسمیہ، امین، تکبیرات، انتقالات اور تسبیحات کے ترک سے سجدہ سہو واجب نہیں

ہوتا، نماز ہوگئی۔ (فتح القدر، ج ۱، ص ۳۳۸)

مگر دوبارہ پڑھ لینا مستحب ہے بھول کر ترک کیا ہو یا جان بوجھ کر۔

(۷) نماز میں اگرچہ دس واجب ترک ہوئے، سہو کے دو ہی سجدے سب کیلئے کافی ہیں۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۵۵)

(۸) تعدیل ارکان (مثلاً زکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یا دو سجدوں کے درمیان ایک بار سخن اللہ کہنے کی مقدار سیدھا بیٹھنا) بھول گئے

سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۷)

(۹) ثنوت یا تکبیر ثنوت بھول گئے سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۸)

(۱۰) قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے میں تین مرتبہ ”سبحن اللہ“ کہنے کا وقفہ گزر گیا سجدہ سہو واجب ہو گیا۔

(ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۵۵)

(۱۱) سجدہ سہو کے بعد بھی التحیات (اٹ۔ ت۔ جی۔ یا ت) پڑھنا واجب ہے۔ التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور

بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں (یعنی سجدہ سہو سے پہلے اور بعد) میں دُرُود شریف بھی پڑھے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۵)

(۱۲) امام سے سہو ہو اور سجدہ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۵۸)

(۱۳) اگر مقتدی سے بحالت اقتداء سہو واقع ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۸) اور نماز لوٹانے کی

بھی حاجت نہیں۔

نہایت اہم مسئلہ

کثیر اسلامی بھائی ناواقفیت کی بنا پر اپنی نماز ضائع کر بیٹھتے ہیں لہذا یہ مسئلہ خوب توجہ سے پڑھے۔

(۱۴) مسبوق (یعنی جو ایک یا کئی رکعتیں فوت ہونے کے بعد نماز میں شامل ہوا) کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصد پھیرنا تو نماز جاتی رہے گی اور اگر بھول کر امام کے ساتھ بلا وقفہ فوراً سلام پھیرا تو خرچ نہیں لیکن یہ نادر صورت ہے (یعنی ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے) اور اگر بھول کر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۶۵۹)

(۱۵) مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے ہی امام کو سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کیا اور اپنی بقیہ پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس امام والے سہو کیلئے بھی کافی ہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۸)

(۱۶) قعدہ اولیٰ میں تشهد کے بعد اتنا پڑھا "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ" تو سجدہ سہو واجب ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ دُرود شریف پڑھا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہوئی۔ لہذا اگر اتنی دیر تک خاموش رہا جب بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

حکایت

حضرت سپہ نانا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوا سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا: دُرود شریف پڑھنے والے پر تم نے سجدہ کیوں واجب بتایا؟ عرض کی! اس لئے کہ اس نے بھول کر (یعنی غفلت سے) پڑھا۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جواب پسند فرمایا۔ (دُرود مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۶۵۷)

(۱۷) کسی قعدہ میں تشهد سے کچھ رہ گیا تو سجدہ سہو واجب ہے نماز نفل ہو یا فرض۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۷)

سجدہ سہو کا طریقہ

التَّحِيَّاتِ پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ دُرود شریف بھی پڑھ لیجئے، سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تشهد

دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔ (فتاویٰ قاضی خان مع عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۱)

سجدہ سہو کرنا بھول جائے تو.....

سجدہ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۵۵۶)

میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہو یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کر لے جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام وغیرہ
منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۵۵۶)

سجدہ تلاوت اور شیطان کی شامت

اللہ کے محبوب انسانے غیوب، مُنْزَۃٌ عَنِ الْعُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بخت
نشان ہے، جب جب آدمی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے، ہائے میری بربادی!
ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اُس نے سجدہ کیا اُس کیلئے بخت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے
(صحیح مسلم، ج ۱، ص ۶۱)

ان شاء اللہ عزَّ و جلَّ ہر مُراد پوری ہو

جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سجدہ کی سب (یعنی ۱۴) آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عزوجل اُس کا مقصد پورا
فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اُس کا سجدہ کرتا جائے یا سب پڑھ کر آخر میں 14 سجدہ کر لے۔
(غنیۃ در مختار وغیرہما)

”قرآن مجید“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے سجدہ تلاوت کے 8 مدنی پھول

(۱) آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی غڈ رنہ ہو تو
خود سن سکے، سننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلا قصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔
(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۲)

(۲) کسی بھی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ
آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی
ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۳)

(۳) سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری ہے لیکن بعض علمائے متاخرین رحمہم اللہ امین (م۔ت۔ع۔
خ۔ثرین) کے نزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھا تو سجدہ تلاوت
واجب ہو جاتا ہے لہذا احتیاط یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت کیا جائے۔ (مُلَکُصَّا فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص

(۴) آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے البتہ وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔

(تنویر الابصار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۵۸۳)

(۵) سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے زیادہ پڑھ لیا تو گنہگار ہوگا اور جب تک نماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی نماز کے مُنافی فعل نہیں کیا تو سجدہ تلاوت کر کے سجدہ کُہنو بجالائے۔

(در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۵۸۴)

خبردار! پوشیاریا

(۶) رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ میں تراویح یا فہینہ میں اگرچہ شریک نہ ہوں بے شک اپنی ہی الگ نماز پڑھ رہے ہوں تو آیت

سجدہ سن لینے سے آپ پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہو جائے گا۔

کافر یا نابالغ سے آیت سجدہ سنی تب بھی سجدہ تلاوت واجب ہو گیا۔

بالغ ہونے کے بعد جتنی بار بھی آیات سجدہ سن کر ابھی تک سجدہ نہ کیا ہو اُن کا غلبہ ظن کے اعتبار سے حساب لگا کر اتنی بار با وضو سجدہ تلاوت کر لیجئے۔

سجدہ تلاوت کا طریقہ

(۷) کھڑا ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار مُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَىٰ کہے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا

کھڑا ہو جائے۔ پہلے، پیچھے دونوں بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ

دونوں قیام مستحب۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۵)

(۸) سجدہ تلاوت کے لئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تَشَهُد ہے نہ سلام۔

(تنویر الابصار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۵۸۰)

سجدہ شکر کا بیان

اولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا الغرض کسی نعمت کے حصول پر سجدہ

شکر کرنا مستحب ہے اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۶)

اسی طرح جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدہ شکر کرنا کارِ ثواب ہے مثلاً مدینہ منورہ کا ویزا لگ گیا، کسی پر انفرادی

کوشش کامیاب ہوئی اور وہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کیلئے تیار ہو گیا، کسی سنی عالم

بائبل کی زیارت ہوگئی، مبارک خواب نظر آیا، طالب علم دین امتحان میں کامیاب ہوا، آفت ٹلی یا کوئی دشمن اسلام مر
وغیرہ وغیرہ۔

نماز کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

(۱) سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ فُزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ
وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا

اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث ۹۴۶، ج ۱، ص ۵۰۶، دار المعرفۃ بیروت)

(۲) حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد
ہے: ”نماز کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر

جانتا۔“ (موطا امام مالک، حدیث ۳۷۱، ج ۱، ص ۱۵۳، دار المعرفۃ بیروت)

نماز کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے مگر خود نماز کی نماز میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(مخلص از فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۲۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

”یا رسولِ خدا نظرِ کرم“ کے پندرہ حروف کی نسبت سے نماز

کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 15 احکام

(۱) میدان اور بڑی مسجد میں نماز کے قدم سے مَوْضِعِ سُجُود تک گزرنا ناجائز ہے۔ مَوْضِعِ سُجُود سے مراد
یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ نظر جمائے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ مَوْضِعِ سُجُود ہے۔ اس کے درمیان
سے گزرنا جائز نہیں۔ (تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۱۶۰)

مَوْضِعِ سُجُود کا فاصلہ اندازاً قدم سے لے کر تین گز تک ہے۔

(قانون شریعت، حصہ اول، ص ۱۳۱ فرید بک اسٹال لاہور)

لہذا میدان میں نماز کے قدم کے تین گز کے بعد سے گزرنے میں حرج نہیں۔

(۲) مکان اور چھوٹی مسجد میں نماز کے آگے اگر سترہ (یعنی آڑ) نہ ہو تو قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۳) نماز کے آگے سترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ایضاً)

(۴) سترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اُونچا اور انگلی برابر موٹا ہونا چاہئے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحاوی،

(۵) امام کا سترہ مقتدی کیلئے بھی سترہ ہے۔ یعنی امام کے آگے سترہ ہو تو اگر کوئی مقتدی کے آگے سے گزر جائے تو گناہ گار نہ ہوگا۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۸۳)

(۶) دَرَحْفُ آدَمی اور جانور وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۷) آدَمی کو اس حالت میں سترہ کیا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو۔

(حاشیہ الطحاوی، ص ۳۶۵، ردالمحتار، ج ۲، ص ۳۹۶)

(۸) اگر نماز پڑھنے والے کے عین رخ کی طرف کسی نے منہ کیا تو اب کراہت نمازی پر نہیں اُس منہ کرنیوالے پر ہے، لہذا امام کے سلام پھیرنے کے بعد منہ کر پیچھے دیکھنے میں احتیاط ضروری ہے کہ آپ کے عین پیچھے کی جانب اگر کوئی اپنی بقیہ نماز پڑھ رہا ہوگا اور اُسکی طرف آپ اپنا منہ کریں گے تو گنہگار ہوں گے)

(۸) ایک شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے اگر دوسرا شخص اُس کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عین مطابق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر جائے تو پہلا شخص گنہگار ہو اور دوسرے کیلئے یہی پہلا شخص سترہ بھی بن گیا۔

(ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۸۳)

(۹) نماز باجماعت میں اگلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود کسی نے پیچھے نماز شروع کر دی تو آنے والا اُس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۸۳)

(۱۰) اگر کوئی اس قدر اونچی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے کہ گزرنے والے کے اعضاء نمازی کے سامنے نہیں ہوئے تو گزرنے والا گنہگار نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۱۱) دو شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک نمازی کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب اس کو آڑ بنا کر دوسرا گزر جائے۔ پھر دوسرا پہلے کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب پہلا گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے آیا تھا اُسی طرف ہٹ جائے۔ (ایضاً)

(۱۲) کوئی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو اجازت ہے کہ وہ اسے گزرنے سے روکے خواہ ”سُبْحٰنَ اللّٰہ“ کہے یا جہر (یعنی بلند آواز سے) قراءت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز ہی جاتی رہی۔

(ردالمحتار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۸۳، مراقی الفلاح مع حاشیہ الطحاوی، ص ۳۶۷)

(۱۳) تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۸۶)

(۱۴) عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت تھفیف (تھیں۔ فیث) سے منع کرے یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے ہاتھ کی پشت پر مارے۔ اگر مرد نے تھفیف کی اور عورت نے تسبیح کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر خلاف سنت ہو۔ (ایضاً)

(۱۵) طواف کرنے والے کو دورانِ طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۳۸۲)

صاحبِ مزار کی انفرادی کوشش

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بزرگوں کا بہت ادب کیا جاتا ہے؛ بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اللہ رب العزت عزوجل کی عنایت سے دعوتِ اسلامی فیضانِ اولیاء ہی کی بدولت چل رہی ہے۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان کردہ ایک صاحبِ مزار ولی اللہ علیہ رحمۃ اللہ کی مدنی قافلے کے لیے انفرادی کوشش کا ایمان افروز واقعہ اپنے انداز میں پیش کرتا ہوں۔ الحمد للہ عزوجل عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ چکوال (پنجاب پاکستان) سے مظفر آباد اور اطراف کے دیہاتوں میں سنتوں کی بہاریں لٹاتا ہوا ایک مقام ”انوار شریف“ وارد ہوا وہاں سے ہاتھوں ہاتھ چار اسلامی بھائی تین دن کے لیے مدنی قافلے میں سفر کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ شریک ہوئے ان چاروں میں ”انوار شریف“ کے صاحبِ مزار بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے کے ایک فرزند بھی تھے۔ مدنی قافلہ نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچاتا ہوا ”گڑھی دوپٹہ“ پہنچا۔ جب انوار شریف والوں کے تین دن مکمل ہو گئے تو صاحبِ مزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رشتے دار نے کہا، میں تو واپس نہیں جاؤں گا، کیونکہ آج رات میں نے اپنے ”حضرت“ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا، فرما رہے تھے۔ ”بیٹا پلٹ کر گھر نہ جانا مدنی قافلے والوں کے ساتھ مزید آگے سفر جاری رکھو۔ صاحبِ مزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انفرادی کوشش کا یہ واقعہ سن کر مدنی قافلے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی سب کے حوصلوں کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور انوار شریف سے آئے ہوئے چاروں اسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں مزید آگے سفر پر چل پڑے۔

لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو

اولیائے کرام ان کا فیضان عام

مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو

اولیا کا کرم تم پہ ہوا لاجرم

ماں چار پائی سے اٹھ کھڑی ہوئی!

باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے میری امی جان سخت بیماری کے سبب چار پائی سے اٹھنے سے معذور تھیں اور ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا تھا۔ میں سنا کرتا تھا کہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنے سے دعائیں قبول ہوتی اور بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی

دل باندھا اور دعوتِ اسلامی کے سنتوں کا نور برساتے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر قائم ”مدنی تربیت گاہ“ میں حاضر ہو کر تین دن کے لیے مدنی قافلے میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا۔ اسلامی بھائیوں نے نہایت شفقت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا، عاشقانِ رسول کی معیت میں ہمارا مدنی قافلہ بابِ الاسلام سندھ کے صحرائے مدینہ کے قریب ایک گوٹھ میں پہنچا۔ دورانِ سفر عاشقانِ رسول کی خدمات میں دعاء کی درخواست کرتے ہوئے میں نے امی جان کی تشویشناک حالت بیان کی، اس پر انہوں نے امی جان کے لیے خوب دعائیں کرتے ہوئے مجھے کافی دلاسا دیا، امیر قافلہ نے بڑی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مزید ۳۰ دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لیے آمادہ کیا، میں نے بھی نیت کر لی۔ میں نے امی جان کی صحت یابی کے لیے خوب رگو رگو اکر دعائیں کیں، تین دن کے اس مدنی قافلے کی تیسری رات مجھے ایک روشن چہرے والے بزرگ کی زیارت ہوئی، انہوں نے فرمایا۔

”اپنی امی جان کی فکر مت کرو ان شاء اللہ عزّ وجلّ وہ صحت یاب ہو جائیں گی۔“ تین دن کے مدنی قافلہ سے فارغ ہو کر میں نے گھر آ کر دروازے پر دستک دی، دروازہ کھٹلا تو میں حیرت سے کھڑے کا کھڑا رہ گیا، کیونکہ میری وہ بیمار امی جان جو کہ چار پائی سے اٹھ تک نہیں سکتی تھیں انہوں نے اپنے پاؤں پر چل کر دروازہ کھولا تھا۔ میں نے فرطِ مسرت سے ماں کے قدم چومے اور مدنی قافلے میں دیکھا ہوا خواب سنایا۔ پھر ماں سے اجازت لے کر مزید ۳۰ دن کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گیا۔

قرض کا بار ہو	ماں جو بیمار ہو
قافلے میں چلو	رنج و غم مت کریں
التجائیں کریں	رب کے در پر جھکیں
قافلے میں چلیں	بابِ رحمت کھلیں
مرضِ عصیاں ٹلے	دل کی کالک دھلے
قافلے میں چلو	آؤ سب چل پڑیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

تَوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ آمَنَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

مسافر کی نماز (حنفی)

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ دیشان، محبوبِ رحمنِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مغفرتِ نشان ہے، جب مُحَرَّمات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ مُحَرَّمات اور ہپِ مُحَمَّہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔

(کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سُورَةُ النَّسَاءِ كِي آيَتِ نَمْبَرِ ۱۰۱ مِيں اَرشَادِ فَرْمَاتَا هِي:۔

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا أَعْدَاؤُا مُّبِينًا (پ ۵ النساء ۱۰۱)

تَرْحَمَةُ كَنْزِ الْاِيْمَانِ: اور جب تم زمين ميں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے بے شک کفار تمہارے گھلے دشمن ہیں۔

صَدْرُ الْاِفْاضِلِ حَضْرَتِ عَلَامَہ مَوْلَانَا سَيِّدِ مُحَمَّدِ نَعِيمِ الدِّينِ مُرَادِ اَبَادِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِي فَرْمَاتِي هِي، خَوْفِ كُفَّارِ قَصْرِ كِي لَنْ شَرْطِ نَهِيں، حَضْرَتِ سَيِّدِ نَابِعِلِي بن اُمِيہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ نِي حَضْرَتِ سَيِّدِ نَاعِمِ فَارُوقِ اعْظَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ سِي عَرْضِ كِي كِه هِم تُو اَمِنْ مِيں هِيں، پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں؟ فرمایا، اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سرکارِ مدینہ منورہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا۔ خُصُورِ اَكْرَمِ، نُوْرِ مَحْسَمِ، شَاہِ بِنِي اَدَمِ، رَسُوْلِ مُحْتَشَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي اَرشَادِ فَرْمَا يَا كِه تَمَّہَا رِي لَنْ يِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كِي طَرْفِ سِي صَدَقَہ سِي تَمَّہَا اِس كَا صَدَقَہ قَبُوْلِ كَرُو۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۱)

اُمُّ الْمُؤْمِنِيں حَضْرَتِ سَيِّدَتِنَا عَائِشَہ صِدِّيقَہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہَا رُوَايَتِ فَرْمَاتِي هِيں، نَمَّا زِ دُوْرَ كَعْتِ فَرَضِ كِي گَنِي پھر جب سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي ہجرتِ فَرْمَاتِي تُو چارِ فَرَضِ كِي گَنِي اور سفرِ كِي نَمَّا زِ اُ سِي پہلے فَرَضِ پَر چھوڑی گَنِي۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۶۰)

حَضْرَتِ سَيِّدِ نَاعِبِ اللّٰهِ بِنِ عَمْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُمَا سِي رُوَايَتِ هِي، اللّٰهُ كِي حَبِيبِ، حَبِيبِ لَبِيبِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي نَمَّا زِ سَفَرِ كِي دُوْرَ كَعْتِيں مَقْرَّرِ فَرْمَاتِيں اور يِي پُوْرِي هِي كَم نَهِيں يِعْنِي اِگر چہ بظاہر دُوْرَ كَعْتِيں كَم هُو گَنِيں مگر ثَوَابِ

مِيں دُوہِي چارِ كِي بَرَابَرِ هِيں۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۱۱۹۴ دار المعرفۃ بیروت)

شرعی سفر کی مسافت

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اقامت مثلاً شہر یا گاؤں سے باہر ہو گیا۔ (مُلَخَّصًا فِتَاوَى رَضْوِيَّةِ ج 8 ص 240 رُضَا فَاؤَنْدِيشِن مَرْكَزِ الْاَوْلِيَاءِ لَاهُور)

مُسَافِر كَب هُوْكَ ۹

مُخَصَّ نِيَّتِ سَفَرِ سَمَافِر نَه هُوْكَ بَلْكَه مُسَافِر كَا حَكْم اُس وَقْت هَے كَه بَسِيَّتِي كِي اَبَادِي سَمَافِر هُوْجَايَ شَهْر مِيں هَے تَو شَهْر سَمَافِر مِيں هَے تَو كَاؤُن سَمَافِر هُوْجَايَ شَهْر وَا لَے كِي لَے يَه بَهِي ضَرُورِي هَے كَه شَهْر كَے اَس پَاس جَو اَبَادِي شَهْر سَمَافِر مَتَّصِل (مُتَّصِل - مَتَّصِل) هَے اَس سَمَافِر بَاہْر اَجَايَ۔ (دُرِّ مَخْتَار، رَدُّ الْمَخْتَار ج 2 ص 599)

آبادی ختم ہونے کا مطلب

آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اُس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اُس کی محاذات میں (یعنی برابر) دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔ (غَنِيَّة الْمَسْتَمَلِي، ص 536)

فنائے شہر کی تعریف

فنائے شہر سے جوگاؤں مُتَّصِل هَے شَهْر وَا لَے كِي لَے اُس كَاؤُن سَمَافِر هُوْجَايَ نَافِئِرُورِي نَہِيں يُونَهِي شَهْر كَے مُتَّصِل بَاغِ هُوں اِگرچہ اُن كَے نَگہبان اور كام كَرْنِے وَا لَے اِن بَاغَاتِ هِي مِيں رَهْتِے هُوں، اِن بَاغُوں سَمَافِر نَافِئِرُورِي نَہِيں۔

(رَدُّ الْمَخْتَار ج 2 ص 599)

فنائے شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے مُتَّصِل هُوں تَو اَس سَمَافِر هُوْجَايَ نَافِئِرُورِي هَے اور اگر شہر و فناء کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔ (اَيْضًا ص 600)

مُسَافِر بِنْتِے كِي لَے شَرَط

سفر کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ (یعنی 92 کلومیٹر سے کم) کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہو کہ وہ بھی تین دن (92 کلومیٹر) سے کم کا راستہ

ہے یونہی ساری دنیا گھوم کر آئے مسافر نہیں (غَنِيَّة، دُرِّ مَخْتَار ج 2 ص 209)

یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کی راہ کے سفر کا مُتَّصِل ارادہ ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا مُتَّصِل ارادہ نہ ہو مسافر نہ ہو۔

(بہار شریعت حصہ 2 ص 27 مدینۃ المرشد بریلی شریف)

وطن کی قسمیں

وطن کی دو قسمیں ہیں

(۱) **وطن اصلی** : یعنی وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا

(۲) **وطن اقامت** : یعنی وہ جگہ کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۵)

وطن اقامت باطل ہونے کی صورتیں

وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یونہی وطن اقامت وطن اصلی اور سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۵)

سفر کے دو راستے

کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اُس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دُور والے سے گیا تو ہے اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۸، درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۶۰۳)

مسافر کب تک مسافر ہے

مسافر اُس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے ۱۵ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے یہ اُس وقت ہے جب پورے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً ۹۲ کلومیٹر) چل چکا ہو اگر تین منزل (یعنی تقریباً ۹۲ کلومیٹر) پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (دُرِّمُخْتَارِ مَعْرِزُ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۰۳)

سفر ناجائز ہو تو

سفر جائز کام کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بہر حال مسافر کے احکام جاری ہوں گے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

سیٹھ اور نوکر کا اکٹھا سفر

ماہانہ یا سالانہ اجارہ والا نوکر اگر اپنے سیٹھ کے ساتھ سفر کرے تو سیٹھ کے تابع ہے، فرماں بردار بیٹا والد کے تابع ہے اور وہ شاگرد جس کو استاد سے کھانا ملتا ہے وہ استاد کے تابع ہے یعنی جو تبت مَتَّبِعُ (یعنی جس کے تابع ہے) کی ہے وہی تابع کی مانی جائیگی۔ تابع کو چاہئے کہ مَتَّبِعُ (مَتَّبِعُ) کو سوال کرے وہ جو جواب دے اُس کے بوجہ عمل کرے۔ اگر اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تو دیکھے کہ وہ (یعنی مَتَّبِعُ) مقیم ہے یا مسافر، اگر مقیم ہے تو اپنے آپ کو بھی مقیم سمجھے اور اگر مسافر ہے تو مسافر۔ اور یہ بھی معلوم نہیں تو تین دن کی راہ (یعنی تقریباً ۹۲ کلومیٹر) کا سفر طے کرنے کے بعد قصر کرے،

اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سوال نہ کر سکا تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔

(مُلَخَّصًا رَدُّ الْمُحْتَارِ، ج ۲، ص ۶۱۶، ۶۱۷)

کام ہو گیا تو چلا جاؤں گا!

مسافر کسی کام کیلئے یا احباب کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا، یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائیگا، دونوں صورتوں میں اگر آجکل آج کل کرتے برسوں گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۹)

عورت کے سفر کا مسئلہ

عورت کو بغیر محرم کے تین دن (تقریباً 92 کلومیٹر) یا زیادہ کی راہ جانا جائز نہیں بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچے یا معذورہ (یعنی نیم پاگل) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۲)

عورت، مُرَاقِب (قریب البلوغ لڑکا) محرم (قابل اطمینان) کے ساتھ سفر کر سکتی ہے ”مراہق بالغ کے حکم میں ہے۔“

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۹)

محرم کیلئے ضروری ہے کہ سخت فاسق، بیباک، غیر مامون نہ ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عورت کا سُسرال و میکا

عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکا (یعنی عورت کے والدین کا گھر) اس کیلئے وطنِ اصلی نہ رہا یعنی اگر سُسرال تین منزل (تقریباً 92 کلومیٹر) پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عرب ممالک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ

آج کل کاروبار وغیرہ کیلئے کئی لوگ ہال بچوں سمیت اپنے ملک سے دوسرے ملک منتقل ہو جاتے ہیں۔ انکے پاس مخصوص مدت کا VISA ہوتا ہے۔ (مثلاً عرب امارات میں زیادہ سے زیادہ تین سال کارہائشی ویزا ملتا ہے) یہ ویزا عارضی ہوتا ہے اور مخصوص رقم ادا کر کے ہر تین سال کے آخر میں اس کی تجدید کروانی پڑتی ہے۔ چونکہ ویزا محدود مدت کیلئے ملتا ہے لہذا ہال بچے بھی اگرچہ ساتھ ہوں اس کی امارات میں مستقل قیام کی نیت بے کار ہے اور اس طرح خواہ کوئی 100 سال تک یہاں رہے امارات اسکا وطن اصلی نہیں ہو سکتا۔ یہ جب بھی سفر سے لوٹے گا اور قیام کرنا چاہے تو

اقامت کی نیت کرنی ہوگی۔ مثلاً دُبی میں رہتا ہے اور سنتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تقریباً 150 کلومیٹر دور واقع امارات کے دارالخلافہ ابو ظہبی کا اس نے سنتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ اب دوبارہ دُبی میں آ کر اس کو مقیم ہونا ہے تو 15 دن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنی

ہوگی ورنہ مسافر کے احکام جاری ہوں گے۔ ہاں اگر ظاہر حال یعنی (UNDER STOOD) یہ ہے کہ اب 15 دن یا اس سے زیادہ عرصہ یہ دُعیٰ میں ہی گزارے گا تو مقیم ہو گیا۔ اگر اس کا کاروبار ہی اس طرح کا ہے کہ مکمل 15 دن رات یہ دُعیٰ میں نہیں رہتا، وقتاً فوقتاً شرعی سفر کرتا ہے تو اس طرح اگرچہ برسوں اپنے بال بچوں کے پاس دُعیٰ آنا جانا ہے یہ مسافر ہی رہے گا اس کو نماز قصر کرنا ہوگی۔ اپنے شہر کے باہر دُور دُور تک مال سپلائی کرنے والے اور شہر بہ شہر، ملک بہ ملک پھیرے لگانے والے اور ڈرائیور صاحبان وغیرہ ان احکام کو ذہن میں رکھیں۔

زائر مدینہ کیلئے ضروری مسئلہ

جس نے اقامت کی نیت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہریگا تو نیت صحیح نہیں مثلاً حج کرنے گیا اور ذی الحجۃ الحرام کا مہینہ شروع ہو جانے کے باوجود پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کی نیت کی تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ کیا ہے تو (15 دن اس کو ملیں گے ہی نہیں کہ 8 ذی الحجۃ الحرام) منیٰ شریف (اور 9 کو) عزّات شریف کو ضرور جایگا پھر اتنے دنوں تک (یعنی 15 دن مسلسل) مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟ منیٰ شریف سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے (دُرِّ مختار، ج 2، ص 29، عالمگیری، ج 1، ص 130)

جبکہ واقعی 15 یا زیادہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہر سکتا ہو، اگر ظن غالب ہو کہ 15 دن کے اندر اندر مدینہ منورہ یا وطن کیلئے روانہ ہو جائے گا تو اب بھی مسافر ہے۔

عمرہ کے ویزا پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟

عمرہ کے ویزے پر جا کر غیر قانونی طور پر حج کیلئے رُکنے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں VISA کی مدت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیت ہو وہ ویزہ کی مدت ختم ہوتے وقت جس شہر یا گاؤں میں مقیم ہوں وہاں جب تک رہیں گے ان کیلئے مقیم ہی کے احکام ہوں گے۔ اگرچہ برسوں پڑے رہیں مقیم ہی رہیں گے۔ البتہ ایک بار بھی اگر 92 کلو میٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ کے سفر کے ارادہ سے اُس شہر یا گاؤں سے چلے تو اپنی آبادی سے باہر نکلتے ہی مسافر ہو گئے اور اب ان کی اقامت کی نیت بے کار ہے۔ مثلاً کوئی شخص پاکستان سے عمرہ کے VISA پر مکہ مکرم ہذا ذہا اللہ شرفاًو تعظیماً گیا، VISA کی مدت ختم ہوتے وقت بھی مکہ شریف ہی میں مقیم ہے تو اس پر مقیم کے احکام ہیں۔ اب اگر مثلاً وہاں سے جدہ شریف یا مدینہ منورہ ذہا اللہ شرفاًو تعظیماً آ گیا تو چاہے برسوں غیر قانونی پڑا رہے، مگر مسافر ہی ہے، یہاں تک کہ اگر دوبارہ مکہ مکرم ہذا ذہا اللہ شرفاًو تعظیماً آ جائے پھر بھی مسافر رہے گا، اس کو نماز قصر ہی ادا کرنی ہوگی۔ ہاں اگر دوبارہ VISA مل گیا تو اقامت کی نیت کی جاسکتی ہے۔ یاد رہے! جس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ذلت، رشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو اُس قانون کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے

ہیں: مُباح (یعنی جائز) صورتوں میں سے بعض (صورتیں) قانونی طور پر جرم ہوتی ہیں ان میں مُلکوث ہونا (یعنی ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا) اپنی ذات کو اذیت و ذلت کیلئے پیش کرنا ہے اور وہ ناجائز ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۷۰)

لہذا بغیر visa کے دنیا کے کسی بھی مُلک میں رہنا یا حج کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ غیر قانونی ذرائع سے حج کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصل کرنے کو (مَعَاذَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ) اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کرم کہنا سخت بے باکی ہے۔

قصر واجب ہے

مُسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر (قص۔ ر) کرے یعنی چار رُکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رُکعتیں پوری نماز ہے اور قصد اُچار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رُکعتیں نفل ہو گئیں مگر گناہگار و عذاب نارا کا حقدار ہے کہ واجب ترک کیا لہذا توبہ کرے اور دو رُکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رُکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رُکوع کا اعادہ کرنا ہوگا اور تیسری کے سجدہ میں نیت کی تواب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراءت نہ کی نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

قصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو.....؟

مُسافر نے قصر کے بجائے چار رُکعت فرض کی نیت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی۔ اسی طرح مُقیم نے چار رُکعت فرض کی جگہ دو رُکعت فرض کی نیت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اُس کی بھی نماز ہو گئی۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”نیت نماز میں تعدادِ رُکعات کی تعیین (تَح - عین) یعنی تقرُّر کرنا ضروری نہیں کیونکہ یہ ضمناً حاصل ہے۔ نیت میں تعدادِ مُعین کرنے میں خطا نقصان دہ نہیں۔ (دُرِّمُخْتَارٌ رَمَعَةُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۹۷، ۹۸)

مسافر امام اور مُقیم مُقتدی

اِقْتِدَاؤُ رُست ہونے کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امام کا مُقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہو یا بعد میں، لہذا امام کو چاہئے کہ شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع میں نہ کہا تو بعد نماز کہہ دے کہ مُقیم اسلامی بھائی اپنی نمازیں پوری کر لیں میں مسافر ہوں۔“ (در مختار ج ۲، ص ۶۱۱، ۶۱۲) اور شروع میں اعلان کر چکا ہے جب بھی بعد میں کہدے کہ جو لوگ اُس وقت موجود نہ تھے انہیں بھی معلوم ہو جائے۔ اگر امام کا مسافر ہونا ظاہر تھا تو

نماز کے بعد والا یہ اعلان مُستحب ہے۔ (دُرِّمُخْتَارٌ، ج ۲، ص ۳۵-۳۶، دار المعرفۃ بیروت)

مُقِيم مُقْتَدِی اور بقیہ دو رکعتیں

قصر والی نماز میں مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُقْتَدِی جب اپنی بقیہ نماز ادا کرے تو فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کے بجائے اندازاً اتنی دیر چُپ کھڑا رہے۔

(مُلَخَّصاً بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۸۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

کیا مسافر کو سنتیں مُعَاف ہیں؟

سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیگی، خوف اور رَوَاوِی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنتیں مُعَاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیگی۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۹)

”نماز“ کے چار حروف کی نسبت سے چلتی گاڑی میں نفل پڑھنے کے 4 مدنی پھول

(۱) بیرونِ شہر (بیرونِ شہر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قصر کرنا واجب ہوتا ہے) سواری پر (مثلاً چلتی کار، بس، ویگن، میں بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ یعنی قبلہ رخ ہونا) شرط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) جس رخ کو جا رہی ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر مُنہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف مُنہ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) جدھر جا رہی ہے اسی طرف مُنہ ہو اور رُکوع و سُجود اشارہ سے کرے اور (خوردی ہے کہ) سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رُکوع کے پست ہو۔ (یعنی رُکوع کیلئے جس قدر ٹھکا، سجدے کیلئے اُس سے زیادہ ٹھکے) (دُرِّ مختار ج ۲ ص ۲۸۷)

چلتی ٹرین وغیرہ ایسی سواری جس میں جگہ مل سکتی ہے اس میں قبلہ رخ ہو کر قاعدہ کے مطابق نوافل پڑھنے ہوں گے۔ (۲) گاؤں میں رہنے والا جب گاؤں سے باہر ہو تو سواری (گاڑی) پر نفل پڑھ سکتا ہے۔ (دُرِّ مختار ج ۲ ص ۲۸۶) (۳) بیرونِ شہر سواری پر نماز شروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کر سکتا ہے۔ (دُرِّ مختار ج ۲ ص ۲۸۷، ۲۸۸)

(۴) چلتی گاڑی میں بلا غدرِ شرعی فرض و سنتِ فجر و تمام واجبات جیسے وتر و نذر اور وہ نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدہ تلاوت جبکہ آیتِ سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر غدر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رُو کھڑا ہو کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔ (دُرِّ مختار ج ۲ ص ۲۸۸)

مسافر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے تو.....؟

اگر مسافر قصر والی نماز کی تیسری رکعت شروع کر دے تو اس کی دو صورتیں ہیں

(۱) بقدرِ قنہ قعدۃ اخیرہ کر چکا تھا تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے اگر نہ لوٹے اور کھڑے کھڑے سلام پھیر دے تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوئی۔ اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو ایک اور رکعت ملا کر سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کرے یہ آخری دو رکعتیں نفل شمار ہوں گی

(۲) قعدۃ اخیرہ کیے بغیر کھڑا ہو گیا تھا تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر

دے اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا فرض باطل ہو گئے اب ایک اور رکعت ملا کر سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کرے چاروں رکعتیں نفل شمار ہوں گی (دور رکعت فرض ادا کرنے ابھی ذمے باقی ہیں۔) (ماخوذ از دُرِّ مختار معرُزُ المختار ج ۲ ص ۵۵۰)

سفر میں قضا نمازیں

حالتِ اقامت میں ہونے والی قضا نمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قصر نمازیں مقیم ہونے کے بعد بھی قصر ہی پڑھی جائیں گی۔

حفظ بھلا دینے کا عذاب

یقیناً حفظِ قرآن کریم کا ثواب عظیم ہے، مگر یاد رہے حفظ کرنا آسان، مگر عمر بھر اس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حُفَاظ و حَافِظَات کو چاہیے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازماً تلاوت کر لیا کریں۔ جو حُفَاظِ رَمَضَانَ المبارک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مصطلی سنانے کے لیے منزل چکی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مَعَاذِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بھلانے کا جو گناہ ہو اس سے سچی توبہ کرے۔

فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

- (۱): جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بھلا دے گا بروز قیامت اندھا اٹھایا جائے گا۔ (ماخذ: پ ۱۶، ط ۱۲۵، ۱۲۶)
- (۲): میری اُمت کے ثواب میرے حضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ چیز کا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمت کے گناہ میرے حضور پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)
- (۳): جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے۔

(ابوداؤد حدیث ۱۳۷۴)

(۴): قیامت کے دن میری اُمت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی

سورت یاد تھی پھر اس نے اسے بھلا دیا۔ (کنز العمال حدیث ۲۸۳۶)

(۵): اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں۔ ”اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اس (حفظ قرآن پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور درجات اس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا“ مزید فرماتے ہیں۔ ”جہاں تک ہو سکے اس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر موعود (یعنی وعدہ کیے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروز قیامت اندھا کوڑھی اٹھنے سے نجات پائے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۳۵، ۶۳۷)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

قضا نمازوں کا طریقہ

دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ایشان، محبوبِ رَحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مغفرتِ نشان ہے، مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا پلنِ صراطِ پر نور ہے، جو روزِ جمعہ مجھ پر اُستی بار دُرودِ پاک پڑھے اُس کے اُسی سال کے گناہ مُعَاف ہو جائیں گے۔ (جامعِ صغیر، ص ۳۲۰، حدیث ۵۱۹۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

قضا کرنے والوں کی خرابی

جان بوجھ کر نماز قضا کر ڈالنے والوں کے بارے میں پارہ ۳۰ سورۃ الماعون کی آیت نمبر ۴ اور ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ

عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝

نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

سورۃ الماعون کی آیت نمبر ۵ کے بارے میں جب حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں استفسار کیا تو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، (اس سے مراد وہ لوگ ہیں) جو نماز وقت گزار کر پڑھیں۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، ج ۲، ص ۲۱۴ دار صادر بیروت)

بیان کردہ آیت نمبر ۴ میں ”وَيْلٌ“ کا تذکرہ ہے، صدرُ الشریعہ بذرُ الطریقہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، جہنم میں ایک ”وَيْلٌ“ نامی خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

حضرت امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، کہا گیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”وَيْلٌ“ ہے، اگر اس میں پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پکھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نماز میں سُستی کرتے اور وقت کے بعد قہواء کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادم ہوں اور بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں توبہ

کریں۔ (کتاب الکبائر، ص ۱۹ ادار مکتبۃ الحیاة، بیروت)

سر کچلنے کی سزا

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرْضِ مُقَدَّسَہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سر ہانے ایک شخص پتھر اٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتھر سے اُس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا، مُبَلِّغِ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی، آگے تشریف لے چلے (مزید مناظر دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عرض کی، کہ پہلا شخص جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جانے کا عادی تھا اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا۔ (مُلَخَّصٌ از: صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۰۴۳)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! قرآن پاک کی آیت یا آیات یاد کرنے کے بعد غفلت سے بھلا دینے والے اور پانچوں سُستی کے باعث فجر کی نماز کیلئے نہ اٹھنے والوں کیلئے مقامِ عبرت ہے۔ اب جان بوجھ کر نماز قضا کر دینے والی ایک عورت کے عذابِ قبر کا دردناک واقعہ ملاحظہ ہو۔ چنانچہ

قبر میں آگ کے شعلے

ایک شخص کی بہن فوت ہو گئی۔ جب اُسے دفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے چنانچہ قبرستان آ کر تھیلی نکالنے کیلئے اُس نے اپنی بہن کی قبر کھود ڈالی! ایک دل ہلا دینے والا منظر اُس کے سامنے تھا، اُس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں! چنانچہ اُس نے بھوں ٹوں قبر پر مٹی ڈالی اور صدے سے پور پور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا، پیاری امی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی، میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔ "یہ سن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا، "افسوس! تیری بہن نماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نماز قضا کر کے پڑھا کرتی تھی۔" (مُكَافَأَةُ الْقُلُوبِ، ص ۱۸۹ ادارہ لکتب العلمیہ بیروت)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جب قضا کرنے والوں کی ایسی ایسی سخت سزائیں ہیں تو جو بد نصیب سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا انجام ہوگا!

اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو.....؟

تاجدارِ رسالت، فہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو دو سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ رب العزت عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اُس کا وقت ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۲۴۱)

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں، سوتے میں یا بھولے سے نماز قُہَا ہوگئی تو اس کی قُہَا پڑھنی فرض ہے البتہ قُہَا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۴)

مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

آنکھ نہ کھلنے کی صورت میں نماز فجر ”قُہَا“ ہو جانے کی صورت میں ”ادا“ کا ثواب ملے گا یا نہیں۔ اس ضمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامی سنت، ماجی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۶۱ پر فرماتے ہیں، ”رہا ادا کا ثواب ملنا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہے۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رات کے آخری حصہ میں سونا

نماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا اور نماز قُہَا ہوگئی تو قطعاً گنہگار رہا جبکہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جاگنے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزرا اور ظن غالب ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

(بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

رات دیر تک جاگنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں، ذکر و فکر کی محفلوں نیز سنتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نماز فجر قُہَا ہونے کا اندیشہ ہو تو بہ نیت اعتکاف مسجد میں قیام کریں یا وہاں سوئیں جہاں کوئی قابل اعتماد اسلامی بھائی جاگنے والا موجود ہو۔ یا الارم والی گھڑی ہو جس سے آنکھ کھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان رہتا ہے، دو یا حسب ضرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں، ”جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شریعیٰ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔“ (ردُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۲۷ ملتان)

اداءِ قضا اور واجب الإعادة کی تعریف

جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں (درمختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۶۲۷) اور وقت ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا قضا ہے (درمختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۶۳۲) اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دُور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اعادة کہلاتا ہے۔ (درمختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۶۲۹) وقت کے اندر اندر اگر تخریمہ باندھ لی تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے (درمختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۶۲۸) مگر نماز فجر، جمعہ اور عیدین میں وقت کے اندر سلام پھرنال لازمی ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

(بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

بلاغدِ شرعی نماز قضا کر دینا سخت گناہ ہے، اس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ بھی کرے توبہ یا حجاج مقبول سے ان شاء اللہ عزوجل تاخیر کا گناہ مُعاف ہو جائیگا (درمختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۶۲۶)

توبہ اُسی وقت صحیح ہے جبکہ قضا پڑھے اس کو ادا کئے بغیر توبہ کئے جانا توبہ نہیں کہ جو نماز اس کے ذمے تھی اس کو نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی؟ (درمختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۶۲۸)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپاِ رحمت محبوبِ رب العزت عزوجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اپنے رب عزوجل سے ٹھٹھا (یعنی مذاق) کرنے والے کی طرح ہے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان، حدیث ۷۱۷۸، ج ۵، ص ۴۳۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

توبہ کے تین رکن ہیں

صدرُ الافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہیں، ”توبہ کے تین رکن ہیں:

(۱) اعترافِ جرم۔

(۲) تدامت۔

(۳) عزم ترک۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہے تو اُس کی تلافی بھی لازم۔ مثلاً تارکِ صلوة (یعنی نماز ترک کر دینے والے) کی توبہ

کیلئے نمازوں کی قضا بھی لازم ہے۔ (خزائن العرفان، ص ۱۲ رضا اکیڈمی بمبئی)

سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے

کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اُس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھولے ہوئے کو یاد دلا دے (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۴۳) (ورنہ گنہگار ہوگا) یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اُس وقت واجب ہوگا جبکہ ظن غالب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجب نہیں۔

فجر کا وقت ہو گیا اٹھو!

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! خوب صدائے مدینہ لگائیے یعنی سونے والوں کو نماز کیلئے جگائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے، صدائے مدینہ واجب نہیں، نمازِ فجر کے لئے جگانا کارِ ثواب ہے جو ہر مسلمان کو حسبِ موقع کرنا چاہئے۔ صدائے مدینہ لگانے میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ کسی مسلمان کو ایذا نہ ہو۔

حکایت: ایک اسلامی بھائی نے مجھے (سب مدینہ غنی عنہ کو) بتایا تھا ہم چندا اسلامی بھائی میگافون پر فجر کے وقت صدائے مدینہ لگاتے ہوئے ایک گلی سے گزرے۔ ایک صاحب نے ہم کو ٹوکا اور کہا کہ میرا بچہ رات بھر نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے آپ لوگ میگافون بند کر دیجئے۔ ہم کو ان صاحب پر بڑا غصہ آیا کہ نہ جانے کیسا مسلمان ہے، ہم نماز کیلئے جگا رہے ہیں اور یہ اس نیک کام میں رُکاوٹ ڈال رہا ہے! خیر دوسرے دن ہم پھر صدائے مدینہ لگاتے ہوئے اُس طرف جانکے تو وہی صاحب پہلے سے گلی کے نُٹکڑ پر غمزہ کھڑے تھے اور ہم سے کہنے لگے، آج بھی بچہ ساری رات نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے اسی لئے میں یہاں کھڑا ہو گیا تاکہ ہماری گلی سے خاموشی سے گزرنے کی آپ حضرات کی خدمات میں درخواست کروں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر میگافون کے صدائے مدینہ لگائی جائے۔ نیز بغیر میگافون کے بھی اس قدر بلند آوازیں نہ نکالی جائیں جس سے گھروں میں نماز و تلاوت میں مشغول اسلامی بہنوں، ضعیفوں، مریضوں اور بچوں کو تشویش ہو یا جو اول وقت میں پڑھ کر سو رہا ہو اُس کی نیند میں خلل پڑے۔ اور اگر کوئی مسلمان اپنے گھر کے پاس صدائے مدینہ لگانے سے روکے تو اُس سے ضد بحث کرنے کے بجائے اُس سے مُعافی مانگ لی جائے اور اس پر حُسنِ ظن رکھا جائے کہ یقیناً کوئی مسلمان نماز کیلئے جگانے کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ اس پچارے کی کوئی مجبوری ہوگی۔ اگر بالفرض وہ بے نمازی ہو تو بھی آپ اُس پر سختی کرنے کے مجاز نہیں، کسی مناسب وقت پر انتہائی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کے ذریعے اُس کو نماز کیلئے آمادہ کیجئے۔ مساجد میں بھی اذانِ فجر وغیرہ کے علاوہ بے موقع نیز محلّوں یا مکانوں کے اندر محافل میں اسپیکر استعمال کرنے والوں کو بھی اپنے اپنے گھروں میں عبادت کرنے والوں، مریضوں، شیرخوار بچوں اور سونے والوں کی ایذا کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔

حقوق عامہ کے احساس کی حکایت

حقوق عامہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، ہمارے اسلاف اس معاملہ میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سپُدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، حضرت سپُدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت ایک شخص کئی سال سے حاضر ہوتا اور علم حاصل کرتا۔ ایک بار جب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے منہ پھیر لیا۔ اُس کے بَصِوَرِ اِسْتَفْسَارِ پُرفرمایا، اپنے مکان کی دیوار کے سڑک والے کونے پر تم نے گارا لگا کر قدِ اَدَم (یعنی انسانی قد کے برابر) اس کو آگے بڑھا دیا ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کی گزرگاہ ہے۔ یعنی میں تم سے کیسے خوش ہو سکتا ہوں کہ تم نے مسلمانوں کا راستہ تنگ کر دیا ہے! (احیاء العلوم، ج ۵، ص ۹۶ دار صادر بیروت)

یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو اپنے گھروں کے باہر چبوترے وغیرہ بنا کر مسلمانوں کا راستہ تنگ کرتے ہیں۔

جلد سے جلد قضا کر لیجئے

جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اُن کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فرصت کا جو وقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۲، ص ۶۳۶)

چھپ کر قضا کیجئے

قضا نمازیں چھپ کر پڑھنے لوگوں پر (یا گھروالوں بلکہ قریبی دوست پر بھی) اس کا اظہار نہ کیجئے (مثلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فجر قضا ہو گئی یا میں قضا نے عمری کر رہا ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اظہار بھی مکروہ تحریمی و گناہ ہے (رد المحتار، ج ۲، ص ۶۵۰) لہذا اگر لوگوں کی موجودگی میں وتر قضا کریں تو تکبیر قنوت کیلئے ہاتھ نہ اٹھائیں۔

جُمُعَةُ الْوَدَاعِ مِیْنِ قِضَائِ عُمُرِی

رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کے آخری جُمُعہ میں بعض لوگ باجماعت قضاے عمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا میں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ باطل محض ہے۔

(ماخوذ از شرح الرِّقَابِیِّ عَلَی الْمَوَاضِعِ اللَّذِیَّةِ، ج ۷، ص ۱۱۰ ادار المعرفۃ بیروت)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ الختان فرماتے ہیں، جُمُعَةُ الْوَدَاعِ کے ظہر و عصر کے درمیان بارہ رَعْلَتِ نَفْلِ دُووَرِّ رَعْلَتِ کِی نیت سے پڑھے۔ اور ہر رَعْلَتِ مِیْنِ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ کے بعد ایک بار آیَةُ الْكُرْسِی اور تین بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور ایک بار سُوْرَةُ الْفَلَقِ اور سُوْرَةُ النَّاسِ پڑھے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس قدر نمازیں اس نے

قضا کر کے پڑھی ہوگی۔ ان کے قضا کرنے کا گناہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعَاف ہو جائے گا یہ نہیں کہ قضا نمازیں اس سے مُعَاف ہو جائیں گی وہ تو پڑھنے سے ہی ادا ہوگی۔ (اسلامی زندگی ص ۱۰۵)

عمر بھر کی قضا کا حساب

جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قضاے عمری پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا ہے اُس وقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور تاریخِ بُلُوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاطِ اسی میں ہے کہ عورت نو سال کی عُمر سے اور مرد بارہ سال کی عُمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۵۴ ارضافاؤنڈیشن لاہور)

قضا کرنے میں ترتیب

قضاے عمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کر لیں پھر تمام ظہر کی نمازیں اسی طرح عصر، مغرب اور عشاء۔ (فتاویٰ قاضی خان مع عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۹)

قضاے عمری کا طریقہ (حنفی)

قضا ہر روز کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ دو فرض فجر کے، چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء کے اور تین وتر۔ نیت اسی طرح کیجئے، مثلاً ”سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اُس کو ادا کرتا ہوں“۔ ہر نماز میں اسی طرح نیت کیجئے جس پر بکثرت قضا نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رُکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب رُکوع میں پورا پہنچ جائے اُس وقت سُبْحَانَ کا ”سین“ شروع کرے اور جب عظیم کا ”میم“ ختم کر چکے اُس وقت رُکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح سجدہ میں بھی کرے۔ ایک تخفیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی

تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ تین بار کہہ کر رُکوع کر لے۔ مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد شریف اور سُورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ قعدہ اخیرہ میں تَشْهَدُ یعنی التَّحِيَّاتِ کے بعد دونوں دُرُودوں اور دعا کی جگہ صرف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِيْ کہے۔

(مُلَخَّصٌ از فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۵۷ ارضافاؤنڈیشن لاہور)

نمازِ قصر کی قضاء

اگر حالتِ سفر کی قضا نماز حالتِ اقامت میں پڑھیں گے تو قصر ہی پڑھیں گے اور حالتِ اقامت کی قضا نماز سفر میں قضا کریں گے تو پوری پڑھیں گے یعنی قصر نہیں کریں گے۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۶۵۰)

زمانہ ارتداد کی نمازیں

جو شخص معاذ اللہ عزوجل مُرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مُرتد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں اُن کی قضا واجب ہے۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۳۷)

بچہ کی پیدائش کے وقت نماز

دائی (MIDWIFE) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہے، نماز قضا کرنے کیلئے یہ عذر ہے۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۱۹)

بچہ کا سر باہر آ گیا اور نفاس سے پیشتر وقت ختم ہو جائیگا تو اس حالت میں بھی اُس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی تو گنہگار ہوگی۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۶۵) کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اُس کو نقصان نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر مُعاف ہے۔ بعدِ نفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۱۹ ملتان)

مریض کو نماز کب مُعاف ہے؟

ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں اُن کی قضا واجب نہیں۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۷۰ ملتان)

عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہئے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رُکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کر کے، پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (رد المحتار، ج ۱، ص ۱۳۸ ملتان)

قضا کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں، قضا بہ قیّت ادا اور ادا بہ قیّت قضا دونوں صحیح ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۶۱۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

نوافل کی جگہ قضائے عمرو پڑھنے

قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نہیں پڑھے کہ بڑی الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔ (رد المحتار، ج ۱، ص ۵۳۶ ملتان)

فجر و عصر کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتے

نماز فجر اور عصر کے بعد وہ تمام نوافل ادا کرنے مکروہ (تحریمی) ہیں جو قصد اہوں اگرچہ تحیۃ المسجد ہوں، اور ہر وہ نماز جو غیر کی وجہ سے لازم ہو۔ مثلاً نذر اور طواف کے نوافل اور ہر وہ نماز جس کو شروع کیا پھر اسے توڑ ڈالا، اگرچہ وہ فجر اور عصر کی سنتیں ہی کیوں نہ ہوں۔ (در مختار، ج ۱، ص ۶۱)

قضا کیلئے کوئی وقت مُعین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بڑی الذمہ ہو جائیگا۔ مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت نماز نہیں پڑھ سکتا کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۳۴ کوئٹہ)

ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟

اگر ظہر کے فرض پہلے پڑھ لئے تو دو رکعت سنت بعد یہ ادا کرنے کے بعد چار رکعت سنت قبلہ ادا کیجئے چنانچہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ظہر کی پہلی چار سنتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعد فرض بلکہ مذہبِ اربع (یعنی پسندیدہ ترین پر) پر بعد سنت بعد یہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہنوز وقت ظہر باقی ہو۔

(مُلَخَّصاً فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۴۸ ارضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟

سنتیں پڑھنے سے اگر فجر کی جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو بغیر پڑھے شامل ہو جائے۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ طلوع آفتاب کے کم از کم بیس منٹ بعد سے لیکر ضحوة کُبْرٰی تک پڑھ لے کہ مستحب ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۷، ص ۴۲۴، بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۱۲)

کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟

مغرب کی نماز کا وقت غروب آفتاب تا ابتدائے وقتِ عشاء ہوتا ہے۔ یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتبار سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے مثلاً باب المدینہ کراچی میں نظام الاوقات کے نقشے کے مطابق مغرب کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ ہوتا ہے۔ فقہائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں، روزِ اَبْر (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں اس) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل (یعنی جلدی) مُسْتَحَب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ

ستارے گتھ گئے تو مکروہ تحریمی۔ (در مختار، ج ۱، ص ۲۳۶، عالمگیری، ج ۱، ص ۴۸)

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، اس (یعنی مغرب) کا وقت مُسْتَحَب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہ (مُحَرَّم) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۳، ارضافاؤنڈیشن لاہور) عصر و عشاء سے پہلے جو رکعتیں ہیں وہ سُنَّتِ غَیْرِ مُؤَكَّدَہ ہیں ان کی قضا نہیں۔

تراویح کی قضا کا کیا حکم ہے؟

جب تراویح فوت ہو جائے تو اُس کی قضا نہیں، نہ جماعت سے نہ تنہا اور اگر کوئی قضا کر بھی لیتا ہے تو یہ جُداگانہ نفل ہو جائیں گے، تراویح سے ان کا تعلق نہ ہوگا۔ (مُلْتَمَسًا دُرِّ مُخْتَار، ج ۱، ص ۶۱)

نماز کا فدیہ

جن کے رشتے دار فوت ہوئے ہوں وہ اس مضمون کا ضرور مطالعہ فرمائیں

میت کی عمر معلوم کر کے اس میں سے نو سال عورت کیلئے اور بارہ سال مرد کیلئے نابالغی کے نکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں حساب لگائیے کہ کتنی مدت تک وہ (یعنی مرحوم) بے نمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نمازیں یا روزے اس کے ذمہ قضا کے باقی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اندازہ لگالیجئے۔ بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عمر کے بعد بقیہ تمام عمر کا حساب لگالیجئے۔ اب فی نماز ایک ایک صدقہ فطر خیرات کیجئے۔ ایک صدقہ فطر کی مقدار تقریباً دو کلو پچاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔ اور ایک دن کی چھ نمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وتر واجب۔ مثلاً دو کلو پچاس گرام گیہوں کی رقم 12 روپے ہو تو ایک دن کی نمازوں کے 72 روپے ہوئے اور 30 دن کے 2160 روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً 25920 روپے ہوئے۔ اب کسی میت پر ۵۰ سال کی نمازیں باقی ہیں تو فدیہ ادا کرنے کیلئے 1296000 روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ ظاہر ہے ہر شخص اتنی رقم خیرات کرنے کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، اس کیلئے علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی نے شرعی حیلہ ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً وہ 30 دن کی تمام نمازوں کی فدیہ کی نیت سے 2160 روپے کسی فقیر کی ملک کر دے، یہ 30 دن کی نمازوں کا فدیہ ادا ہو گیا۔ اب وہ فقیر یہ رقم دینے والے ہی کو ہبہ کر دے (یعنی تحفے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو 30 دن کی نمازوں کے فدیے کی نیت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالک بنا دے۔ اس طرح لوٹ بھیر کرتے رہیں یوں ساری نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے گا

(ماخوذ از فتاویٰ بزازیہ معہ عالمگیری، ج ۴، ص ۶۹)

30 دن کی رقم کے ذریعے ہی حیلہ کرنا شرط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مثال دی ہے۔ اگر بالفرض 50 سال کے فدیوں کی

رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لوٹ پھیر کرنے میں کام ہو جائے گا۔ نیز فطرہ کی رقم کا حساب بھی گیبوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہوگا۔ اسی طرح فی روزہ بھی ایک صدقہ فطر ہے (درمختار معرہ المختار، ج ۲، ص ۶۴۴)

نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اسی طریقے سے فدیہ ادا کر سکتے ہیں۔ غریب و امیر سبھی فدیہ کا حیلہ کر سکتے ہیں۔ اگر روزہ اپنے مرحومین کیلئے یہ عمل کریں تو یہ میت کی زبردست امداد ہوگی، اس طرح مرنے والا بھی ان شاء اللہ عز و جل فرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور روزہ بھی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔ بعض لوگ مسجد وغیرہ میں ایک قرآن پاک کا نسخہ دے کر اپنے من کو منا لیتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نمازوں کا فدیہ ادا کر دیا یہ ان کی غلط فہمی ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۶۸۸ ارضافاؤنڈیشن لاہور)

مرحومہ کے فدیہ کا ایک مسئلہ

عورت کی عادت حیض اگر معلوم ہو تو اس قدر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر مہینے سے تین دن نو برس کی عمر سے مُستغنیٰ کریں مگر جتنی بار حمل رہا ہومدت حمل کے مہینوں سے ایام حیض کا استثناء نہ کریں۔ عورت کی عادت دربارہ نفاس اگر معلوم ہو تو ہر حمل کے بعد اتنے دن مُستغنیٰ کرے اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نفاس کے لئے چارپ اقل (کم سے کم) میں شرعاً کچھ تقدیر نہیں۔ ممکن ہے کہ ایک ہی دن آ کر فوراً پاک ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۵۴۴ ارضافاؤنڈیشن لاہور)

100 کوڑوں کا حیلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز کے فدیہ کا حیلہ میں نے اپنی طرف سے نہیں لکھا۔ حیلہ شرعی کا جواز قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی معتبر کتب میں موجود ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوالعباس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیماری کے زمانے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمت سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضر ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھائی کہ ”میں تندرست ہو کر سو کوڑے ماروں گا“ صحیحاً ہونے پر اللہ عز و جل نے انہیں سوتیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

وَ خُذْ بِدِكَ ضَعْفًا ترجمہ کنز الایمان: اور فرمایا کہ

فَاَضْرِبْ بِهٖ وَلَا تَحْنُطْ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر

(پارہ ۲۳، ع ۱۳) اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

”عالمگیری“ میں جیلوں کا ایک مستقل باب ہے جس کا نام ”کتاب الجیل“ ہے چنانچہ ”عالمگیری کتاب الجیل“ میں

ہے، ”جو حیلہ کسی کا حق مارنے یا اس میں ٹبہ پیدا کرنے یا باطل سے فریب دینے کیلئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور جو حیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصل کر لے وہ اچھا ہے۔ اس قسم کے حیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

وَأَخَذَ بِيَدِكَ ضَعْفًا
فَأَضْرِبُ بِهِ وَلَا تَحْنُطُ ط
ترجمہ کنز الایمان : اور فرمایا کہ
اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس
سے ماروے اور قسم نہ توڑ۔
(پارہ ۲۳، ع ۱۳)

(فتاویٰ عالمگیری، ج ۶، ص ۳۹۰)

کان پھید نہ کا رواج کب سے ہوا؟

حیلے کے جواز پر ایک اور دلیل ملاحظہ فرمائیے چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سیدنا سارہ اور حضرت سیدنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ چپقلش ہو گئی۔ حضرت سیدنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی عضو کاٹوں گی۔ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صلح کروادیں۔ حضرت سیدنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، ”مَا حِيلَةٌ يَمِينِي“ یعنی میری قسم کا کیا حیلہ ہوگا؟ تو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل ہوئی کہ (حضرت) سارہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو حکم دو کہ وہ (حضرت) ہاجرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے کان ٹھید دیں۔ اسی وقت سے عورتوں کے کان ٹھیدنے کا رواج پڑا۔ (غمرغمون البصائر شرح الاشباہ والنظائر، ج ۳، ص ۲۹۵ ادارۃ القرآن)

گائے کے گوشت کا تحفہ

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے عرض کی، یہ گوشت حضرت سیدنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. یعنی یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

(صحیح مسلم، ج ۱، ص ۳۳۵)

زکوٰۃ کا شرعی حیلہ

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سیدتنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ صدقہ کی حقدار تھیں ان کو بطور صدقہ ملا ہوا گائے کا گوشت اگرچہ ان کے حق میں صدقہ ہی تھا مگر ان کے قبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا تھا تو اُس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صدقہ نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قبضہ میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفہ دے سکتا یا مسجد وغیرہ کیلئے پیش کر سکتا ہے کہ مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ہدیہ یا عطیہ ہو گیا۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالَى زکوٰۃ کا شرعی حیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں، زکوٰۃ کی رقم مُردے کی تجویز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں صرف نہیں کر سکتے کہ تملیک فقیر (یعنی فقیر کو مالک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان امور میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو (زکوٰۃ کی رقم کا) مالک کر دیں اور وہ (تعمیر مسجد وغیرہ میں) صرف کرے، اس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (ردالمحتار، ج ۳، ص ۳۳۳)

100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کفن و دفن بلکہ تعمیر مسجد میں بھی حیلہ شرعی کے ذریعہ زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کر لیا تو اب وہ مالک ہو چکا، جو چاہے کرے۔ حیلہ شرعی کی بَرَکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجد میں دیکر ثواب کا حقدار ہو گیا۔ فقیر شرعی کو حیلے کا مسئلہ بے شک سمجھا دیا جائے۔ حیلہ کرتے وقت ممکن ہو تو زیادہ افراد کے ہاتھ میں رقم پھرانی چاہئے تاکہ سب کو ثواب ملے مثلاً حیلہ کیلئے فقیر شرعی کو ۲ لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو تحفہ دیدے یہ بھی قبضے میں لیکر کسی اور کو مالک بنا دے، یوں سبھی بے نیّت ثواب ایک دوسرے کو مالک بناتے رہیں، آخر والا مسجد یا جس کام کیلئے حیلہ کیا تھا اُس کیلئے دیدے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ سبھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صدقہ کرنے کا ثواب ملیگا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکر جو دو سخاوت، سراپا رحمت، محبوب رب العزت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کیلئے ہے اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (تاریخ بغداد، ج ۷، ص ۱۳۵ ادار الکتب العلمیہ بیروت)

فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ

(الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے

(ب) یا نصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصْلِیَّہ (یعنی خُرویاتِ زَعَدَی) میں مُسْتَعْرِقٌ (گھرا ہوا) ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سُواری کے جانور (یا اسکوٹریا کار) کاریگروں کے اوزار، پہننے کے کپڑے، خد مت کیلئے لونڈی، غلام، علمی مُثُغَل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی خُروت سے زائد نہ ہوں

(ج) اسی طرح اگر مَدُیُون (یعنی مقروض) ہے اور دَیْن (یعنی قرضہ) نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نہا ہیں ہوں۔ (ردالمحتار، ج ۳، ص ۳۳۳)

مَسْکِیْن کی تعریف

مَسْکِیْن وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا مُتَحَاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اسے سُوال حلال ہے۔ فقیر کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) بغیر خُروت و مجبوری سُوال حرام ہے اور ایسوں کے سُوال پر دینا بھی ناجائز ہے، دینے والا گنہگار ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۸۸)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جو بھکاری کمانے پر قادر ہونے کے باؤ جو دہلا خُروت و مجبوری بطور پیشہ بھیک مانگتے ہیں گنہگار ہیں اور ایسوں کے حال سے باخبر ہونے کے باؤ جو دان کو دینے والے اپنی زکوٰۃ و خیرات بر باد کرنے کے ساتھ ساتھ مزید گنہگار بھی ہوتے ہیں۔

زکوٰۃ کے حیلے کے بارے میں سوال و جواب

س: زکوٰۃ کا حیلہ کس طرح کیا جائے؟

ج: کسی فقیر شرعی کو یا اس کے وکیل کو مال زکوٰۃ کا مالک بنا دیا جائے وہ اس مال پر قبضہ کرنے کے بعد کسی بھی کام (مسجد کی تعمیر وغیرہ) میں صرف کر دے۔ یوں زکوٰۃ ادا ہونے کے ساتھ ساتھ دونوں ثواب کے بھی حقدار ہوں گے۔ ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ

س: آپ نے ارشاد فرمایا، ”شرعی فقیر یا اس کے وکیل“ یہاں وکیل سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد وہ شخص ہے جسے شرعی فقیر نے اپنی زکوٰۃ وصول کرنے کی اجازت دی ہو یا اس نے خود اس سے اجازت لی ہو۔

س: تو کیا وکیل بھی مال زکوٰۃ پر قبضہ کرنے کے بعد اسے کسی بھی کام میں صرف کرنے کا اختیار رکھتا ہے؟

ج: نہیں، البتہ اگر اسے فقیر نے اجازت دی ہو یا اس نے خود اجازت لی ہو تو کر سکتا ہے۔

س: فقیر شرعی نے وکیل کو اپنی زکوٰۃ کسی بھی کام میں صرف کرنے کی اجازت دی تھی یا اس نے خود ہی لی تھی، تو کیا اس

صورت میں بھی شرعی فقیر کو مال زکوٰۃ پر قبضہ کرنا ضروری ہوگا؟

ج: جی نہیں کیونکہ وکیل کا قبضہ مُوَسَّل (یعنی وکیل کرنے والے) کا ہی قبضہ کہلائے گا۔

س: چندہ دیتے یا حیلہ میں رقم لوٹاتے وقت دینی یا سماجی کام کے لئے کئی اختیارات دینے کے محتاط الفاظ بتا دیجئے۔

ج: مثلاً دعوت اسلامی کو چندہ دیتے یا حیلہ میں رقم لوٹاتے وقت دینے والا یہ کہے، ”یہ رقم دعوت اسلامی جہاں مناسب

سمجھے وہاں نیک و جائز کام میں خرچ کرے۔“

س: شرعی فقیر اپنے وکیل سے زکوٰۃ لیکر دعوت اسلامی کے مدنی کاموں میں صرف کرنے کے کئی اختیارات کس طرح دے؟

ج: وکیل کو کہنے کے محتاط الفاظ یہ ہیں، ”آپ میرے لئے جو بھی زکوٰۃ وصول کریں اسے دعوت اسلامی (یا فلاں فرد یا ادارہ)

کو یہ کہہ کر دے دیجئے کہ یہ رقم دعوت اسلامی (یا فلاں فرد یا ادارہ) جہاں مناسب سمجھے نیک و جائز کام میں صرف کرے۔“

س: چندہ وصول کرتے وقت کہنے کے محتاط الفاظ بھی بتا دیجئے۔

ج: زکوٰۃ، فطرہ، صدقاتِ واجبہ میں کئی اختیارات لینے کی حاجت نہیں کیوں کہ اس میں کسی بھی مستحق کو مالک بنانا شرط

ہے لوگ اگرچہ زکوٰۃ وغیرہ بظاہر دعوت اسلامی کو دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ دعوت اسلامی والوں کو اپنی ذات یا فطرہ کا

وکیل بناتے ہیں۔ لہذا دعوت اسلامی میں اس کا شرعی حیلہ کیا جاتا ہے۔ جس کا طریقہ اور محتاط الفاظ بیان کیے گئے۔

صدقاتِ واجبہ کے علاوہ جو چندہ دیا جاتا ہے وہ نفلی صدقہ کہلاتا ہے۔ چنانچہ ایسا چندہ نیز قربانی کی کھال لیتے وقت محتاط

الفاظ یہ ہیں۔ ”آپ اجازت دے دیجئے کہ آپ کا چندہ یا کھال بیچ کر اس کی رقم دعوت اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں

نیک و جائز کام میں خرچ کرے۔“ دینے والا ”ہاں“ کہہ دے یا کسی طرح بھی آپ کی بات سے متفق ہو جائے تو کافی آسانی ہو جائے گی ورنہ اس کھال سے ملنے والی رقم یا چندہ کو دعوتِ اسلامی کے معروف طریق کار کے مطابق ہی خرچ کرنا ہوگا، اگر کسی اور نیک کام میں خرچ کر دیا تو تاوان ادا کرنا ہوگا۔ یعنی جتنی رقم خرچ کی وہ پلے سے لوٹانی پڑے گی۔ بہتر یہ ہے کہ مذکورہ جملہ رسید پر لکھ دیا جائے اور جو چندہ یا کھال دے اُس کو پڑھایا یا پڑھ کر سُنا دیا جائے۔

س: تاوان کس طرح ادا کرنا ہوگا؟

ج: جس نے کھال یا رقم وغیرہ دی اسے دیدے یا اس کی اجازت سے خرچ کرے۔

س: اس طرح تو بہت مشکل ہو جائے گی کیونکہ چندہ وغیرہ دینے والوں کا تو پتا چلنا اکثر دشوار ہوتا ہے، کوئی آسان حل بتلا دیجئے۔

ج: پتانہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم جو تاوان کی مدد میں ادا کی جائے اسے انہیں کاموں میں صرف کریں جن کے لیے چندہ وغیرہ دینے والوں نے کہا تھا۔ مثلاً مسجد کے لیے چندہ لیا اور اسے مدرسہ میں خرچ کر دیا تو اب اتنی رقم اپنے پلے سے مسجد میں خرچ کی جائے۔

س: اگر کسی نے خاص مدرسہ کے نام پر چندہ دیا تو کیا دعوتِ اسلامی کے دیگر مدنی کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں؟

ج: نہیں کر سکتے، اگر کیا تو تاوان دینا ہوگا۔ کیونکہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جس مدد (یعنی کام) کے لیے چندہ لیا اسی میں خرچ کرنا ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر بیچ گیا تو جس نے دیا اسی کو لوٹانا ہوگا، یا اس کی اجازت سے خرچ کرنا ہوگا۔

س: مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اگر کسی نے زکوٰۃ یا فطرہ بغیر حیلہ شرعی کے غیر مصرفِ زکوٰۃ میں خرچ کر ڈالا ہو تو اس کی توبہ کا کیا طریقہ ہے؟

ج: یہاں جہالتِ عذر نہیں۔ اس نے کیوں نہیں سیکھا! اگر بالفرض کسی نے زکوٰۃ یا فطرہ کی رقم کو بغیر حیلہ شرعی غیر مصرفِ زکوٰۃ میں خرچ کر ڈالا تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُس پر تاوان بھی لازم آئے گا۔ مثلاً کسی نے دعوتِ اسلامی کو زکوٰۃ دی اور ذمہ دار نے بغیر حیلہ کیے وہ رقم تعمیر مسجد یا مدرسے کی تنخواہ یا اسی طرح کے نیک کاموں میں صرف کر دی تو اُسے پلے سے مذکورہ طریقہ کار کے مطابق تاوان ادا کرنا ہوگا اگرچہ وہ رقم لاکھوں بلکہ کروڑوں کی ہو، اس کے لیے فقط توبہ کافی نہیں۔

س: جس نے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ بغیر حیلہ کے غیر مصرف میں صرف کر دی ہو اور اب مسئلہ معلوم ہوا ہو مگر تاوان

دینے کے لیے رقم نہ ہو تو کیا کرے؟

ج: اگر یہ اب فقیرِ شرعی ہے تو اُس پر جتنا تاوان ہے اتنی زکوٰۃ دے کر اس کو اس کا مالک بنا دیا جائے اب جن جن کی زکوٰۃ کا اس نے غلط استعمال کر ڈالا تھا مذکورہ طریقہ کار کے مطابق تاوان ادا کرے۔

س: اگر کسی سپد نے یہ بھول کی ہو تو کیا کرے کیونکہ سپد سے تو زکوٰۃ کا حیلہ بھی نہیں کر سکتے؟

ج: اگر کسی سپد نے مثلاً زید نے ایک لاکھ روپے کی زکوٰۃ غیر مصرف میں صرف کر دی تو اب بطور چندہ ملی ہوئی زکوٰۃ کا کسی فقیرِ شرعی کو مالک بنا دیا جائے۔ فقیرِ شرعی قبضہ میں لینے کے بعد وہ رقم سپد صاحب کی نذر کر دیں، اب سپد صاحب قبضہ کر لینے کے بعد اُس رقم کو تاوان کے مد میں ادا کریں اور توبہ بھی کریں۔

س: دعوتِ اسلامی بہت ہی بڑی تحریک ہے، ہر فرد مسائل سے واقف نہیں ہوتا، ان معاملات کا حل کیا؟

ج: جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی اُس پر یہ بھی فرض ہے کہ زکوٰۃ کے ضروری مسائل سیکھے اسی طرح چندہ لینے والے پر بھی یہ فرض ہے کہ اس کے ضروری مسائل سیکھے۔ ہر ذمہ دار کو چاہیے کہ جس کو چندہ یا قربانی کی کھالیں وصول کرنے کی اجازت دیں اُس کی تربیت بھی کریں۔

س: کیا حیلہ کرتے وقت شرعی فقیر کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ واپس دے دینا، رکھ مت لینا وغیرہ؟

ج: نہ کہے۔ پال فرض ایسا کہہ بھی دیا تب بھی زکوٰۃ کی ادائیگی و حیلہ میں کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ صدقات و زکوٰۃ اور تحفہ دینے میں اس قسم کے شرطیہ الفاظ فاسد ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجددین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ شامی (کتاب الزکاۃ، باب المصروف، ج ۳، ص ۲۹۳ مطبوعہ ملتان) کے حوالے سے فرماتے ہیں، ”ہبہ اور صدقہ شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتے“۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۰۸، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

س: حضور اگر حیلہ کرنے کیلئے شرعی فقیر کو زکوٰۃ دی جائے اور وہ لے کر رکھ لے تو کیا اب اس سے نیک کاموں کیلئے جبراً نہیں لے سکتے؟

ج: نہیں لے سکتے، کیونکہ اب وہ مالک ہو چکا اور اسے اپنے مال پر اختیار حاصل ہے۔ (ایضاً)

س: اس طرح پھر حیلہ کیسے کروایا جائے؟ اگر کسی فقیرِ شرعی نے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ رکھ لی تو؟ اس کا کوئی مدنی طریقہ ارشاد فرمادیتے۔

ج: اس کا ایک بہترین طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، ”اس کا بے خلش طریقہ یہ ہے کہ مثلاً مال زکوٰۃ سے بیس روپے سپد کی نذر یا مسجد میں صرف کیا چاہتا ہے کسی فقیرِ عاقل بالغ مصرفِ

زکوٰۃ کو کوئی کپڑا مثلاً ٹوپی یا سیرسوا سیرغلّہ دکھائے کہ یہ ہم تمہیں دیتے ہیں مگر مفت نہ دیں گے بیس روپے کو بیچیں گے، یہ روپے تمہیں ہم اپنے پاس سے دیں گے کہ ہمارے مطالب میں واپس کر دو، وہ خواہ مخواہ راضی ہو جائے گا، جانے گا کہ مجھے تو یہ چیز یعنی کپڑا یا غلّہ مفت ہی ہاتھ آئے گا، اب بیع شرعی کر کے بیس روپے بہ نیتِ زکوٰۃ اسے دے، جب وہ قابض ہو جائے اپنے مطالبہ مُقنن (یعنی اب وہ قیمت جو خرید و فروخت کے وقت طے ہوئی تھی، فقیر سے اپنے مطالبہ میں) لے لے، اول تو وہ خود ہی دے دے گا کہ سرے سے اسے ان روپوں کے اپنے پاس رہنے کی اُمید ہی نہ تھی کہ وہ گرہ سے جاتا سمجھے، اسے تو صرف اس کپڑے یا غلّے کی اُمید تھی وہ حاصل ہے تو انکار نہ کرے گا اور کرے بھی تو یہ جبراً چھین لے کہ وہ اس قدر اس کا مدیون (یعنی مقروض) ہے اور دائن (یعنی قرض دینے والا) جب اپنے دین (قرض) کی چٹنس سے مالِ مدیون پائے تو بالاتفاق بے اس کی رضامندی کے لے سکتا ہے، اب یہ روپے لے کر بطورِ خود نذرِ سپند یا بنائے مسجد میں صرف کر دے کہ دونوں مُرادیں حاصل ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۰۸، ارضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

س: برائے مہربانی بیان کردہ طریقہ آسان الفاظ میں بتا دیجئے:

ج: فیضانِ رضا سے عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں، زید عاقل و بالغ جو کہ فقیر شرعی ہے اس سے ایک لاکھ روپے زکوٰۃ کا حیلہ کروانا ہے مگر خدشہ ہے کہ یہ رقم رکھ لے گا تو اُس کو مثلاً ایک قلم دکھا کر ایک لاکھ روپے میں اُدھار بیچ دیجئے اور وہ قلم پر قبضہ کر لے اس طرح وہ آپ کے ایک لاکھ روپے کا مقروض ہو گیا، اب اُس کو ایک لاکھ روپے زکوٰۃ کا مالک بنا دیجئے اس کے بعد اُس سے ایک لاکھ روپے قرضہ کا مطالبہ کیجئے۔ بالفرض وہ نہ بھی دے تو چھین کر بھی لے سکتے ہیں۔

س: حیلہ کرنے کیلئے فقیر شرعی نہ ملے تو کیا کسی صاحبِ نصاب کو فقیر شرعی بنانے کا بھی کوئی حیلہ ہے؟

ج: جی ہاں، بہت آسان طریقہ ہے۔ مثلاً زید عاقل و بالغ کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد 50000 پاکستانی روپے ہیں اور یوں وہ صاحبِ نصاب ہے۔ اس کو اتنا قرضدار بنا دیجئے کہ وہ صاحبِ نصاب نہ رہے مثلاً اُس کو ایک عطر کی شیشی ایک لاکھ روپے میں بیچ دیجئے وہ شیشی پر قبضہ کر لینے کے بعد فقیر شرعی ہو گیا کیوں کہ اگر وہ اپنے پاس موجود ساری رقم بھی دے دے تب بھی 50000 کا مقروض رہے گا۔ اب اس کو ایک ساتھ جتنی بھی زکوٰۃ کی رقم مثلاً پچاس لاکھ روپے دے دیجئے وہ قبضہ کرنے کے بعد چاہے تو اس میں سے قرضہ بھی ادا کر دے اور بقیہ رقم بھی کسی کام میں صرف کرنے کیلئے دیدے۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مثلاً وہ ساری ہی رقم مسجد بنانے کیلئے دیدے اور پھر آپ چاہیں تو اُس کا قرضہ مُعاف کر دیجئے بلکہ اُس کے زکوٰۃ کی رقم پر قبضہ کرتے ہی آپ نے اپنا قرضہ مُعاف کر دیا تب بھی حرج نہیں۔ یہ یاد رہے کہ قرض کی ادائیگی یا مُعافی کی صورت میں زید مذکور اگرچہ حیلہ کی رقم لوٹا چکا ہو غنی یعنی صاحبِ نصاب رہے گا۔ کیونکہ قرض کی

ادا نیگی یا معافی کی صورت میں اس کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد 50000 روپے پہلے کے موجود ہیں۔ اگر اس کے ساتھ مزید حیلے کرنے ہوں تو اس کو مقروض ہی رہنے دیجئے بار بار مقروض بناتے رہئے۔

س: کیا چیک کے ذریعے حیلہ ہو سکتا ہے؟

ج: جی نہیں۔ چیک کے ذریعے زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

س: بینک سے بڑی رقم نکلوانے اور پھر شرعی فقیر کے قبضہ میں دینے پھر اس سے لے کر دوبارہ بینک میں جمع کروانے میں کُرج ہوتا ہے کوئی آسان حل ارشاد فرما دیجئے۔

ج: شرعی فقیر اپنے نام سے بینک میں اتنی رقم کا اکاؤنٹ کھلوالے کہ وہ شرعی فقیر ہی رہے پھر جتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں اسے دینی ہے اسے بتا کر اس کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی جائے۔ جب وہ رقم اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوگئی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اب وہ کسی بھی نیک یا جائز کام میں صرف کرنے کے لئے کسی کو اختیار دیدے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حقی)

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بَرَکَتِ نشان ہے، ”جو مجھ پر ایک بار دُرُودِ شَرِيفِ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُخْد پھاڑ جتنا ہے۔“ (مُصَنَّفِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، ج ۱، ص ۵۱، حدیث ۱۵۳ ادار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت

ایک شخص حضرت سیدنا بری سقظی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں شریک ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت سیدنا بری سقظی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی تو پوچھا، مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہو کر نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت فرما دی۔ اُس نے عرض کی، یا سیدی! میں نے بھی آپ کے جنازے میں شریک ہو کر نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ تو آپ نے ایک فہرس نکالی مگر اس شخص کا نام شامل نہ تھا، جب غور سے دیکھا تو اس کا نام حاشیہ پر موجود تھا۔

(شَرْحُ الصُّدُورِ، ص ۲۷۹ ادار الکتب العربیہ بیروت)

عقیدت مندوں کی بھی مغفرت

حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو انتقال کے بعد قاسم بن مُنْبِهٍ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا اور ارشاد فرمایا، اے بشر! تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ تو میں نے عرض کی، یا رب عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے مَحَبَّتِ کرنے والوں کو بھی بخش دے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت مزید جوش پر آئی، اور فرمایا، قیامت تک جو تم سے مَحَبَّتِ کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بخش دیا۔

(شَرْحُ الصُّدُورِ، ص ۲۷۵ ادار الکتب العربیہ بیروت)

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے در کا گدا

خالق نے مجھے یوں بخش دیا، سلجن اللہ سلجن اللہ

ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى سے نسبتِ باعِثِ سَعَادَتِ، ان کا ذکرِ خیرِ باعِثِ نَزْوِلِ رَحْمَتِ، ان کی صُحْبَتِ، دو جہاں کیلئے بَارِکَتِ، ان کے مزارات کی زیارتِ تریاقِ امراضِ مَعْصِيَتِ اور ان کی عقیدتِ ذَرِيَعَةُ نَجَاتِ آخِرَتِ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى سے عقیدت اور ولی کامل

حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی سے محبت ہے یا اللہ عزوجل! ان کے صدقے ہماری بھی مغفرت فرما۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ اکافی سے ہمیں تو پیار ہے
ان شاء اللہ عزوجل اپنا بیڑا پار ہے

کفن چور

ایک عورت کی نماز جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامل ہو گیا اور قبرستان ساتھ جا کر اُس نے قبر کا پتا محفوظ کر لیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قبر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! ایک مغفور (یعنی بخشش کا حقدار) شخص مغفورہ (یعنی بخششی ہوئی) عورت کا کفن چُراتا ہے! سُن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کر دی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنہوں نے میرے جنازے کی نماز پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ یہ سُن کر اُس نے فوراً قبر پر مٹی ڈال دی اور سچے دل سے تائب ہو گیا۔ (شرح الصدور، ص ۲۰۱ دارالکتب العربیہ بیروت)

شرکائے جنازہ کی بخشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نماز جنازہ میں حاضری کس قدر سعادت مندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رہنا چاہئے ہو سکتا ہے کسی نیک بندہ کے جنازے میں شمولیت ہمارے لئے سامان مغفرت بن جائے۔ خدائے رحمن عزوجل کی رحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفرت فرما دیتا ہے تو اُس کے جنازہ کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”بندہ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزایہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشش کر دی جائیگی“۔ (شعب الایمان، ج ۷، ص ۷، حدیث ۹۲۵۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مغفرت نشان ہے، مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (کنز العمال، ج ۱۵، ص ۵۹۵)

جنتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عافیت نشان ہے، جب کوئی جنتی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل حیا فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ (الفردوس بما ثور الخطاب ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۸)

جنازہ کا ساتھ دینے کا ثواب

حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بارگاہِ خداوندیؑ وعلی میں عرض کرتے ہیں، یا اللہ عزوجل! جس نے محض تیری رضا کے لئے جنازہ کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس دن وہ مرے گا تو فرشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفرت کروں گا۔

(شرح الصدور، ص ۱۰۱، دارالکتب العربی بیروت)

اُحد پہاڑ جنا ثواب

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلبِ وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حصولِ ثواب کی نیت سے) اپنے گھر سے جنازہ کے ساتھ چلے، نمازِ جنازہ پڑھے اور دفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اُس کے لیے دو قیراط ثواب ہے جس میں سے ہر قیراط اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آجائے (اور تدفین میں شریک نہ ہو تو) تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۷۳۰ مطبوعہ افغانستان)

نمازِ جنازہ باعثِ عبرت ہے

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے، مجھ سے سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، درسمولِ مُحْتَسَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارت کرو تا کہ آخرت کی یاد آئے اور مردہ کو نہلاؤ کہ فانی جسم (یعنی مردہ جسم) کا چھونا ہیئتِ بڑی نصیحت ہے اور نمازِ جنازہ پڑھو تا کہ یہ تمہیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ عزوجل کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔ (المستدرک للحاکم، رقم الحدیث ۱۳۳۵، ج ۱، ص ۷۱)

میت کو نہلانے وغیرہ کی فضیلت

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۰۱ حدیث ۱۳۶۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جنازہ دیکھ کر کہئے

حضرت سیدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعد وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ کہا ایک کلمہ کی وجہ سے بخش دیا جو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ کو دیکھ کر کہا کرتے تھے سُبْحٰنَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ (یعنی وہ ذاتِ پاک ہے جو زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی) لہذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا اس کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا۔

(ملخصاً احیاء العلوم، ج ۵، ص ۲۶۶ دارصادر بیروت)

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ یعنی کوئی ایک بھی ادا کر لے تو سب بِرِئِ الدِّمَةِ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ، ج ۲، ص ۱۵۳) اس کے لئے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۶۲) اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے (فتاویٰ تاتارخانیہ، ج ۲، ص ۱۵۴)

نماز جنازہ میں دو رکن اور تین سنتیں ہیں

دو رکن یہ ہیں

(۱) چار بار اللہ اکبر کہنا

(۲) قیام۔ اس میں تین سنت مؤکدہ یہ ہیں

(۱) نساء

(۲) دُرُود شریف

(۳) میت کیلئے دعاء۔ (دُرُودِ نَحْوِ مَعْرِدِ الْبَحَّارِ، ج ۳، ص ۱۲۴)

نماز جنازہ کا طریقہ (حنفی)

مقتدی اس طرح نیت کرے: ”میں نیت کرتا ہوں اس جنازہ کی نماز کی، واسطے اللہ عزوجل کے، دعا اس میت کیلئے، پیچھے اس امام کے“ (فتاویٰ تاتارخانیہ، ج ۲، ص ۱۵۳)

اب امام و مقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے فوراً حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں۔ اس میں ”وَتَعَالَى جَدُّكَ“ کے بعد ”وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہیں پھر دُرُودِ اِبْرَاهِيمِ پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ۔ باقی تمام اذکار امام و مقتدی سب آہستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہیں اور

ہاتھ لٹکادیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی، ص ۵۸۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دعا

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا

وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا وَانْشَأْتَ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ

الہی عزوجل بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو

اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ الہی عزوجل تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ

اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

نابالغ لڑکے کی دعا

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَا فِعَاً وَ مُشَفَّعًا ط

الہی عزوجل اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کر نیوالا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنیوالا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کر نیوالا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغ لڑکی کی دعا

اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَا فِعَةً وَ مُشَفَّعَةً ط

الہی عزوجل اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کر نیوالی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنیوالی بنادے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کر نیوالی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۳۶، فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۶۴)

جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

بعض لوگ جوتا پہنے اور بیٹ سے لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ اگر جوتا پہنے نماز پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے

(حاشیہ الطحاوی، ص ۵۸۲)

احتیاط اسی میں ہے کہ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھی جائے، فرش پر کھڑے ہو جائے چاہیں تو اپنی جیب کا رومال پاؤں کے نیچے بچھا لیجئے۔

غائبانہ نماز جنازہ

میت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غائبانہ نماز جنازہ نہیں ہو سکتی۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۱۲۳)

مستحب یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ (مراتی الفلاح مع حاشیہ الطحاوی، ص ۵۸۳)

چند جنازوں کی اکٹھی نماز کا طریقہ

چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں اس میں اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قطار بند۔ یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سر ہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سر ہانا و علیٰ ہذا القیاس (یعنی اسی پر قیاس کیجئے) (بہار شریعت حصہ ۴، ص ۵۷، المدینۃ المرشد بریلی شریف)

جنازہ میں کتنی صفیں ہوں؟

بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین صفیں ہوں کہ حدیث پاک میں ہے، جسکی نماز (جنازہ) تین صفوں نے پڑھی اُس کی مغفرت ہو جائیگی (جامع ترمذی، ج ۱، ص ۲۲)

اگر گل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صف میں تین کھڑے ہو جائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک (غنیۃ المبتلیٰ، ص ۵۴) جنازے میں پچھلی صف تمام صفوں سے افضل ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۱۳۱)

جنازے کی پوری جماعت نہ ملے تو

مَسْبُوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اُنْدِیشہ ہو کہ دُعاء وغیرہ پڑھے گا تو پوری کرنے سے قبل لوگ جنازے کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دُعاء وغیرہ چھوڑ دے۔ (فتاویٰ المستملی، ص ۵۳۷)

پوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا وہ (جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا) شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار ”اللہ اکبر“ کہے (در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۱۳۶) پھر سلام پھیر دے۔

پاگل یا خود کشی والے کا جنازہ

جو پیدائشی پاگل ہو یا بالغ ہونے سے پہلے پاگل ہو گیا ہو اور اسی پاگل پن میں موت واقع ہوئی تو اُس کی نماز جنازہ میں نابالغ کی دعا پڑھیں گے (ماخوذ از حاشیہ الطحاوی، ص ۵۸۷) جس نے خودکشی کی اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ (دُرِ مختار، ج ۳، ص ۱۰۸)

مردہ بچے کے احکام

مسلمان کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے۔ اس کیلئے سنت کے مطابق غسل و کفن نہیں ہے اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی۔ سر کی طرف سے اکثر کی مقدار سر سے لیکر سینے تک ہے۔ لہذا اگر اس کا سر باہر ہوا تھا اور چیخنا تھا مگر سینے تک نکلنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو اس کی نماز نہیں پڑھیں گے۔ پاؤں کی جانب سے اکثر کی مقدار کمر تک ہے۔ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ یا کچا گر گیا اس کا نام رکھا جائے اور وہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔

(دُرِ مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۱۵۲)

جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب

حدیث پاک میں ہے، جو جنازے کو چالیس قدم لیکر چلے اُسکے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے

(الطبرانی فی الاوسط، ج ۳، ص ۲۶۰ حدیث ۵۹۲۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نیز حدیث شریف میں ہے، جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عزوجل اُس کی حتمی (یعنی مُسْتَقْبَل) مغفرت فرمادے گا۔ (الجوهرة النيرة، ج ۱، ص ۱۳۹)

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے (تاتارخانیہ، ج ۲، ص ۱۵۰)

سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ (ایضاً)

پوری سنت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سر ہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سر ہانے پھر

اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (مراتی الفلاح مع حاشیہ الطحاوی، ص ۶۰۴)

بعض لوگ جنازے کے جلوس میں اعلان کرتے رہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں
 ”ہر پائے کو کندھے پر لئے دس دس قدم چلئے“

بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ

چھوٹے بچے کے جنازے کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے
 رہیں (المحرمات، ج ۲، ص ۳۳۵) عورتوں کو (بچہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا جائز و ممنوع ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۱۶۲)

نماز جنازہ کے بعد واپسی کے مسائل

جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہئے اور نماز کے بعد اولیائے میت (یعنی مرنے والے کے
 سر پرستوں) سے اجازت لیکر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اجازت کی حاجت نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۶۵)

کیا شوہر بیوی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟

شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبر میں بھی اُتار سکتا ہے اور منہ بھی دیکھ سکتا ہے صرف غسل دینے اور
 بلا حائل بدن کو چھونے کی ممانعت ہے (در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۱۰۵) عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۱۰۷)

کافر کا جنازہ

مُرتد یا کافر کی نماز جنازہ اور جلوس جنازہ میں جائز و کارِ ثواب سمجھ کر شریک ہونا کفر ہے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت امام
 احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر اس اعتقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافر ہو
 جائے گا۔ اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا، اگر کافر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہئے کہ شیطان آگے آگے
 آگ کا شعلہ ہاتھ میں لئے اچھلتا کودتا خوش ہوتا ہوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وصول ہوئی۔

(ملفوظات حصہ چہارم، ص ۳۵۹ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

نکاح ٹوٹ گیا!

دنیاوی طمع سے کسی مُرتد یا کافر کی نماز جنازہ پڑھنا حرام قطعی اور شدید حرام ہے اور دینی طور پر اسے کارِ ثواب اور مُرتد یا
 کافر کو نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کا مستحق جان کر ایسا کیا تو یہ خود مسلمان نہ رہا اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا اسے تجدید اسلام
 و تجدید نکاح کرنا چاہیے۔ (مخلص از فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳)

اللہ تبارک و تعالیٰ سورة التوبة کی آیت نمبر ۸۴ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّا تَأْتِيهِ وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ط

إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ۝ (پ ۱۰، التوبة: ۸۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا

پیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق (کفر) ہی میں مر گئے۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ”اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لیے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔“ (خزانة العرفان ص ۳۲۱ رضا اکیڈمی بمبئی)

کفار کی عیادت مت کر

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سردار مکہ مکرمہ، سرکارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مرجائیں تو جنازے میں حاضر نہ ہو۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث ۹۲، ج ۱، ص ۷۰)

۷۸۶

۹۲

بالغ کی نماز جنازہ سے قبل یہ اعلان کیجئے

مرحوم کے عزیز و احباب توجہ فرمائیں۔ مرحوم نے اگر زندگی میں کبھی آپ کی دل آزاری یا حق تلفی کی ہو تو ان کو معاف کر دیجئے، ان شاء اللہ عزوجل مرحوم کا بھی بھلا ہوگا اور آپ کو بھی ثواب ملے گا۔ اگر کوئی لین دین کا معاملہ ہو تو مرحوم کے وارثوں سے مشورہ کیجئے۔ نمازِ جنازہ کی نیت اور اس کا طریقہ بھی سن لیجئے۔ ”میں قیامت کرتا ہوں اس جنازہ کی نماز واسطے اللہ عزوجل کے دعا اس میت کے لیے پیچھے اس امام کے۔“ اگر یہ الفاظ یاد نہ رہیں تو کوئی خرچ نہیں آپ کے دل میں یہ نیت ہونی ضروری ہے کہ ”میں اس میت کی نمازِ جنازہ پڑھ رہا ہوں۔“ جب امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے فوراً حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ہتھ پڑھئے۔ دوسری بار امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتے پھر نماز والا ڈروا براہیم پڑھیے۔ تیسری بار امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتے اور بالغ کے جنازہ کی دعا پڑھئے (اگر نابالغ یا نابالغہ ہے تو اس کی دعا پڑھنے کا اعلان کرنا ہے) جب چوتھی بار امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو آپ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کو کھول کر لٹکا دیجئے اور امام صاحب کے ساتھ قاعدے کے مطابق سلام پھیر دیجئے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

فِيضَانِ جُمُعَةٍ

جُمُعَةٍ كُوْدُرُوْدِ شَرِيْفِ پڑھنے کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہانِ محبوبِ رَحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بَرَکَتِ نشان ہے، ”جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ دو سو بار دُرُوْدِ پَآک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعَاف ہوں گے۔“

(کنز العمال، ج ۱، ص ۲۵۶، حدیث ۲۲۳۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے صدقے ہمیں جُمُعَةُ الْمُبَارَكِ کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقدِ رے جُمُعہ شریف کو بھی عام دنوں کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ جُمُعہ یومِ عید ہے، جُمُعہ سب دنوں کا سردار ہے، جُمُعہ کے روزِ جَنَّمَ کی آگ نہیں سلگائی جاتی، جُمُعہ کی راتِ دوزخ کے دروازے نہیں کھلتے، جُمُعہ کو بروزِ قیامتِ دِلہن کی طرح اٹھایا جائیگا، جُمُعہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رُتَبہ پاتا اور عذابِ قَبْرِ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ مُفسِّرِ شہیرِ حَکِیْمِ الْاُمَمِ حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الملتان کے فرمان کے مطابق ”جُمُعہ کوچ ہو تو اس کا ثواب ستر حج کے برابر ہے، جُمُعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستر گنا ہے“ (مُلَخَّصًا مَرَاةَ الْمَنَاجِحِ، ج ۲، ص ۳۲۳، ۳۲۵)

(یونکہ اس کا شرفِ بَیْتِ زیادہ ہے لہذا) جُمُعہ کے روز گناہ کا عذاب (بھی) ستر گنا ہے۔ (ایضاً ص ۲۳۶)

جُمُعَةُ الْمُبَارَكِ کے فضائل کے تو کیا کہنے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جُمُعہ کے نام کی ایک پوری سورت، سورَةُ الْجُمُعَةِ نازل فرمائی ہے جو کہ قرآنِ کریم کے ۲۸ ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سورَةُ الْجُمُعَةِ کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

وَذُرُوا الْبَيْعَ ط ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (پ ۲۸، الْجُمُعَةُ ۹)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جُمُعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو

اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

آقانه پہلا جمعہ کب ادا فرمایا

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، حضور اکرم، نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو 12 ربیع الاول روز دوشنبہ (یعنی پیر شریف) کو چاشت کے وقت مقام قباء میں اقامت فرمائی۔ دوشنبہ (پیر شریف) سہ شنبہ (منگل) چہار شنبہ (بدھ) پنجشنبہ (جمعرات) یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا، بنی سالم ابن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا۔ سرکار مدینہ منورہ، سردار مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہاں جمعہ ادا فرمایا اور خطبہ فرمایا۔ (خزائن العرفان، ص ۶۶۷ لاہور)

الحمد لله عز وجل آج بھی اُس جگہ پر شاندار مسجد جمعہ قائم ہے اور زائرین حصول بركات کیلئے اُس کی زیارت کرتے اور وہاں نوافل ادا کرتے ہیں۔ الحمد لله عز وجل مجھ گنہگار (سب مدینہ) کو بھی چند بار اُس مسجد شریف کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

میں مدینے تو گیا تھا یہ بڑا شرف تھا لیکن کبھی لوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

جمعہ کے معنی

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الملائک فرماتے ہیں، پھر تکہ اس دن میں تمام مخلوقات وجود میں مجتمع (اکٹھی) ہوئی کہ تکمیل خلق اسی دن ہوئی نیز حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً پانچ سو مجھے پڑھے ہیں اس دن جمع ہوئی نیز اس دن میں لوگ جمع ہو کر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ ان دنوں سے اسے جمعہ کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے اہل عرب اسے عروبہ کہتے تھے۔ (مرآة المناجیح، ج ۲، ص ۳۱۷)

سرکار نے کل کتنے جمعے ادا فرمائے

مہی کریم، رؤوف رحیم، محبوب رب عظیم عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تقریباً پانچ سو مجھے پڑھے ہیں اس لئے کہ جمعہ بعد ہجرت شروع ہوا جس کے بعد دس سال آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری زندگی شریف رہی اس عرصہ میں مجھے اتنے ہی ہوتے ہیں۔ (مرآة المناجیح، ج ۲، ص ۳۲۶)

دل پر مہر

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے، ”جو شخص تین جمعہ (کی نماز) سستی کے سبب چھوڑے اللہ عزوجل اس کے دل پر مہر کر دیگا۔“

(المستدرک، ج ۱، ص ۵۸۹ حدیث ۱۱۲۰ دار المعرفۃ بیروت)

جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد (یعنی تاکید) ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۳)

جُمُعہ کے عمامہ کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بڑیاد ہے، ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جُمُعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر رُز و د بھیجتے ہیں۔“

(مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۳۹۴، حدیث ۳۰۷۵ دار الفکر بیروت)

شفا داخل ہوتی ہے

حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، ”جو شخص جُمُعہ کے دن اپنے ناخن کا ثنا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے بیماری نکال کر شفاء داخل کر دیتا ہے“

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۶۵ دار الفکر بیروت)

دس دن تک بلاؤں سے حفاظت

صدر الشریعة، بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ”حدیثِ شِپاک میں ہے، جو جُمُعہ کے روز ناخن ترشوائے اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمُعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ (تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، حدیث ۸۶۵ السلفیہ بیروت)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخن ترشوائے تو رحمتِ آئینگی گناہ جائیں گے۔

(تنزیہ الشریعہ المرفوعہ، ج ۲، ص ۲۶۹، دار الکتب العلمیہ بیروت، بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۵ المدینۃ المرشد بریلی شریف)
حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جُمُعہ کے بعد افضل ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۹، ص ۵۸۱)

رزق میں تنگی کا سبب

صدر الشریعة، بدر الطریقہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جُمُعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا لہتا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیِ رزق کا سبب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۱۹۵ المدینۃ المرشد بریلی شریف)

فرشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بڑیاد ہے، ”جب جُمُعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹ صدقہ کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے

جو ایک گائے صدقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اس شخص کی مثل ہے جو مینڈھا صدقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو مرغی صدقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو اٹھ صدقہ کرے۔ اور جب امام (خطبہ کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال ناموں کو پیٹ لیتے ہیں اور آکر خطبہ سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۲۷)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، بعض علماء نے فرمایا کہ ملائکہ جمعہ کی طلوع فجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے سے، مگر حق یہ ہے کہ سورج ڈھلنے سے شروع ہوتے ہیں کیونکہ اسی وقت سے وقت جمعہ شروع ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ فرشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اولاً سو آدمی ایک ساتھ مسجد میں آئیں تو وہ سب اول ہیں۔ (مرآة المناجیح، ج ۲، ص ۳۳۵)

پہلی صدقہ میں جمعہ کا جذبہ

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”پہلی صدی میں سحری کی وقت اور فجر کے بعد راستوں کو لوگوں سے بھرا ہوا دیکھا جاتا تھا وہ چراغ لیے ہوئے (نماز جمعہ کیلئے) جامع مسجد کی طرف جاتے گویا عید کا دن ہو، حتیٰ کہ یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی پدعت ظاہر ہوئی وہ جامع مسجد کی طرف جلدی جانے کو چھوڑنا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے حیا نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صبح سویرے جاتے ہیں نیز طلبگارانِ دنیا خرید و فروخت اور حصولِ نفعِ دُنوی کیلئے سویرے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخرت طلب کرنے والے ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے!“

(احیاء العلوم، ج ۱، ص ۲۳۶ دار صادر بیروت)

غریبوں کا حج

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، باذنِ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار عزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، الْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِينِ وَ فِي رِوَايَةٍ حَجُّ الْفُقَرَاءِ. یعنی ”جمعہ کی نماز مساکین کا حج ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ کی نماز غریبوں کا حج ہے۔“

(کنز العمال، ج ۷، ص ۲۹۰، حدیث ۲۱۰۲۷، ۲۱۰۲۸، دار الکتب العلمیہ بیروت)

جمعہ کیلئے جلدی نکلنا حج ہے

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا، ”بلاشبہ تمہارے لئے ہر جمعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عمرہ موجود ہے، لہذا جمعہ کی

نماز کے لئے جلدی نکلنا حج ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے انتظار کرنا عمرہ ہے۔“

(السنن الکبریٰ للبیہقی، حدیث ۵۹۸۰، ج ۳، ص ۳۳۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حج و عمرہ کا ثواب

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”(نماز جمعہ کے بعد) عصر کی نماز پڑھنے تک مسجد ہی میں رہے اور اگر نماز مغرب تک ٹھہرے تو افضل ہے، کہا جاتا ہے کہ جس نے جامع مسجد میں (جمعہ ادا کرنے کے بعد وہیں رک کر) نماز عصر پڑھی اُس کیلئے حج کا ثواب ہے اور جس نے (وہیں رک کر) مغرب کی نماز پڑھی اسکے لئے حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۱، ص ۲۳۹، دار صادر بیروت) جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو جامع مسجد بولتے ہیں۔

سب دنوں کا سردار

سرکارِ مدینہ راحۃ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جُمُعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عیدُ الاضحیٰ اور عیدُ الفطر سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور

(۲) اسی میں زمین پر اُنہیں اُتارا اور

(۳) اسی میں اُنہیں وفات دی اور

(۴) اُس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اُس وقت جس چیز کا سوال کرے گا وہ اُسے دیگا جب تک حرام کا سوال نہ کرے اور

(۵) اُسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مُقرَّب فرشتہ و آسمان وزمین اور ہوا و پہاڑ اور دریا یا ایسا نہیں کہ جُمُعہ کے

دن سے ڈرتا نہ ہو۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۸، حدیث ۱۰۸۴ دارالمعرفۃ بیروت)

ایک اور روایت میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جُمُعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، سوائے آدمی اور جن کے۔

(موطا امام مالک، ج ۱، ص ۱۱۵، حدیث ۲۳۶ دارالمعرفۃ بیروت)

دعاء قبول ہوتی ہے

سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عنایت نشان ہے، جُمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ مانگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکو ضرور دیگا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔

(صحیح مسلم، ج ۱، ص ۲۸۱)

عصر و مغرب کے درمیان ڈھونڈو

مُحْوَرُ نُورٍ، شَافِعِ يَوْمِ النَّشْرِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَمْرٍ يُرْوَى عَنْهُ، ”جُمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی، ج ۲، ص ۳۰، حدیث ۲۸۹ دار الفکر بیروت)

صاحبِ بہارِ شریعت کا ارشاد

حضرت صدر الشریعة مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، قبولیتِ دعا کی ساعتوں کے بارے میں دو قول قوی ہیں۔

(۱) امام کے خطبہ کیلئے بیٹھنے سے ختم نماز تک۔

(۲) جُمعہ کی پچھلی ساعت۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۸۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

قبولیت کی گھڑی کون سی؟

مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الملائک فرماتے ہیں، ہر رات میں روزانہ قبولیتِ دعا کی ساعت آتی ہے مگر دنوں میں صرف جُمعہ کے دن۔ مگر یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے، غالب یہ کہ دو خطبوں کے درمیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔ ایک اور حدیثِ پاک کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں، اس ساعت کے متعلق علماء کے چالیس قول ہیں، جن میں دو قول زیادہ قوی ہیں، ایک دو خطبوں کے درمیان کا، دوسرا آفتاب ڈوبتے وقت کا۔

حکایت: حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُس وقت خود حجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادمہ فطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باہر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سیدہ اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھاتیں۔ بہتر یہ ہے کہ اس ساعت میں (کوئی) جامع دعا مانگے جیسے یہ قرآنی دعا:

رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (پ ۲، البقرہ ۲۰۱)

ترجمہ کنز الایمان: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب

دوزخ سے بچا۔ (ملخصاً مرآة المناجیح، ج ۲، ص ۳۱۹ تا ۳۲۵)

دعا کی نیت سے درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ درود پاک بھی عظیم الشان دعاء ہے۔

افضل یہ ہے کہ دونوں ٹھپوں کے درمیان بغیر ہاتھ اٹھائے بلا زبان بلائے دل میں دُعاء مانگی جائے۔

ہر جمعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بِنیاد ہے، جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو، جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔

(مسند ابی یعلیٰ، ج ۳، ص ۲۳۵، حدیث ۳۳۷۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)

عذابِ قبر سے محفوظ

تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مرے گا عذابِ قبر سے بچا لیا جائیگا اور قیامت کے دن اس طرح آئیگا کہ اُس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔ (حلیۃ الاولیاء، ج ۳، ص ۱۸۱، حدیث ۳۶۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جمعہ تا جمعہ گناہوں کی معافی

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چُپ رہے اُس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائیگی۔

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۲۱)

200 سال کی عبادت کا ثواب

حضرت سیدنا صدیق اکبر و حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جو جمعہ کے دن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور دوسری روایت میں ہے ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے (المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث ۳۳۹، ج ۲، ص ۳۱۲ دارالکتب العلمیہ بیروت) اور جب نماز سے

فارغ ہو تو اُسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (ایضاً، حدیث ۲۹۲، ج ۱۸، ص ۱۳۹ دارالاحیاء التراث العربی بیروت)

مرحوم والدین کو ہر جمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں

دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، پیر اور جمعرات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تادیش (یعنی چمک دمک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے وفات پانے والوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔

(نوادر الاصول للترمذی، ص ۲۱۳، دارصادر بیروت)

جمعہ کے پانچ خصوصی اعمال

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سرکار دو عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان معظم ہے، ”پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنتی لکھ دے گا (۱) جو مریض کی عیادت کو جائے۔

(۲) نماز جنازہ میں حاضر ہو۔

(۳) روزہ رکھے۔

(۴) نماز جمعہ کو جائے اور۔

(۵) غلام آزاد کرے۔“ (صحیح ابن حبان، ج ۴، ص ۱۹۱، حدیث ۶۰۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جنت واجب ہوگئی

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطان دو جہان، شہنشاہ کون و مکان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، ”جس نے جمعہ کی نماز پڑھی، اس دن کا روزہ رکھا، کسی مریض کی عیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نکاح میں شرکت کی تو جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔“

(المعجم الکبیر، ج ۸، ص ۱۹۷، حدیث ۴۸۴۲ دار احیاء التراث بیروت)

صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھئے

خصوصیت کے ساتھ تنہا جمعہ یا صرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جمعہ یا ہفتہ آگیا تو کراہت نہیں۔ مثلاً ۱۵ شعبان المعظم، ۲۷ رجب المرجب وغیرہ۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ”جمعہ کا دن تمہارے لئے عید ہے اس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے

پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۲۶)

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، روزہ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنجشنبہ (یعنی جمعرات کا) یا شنبہ (ہفتہ کا روزہ) بھی شامل ہو، مروی ہو، دس ہزار برس کے روزہ کے برابر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۱۰، ص ۶۵۳)

جمعہ کو ماں باپ کی قبر پر حاضری کا ثواب

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو، اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (نوادراصول للترمذی، ص ۲۴ دارصادر بیروت)

قبرِ والدین پر یاسین پڑھنے کی فضیلت

ھُوْرَا کرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص روزِ جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس یسین پڑھے بخش دیا جائے۔ (الکامل لابن عدی، ج ۵، ص ۸۰۱ ادار الفکر بیروت)

تین ہزار مغفرتیں

سلطانِ حریمین، رحمتِ کونین، نانائے حسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ باعثِ چین ہے، جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارتِ قبر کر کے وہاں یسین پڑھے، یسین (شریف) میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔ (اتحاف السادة المتقين، ج ۱۰، ص ۳۶۳ بیروت)

ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! جمعہ شریف کو فوت شدہ والدین یا ان میں سے ایک کی قبر پر حاضر ہو کر یاسین شریف پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ یاسین شریف میں 5 رکوع 83 آیات 729 کلمات اور 3000 حروف ہیں اگر عند اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے نزدیک) یہ گنتی دُرست ہے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ تین ہزار مغفرتوں کا ثواب ملیگا۔

روحیں جمع ہوتی ہیں

جمعہ کے دن یا (جمعرات و جمعہ کی درمیانی) رات میں جو یاسین شریف پڑھے اس کی مغفرت ہو جائیگی۔ جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں لہذا اس میں زیارتِ قبور کرنی چاہئے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔

(بہار شریعت حصہ ۴، ص ۱۰۴، مدینۃ المرشد بریلی شریف)

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں ”زیارتِ (قبور) کا افضل وقت روزِ جمعہ بعد نمازِ صبح ہے“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۲۳، رضافاؤنڈیشن لاہور)

سورة الکہف کی فضیلت

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، نبی رحمت، شفیع امت، شہنشاہ نبوت، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان باعظمت ہے، ”جو شخص جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو ٹمچوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔“

(الترغیب والترہیب، ج ۱، ص ۲۹۸، دارالکتب العلمیہ بیروت)

دونوں جمعہ کے درمیان نور

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور سرپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان نور علی نور ہے، ”جو شخص بروز جمعہ سورۃ الکہف پڑھے اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔“

(الترغیب والترہیب، ج ۱، ص ۲۹۷، دارالکتب العلمیہ بیروت)

کعبہ تک نور

ایک روایت میں ہے، ”جو سورۃ الکہف شب جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا۔“ (سنن الدارمی، ج ۲، ص ۵۳۶، حدیث ۳۳۰۷ کراتی)

سورة حم الدخان کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور سرپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان جنت نشان ہے، ”جو شخص بروز جمعہ یا شب جمعہ سورۃ حم الدخان پڑھے اس کے لیے اللہ عزوجل جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۸۰۲۶، ج ۸، ص ۲۶۴، دار احیاء التراث العربی بیروت)

ایک روایت ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (جامع ترمذی، ج ۴، ص ۴۰۷، حدیث ۲۸۹۸، دار الفکر بیروت)

ستر ہزار فرشتوں کا استغفار

امام الانصار والہما جرین، محب الفقراء والمساکین، جناب رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان دلنشین ہے، ”جو شخص شب جمعہ کو سورۃ حم الدخان پڑھے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔“

(جامع ترمذی، ج ۴، ص ۴۰۶، حدیث ۲۸۹۷، دار الفکر بیروت)

سارے گناہ معاف

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطان دو جہان، شہنشاہ کون و مکان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان مغفرت نشان ہے ”جو شخص جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے تین بار **أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ** پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔ (مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۳۸۰، حدیث ۳۰۱۹ دار الفکر بیروت)

نماز جمعہ کے بعد

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۸ سورۃ الحُجْمَعِہ کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد فرماتا ہے:-

**فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ
وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ** (پ ۲۸، الجمعہ ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: ”پھر جب نماز (جمعہ) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔“

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت تفسیر خزانہ العرفان میں فرماتے ہیں، اب (یعنی نماز جمعہ کے بعد) تمہارے لیے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلب علم یا عیادت مریض یا شرکت جنازہ یا زیارت علماء یا اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو۔

مجلس علم میں شرکت

نماز جمعہ کے بعد مجلس علم میں شرکت کرنا مستحب ہے (تفسیر مظہری، ج ۹، ص ۴۱۸) چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالیشان ہے ”اس آیت میں (فقط) خرید و فروخت اور کسب دنیا مراد نہیں بلکہ طلب علم، بھائیوں کی زیارت، بیماروں کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا اور اس طرح کے کام ہیں۔ (کیمیائے سعادت، ج ۱، ص ۱۹۱ انتشارات گنجینہ: تہران)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ادا کیجئے جمعہ واجب ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی معدوم (کم) ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لئے جمعہ پڑھنا افضل ہے۔ نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔ (در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۲۶ تا ۲۹)

”یا غوث الاعظم“ کے گیارہ حروف کی نسبت سے ادائیگیِ جمعہ فرض ہونے کی 11 شرائط

(۱) شہر میں مقیم ہونا۔

(۲) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجدِ جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔ شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔

(۳) آزاد ہونا، غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے۔

(۴) مرد ہونا۔

(۵) بالغ ہونا۔

(۶) عاقل ہونا۔

یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے ذُجوب میں عقل و بُلُوغ شرط ہے۔

(۷) انگھیارا ہونا۔

(۸) چلنے پر قادر ہونا۔

(۹) قید میں نہ ہونا۔

(۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔

(۱۱) مینہ یا آندھی یا اُولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔ (ایضاً)

جن پر نماز فرض ہے مگر کسی شرعی عذر کے سبب جمعہ فرض نہیں، اُن کو جمعہ کے روز ظہر معاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہوگی۔

جمعہ کی سنتیں

نمازِ جمعہ کے لئے اول وقت میں جانا، مسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۴۹)

غسلِ جمعہ کا وقت

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ غسلِ جمعہ نماز کیلئے مسنون ہے نہ کہ جمعہ کے دن کیلئے۔ جن پر جمعہ کی نماز نہیں اُن کیلئے یہ غسل سنت نہیں، بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جمعہ کا غسل نمازِ جمعہ سے قریب کرو چٹی کہ اس کے وضو

سے جمعہ پڑھو مگر حق یہ ہے کہ غسلِ جمعہ کا وقت طلوعِ فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۳۳)

معلوم ہوا عورت اور مسافر وغیرہ جن پر جمعہ واجب نہیں ہے اُن کیلئے غسلِ جمعہ بھی سنت نہیں۔

غسلِ جمعہ سنتِ غیر مؤکدہ ہے

حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، نمازِ جمعہ کیلئے غسل کرنا سُننِ زوائد سے ہے اس کے ترک پر عتاب (یعنی ملامت) نہیں۔ (درمختار مع رد المحتار، ج ۱، ص ۳۰۸)

خطبہ میں قریب رہنے کی فضیلت

حضرت سیدنا سَمُوہ بن جُنْدَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حُضُورِ سرِ پانور، فیضِ گنجور، شاہِ غیور، صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لئے کہ آدمی جس قدر دُور رہے گا اُسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ (یعنی مسلمان) جنت میں داخل ضرور ہوگا۔“

(ابوداؤد، ج ۱، ص ۴۱۰، حدیث ۱۱۰۸ ادار احیاء التراث العربی بیروت)

توجُّع کا ثواب نہیں ملے گا

جو جمعہ کے دن کلام کرے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال اُس گدھے جیسی ہے جو بوجھ اٹھائے ہو اور اُس وقت جو کوئی اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ ”چپ رہو“ تو اُسے جمعہ کا ثواب نہ ملے گا۔

(مسندِ امام احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۴۹۴، حدیث ۲۰۳۳)

چپ چاپ خطبہ سننا فرض ہے

جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ نیکی کی دعوت دینا بھی۔ ہاں خطیب نیکی کی دعوت دے سکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھے، تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔

(درمختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۳۵، ۳۶)

خطبہ سننے والا دُرُودِ شریف نہیں پڑھ سکتا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرینِ دل میں دُرُودِ شریف پڑھیں زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں، یونہی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ذکرِ پاک پر اُس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے

کہنے کی اجازت نہیں۔ (ایضاً ص ۳۲)

خطبہ نکاح سننا واجب ہے

خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے مثلاً خطبہ عیدین و نکاح وغیرہما۔

(در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۳۲)

پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز

پہلی اذان کے ہوتے ہی (نماز جمعہ کے لئے جانے کی) کوشش (شروع کر دینا) واجب ہے اور بیع (یعنی خرید و فروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی (کوشش) کے مُتانی ہوں چھوڑ دینا واجب۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔ جمعہ کے لئے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۹، در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۳۸)

آج کل علم دین سے دوری کا دور ہے، لوگ دیگر عبادات کی طرح خطبہ سننے جیسی عظیم عبادت میں بھی غلطیاں کر کے کئی گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں لہذا مَدَنی التجاء ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر جمعہ کو خطیب قبل از اذان خطبہ منبر پر چڑھنے سے پہلے یہ اعلان کرے:

”بِسْمِ اللّٰهِ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے خطبہ کے 7 مَدَنی پھول

(۱) حدیث پاک میں ہے، ”جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلائیں اُس نے جہنم کی طرف پل بنایا

(ترمذی، ج ۲، ص ۲۸، حدیث ۵۱۳ دار الفکر بیروت)

اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔

(۲) خطیب کی طرف منہ کر کے بیٹھنا سُنَّتِ صَحَابَہ ہے۔ (مُلَخَّصٌ اَزْ مَشْکُوٰةِ شَرِیْفٍ، ص ۱۲۳)

(۳) بُرْکَانَ دِیْنِ رَحْمٰتِ اللّٰهِ تَعَالٰی فرماتے ہیں، دوزانو بیٹھ کر خطبہ سنے، پہلے خطبہ میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو پر

ہاتھ رکھے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دُور کَعْتِ کَا ثَوَابِ مَلِیْکَا (مِرَاةُ الْمَنَاجِحِ شَرْحُ مَشْکُوٰةِ، ج ۲، ص ۳۳۸)

(۴) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمة الرحمن فرماتے ہیں، ”خطبے میں خُصُو رِ اِقْدَسِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

علیہ والہ وسلم کا نام پاک سُن کر دل میں دُرُود پڑھیں کہ زَبَان سے سَکُوْت (یعنی خاموشی) فرض ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۶۵ رِضَا فَاؤَنْدِیْشِن لَہُور)

(۵) ”دُرِّمَحْزَار“ میں ہے، خطبہ میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ سَبْحُن اللّٰہِ کَبِہْنَا، سَلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام

ہے۔ (دُرِّمَحْزَارِ مَعْرِذِ الْمُحْتَارِ، ج ۳، ص ۳۵)

(۶) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بحالتِ خطبہ چلنا حرام ہے۔ یہاں تک علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شروع ہو گیا تو مسجد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہوگا اور حالِ خطبہ میں کوئی عمل روا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۳۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۷) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”خطبہ میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔“

(ایضاً)

جمعہ کی امامت کا اہم مسئلہ

ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کی بالکل توجہ نہیں وہ یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کر لیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے اس لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ (عالم) سنی صحیح العقیدہ ہو۔ وہ احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کا قائم مقام ہے لہذا وہی جمعہ قائم کرے، بغیر اس کی اجازت کے (جمعہ) نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا جمعہ کہیں ثابت نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، جو مجھ پر شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ سو بار دُرُودِ شَرِيفِ پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا سترِ آخرت کی اور میں دنیا کی۔ (تفسیر درمنثور، ج ۶، ص ۶۵۴ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

دِل زنده رہے گا

تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے عیدین کی رات (یعنی شبِ عیدِ الفطر اور شبِ عیدِ الاضحیٰ) طلبِ ثواب کیلئے (یعنی عبادت میں گزارا) اُس دن اُس کا دل نہیں مرے گا، جس دن لوگوں کے دل مر جائیں گے۔ (ابن ماجہ حدیث، ۱۷۸۲، ج ۲، ص ۳۶۵)

جَنَّتْ وَاجِبٌ هُوَ جَاتِي بِهِ

ایک اور مقام پر حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شبِ بیداری کرے (یعنی جاگ کر عبادت میں گزارے) اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ذی الحجہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عیدِ الفطر کی رات، پانچویں شعبانِ معظم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ براءت)۔ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۹۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

نمازِ عید کیلئے جانے سے قبل کی سنت

حضرت سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ انور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، ماذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داؤرِ عز و جل و صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عیدِ الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور عیدِ اضحیٰ کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاتے۔

(ترمذی، رقم الحدیث ۵۴۲، ج ۲، ص ۷۰ مطبوعۃ دار الفکر بیروت)

اور بخاری کی روایت حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ عیدِ الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند گھوڑیں نہ سناؤل فرمالتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۴)

نمازِ عید کیلئے آنے کی سنت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عید کو (نمازِ عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔

(ترمذی، رقم الحدیث ۵۴۱، ج ۲، ص ۶۹ دار الفکر بیروت)

نماز عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اس طرح نیت کیجئے: ”میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز عید الفطر (یا عید الاضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اس امام کے“ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثناء پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکائیے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں

(ماخوذ از دُرِّ مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۶۶)

پھر امام تکوٰذ اور تسمیہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے الحمد شریف اور سورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہئے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ”سَلِّمَنَّ اللَّهُ“ کہنے کی مقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۵۰)

نماز عید کس پر واجب ہے؟

عیدین یعنی (عید الفطر اور بقرعید) کی نماز واجب ہے (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۴۹)

مگر سب پر نہیں صرف ان پر جن پر مجعہ واجب ہے (الہدایۃ مع فتح القدر، ج ۲، ص ۳۹)

عیدین میں نذاذان ہے نہ اقامت۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۱۰۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عید کا خطبہ سنت ہے

عیدین کی ادا کی ذی شریطیں ہیں جو مجعہ کی، صرف اتنا فرق ہے کہ مجعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ مجعہ کا

خطبہ قبل از نماز ہے اور عیدین کا بعد از نماز۔ (خلاصۃ الفتاویٰ، ج ۱، ص ۲۱۳)

نماز عید کا وقت

ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے (یعنی طلوع آفتاب کے ۲۰ یا ۲۵ منٹ کے بعد) سے نھوۂ

گمراہی یعنی نصف النہار شرعی تک ہے (تبيين الحقائق، ج ۱، ص ۲۲۵ ملتان) مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الاضحیٰ

جلد پڑھنا مستحب ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ، ج ۱، ص ۲۱۳)

عید کی ادھوری جماعت ملی تو.....؟

پہلی رکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت (تکبیر تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ

لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے

تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالیگا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہو گئیں (یعنی بقیہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہو تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیہ) پڑھے اُس وقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رُکعت میں شامل ہو تو پہلی رُکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وقت کہے۔ دوسری رُکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فحما (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رُکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

(ماخوذ از دُرِّ مختار مع رد المحتار ج ۳ ص ۵۵، ۵۶، ۵۷)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہو مگر اُس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رُکعت چاشت کی نماز پڑھے۔ (دُرِّ مختار، ج ۳، ص ۵۸، ۵۹)

عید کے خطبے کے احکام

نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ، صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اترنے کے پہلے 14 بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔

(دُرِّ مختار، ج ۳، ص ۵۷، ۵۸، بہار شریعت حصہ ۴، ص ۱۰۹ امدۃ المرشد بریلی شریف)

اس مبارک مصرع، ”دے دو عیدی میں غم مدینے کا“ کے ہیں حروف

کی نسبت سے عید کی 20 سنتیں اور آداب

عید کے دن یہ اُمور سنت (مستحب) ہیں

(۱) حجامت بنوانا (مگر زلفیں بنوائے نہ کہ انگریزی بال)

(۲) ناخن کُٹوانا

(۳) غسل کرنا

(۴) مسواک کرنا (یہ اُس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے)

(۵) اچھے کپڑے پہننا، نئے ہو تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے

(۷) انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہننے تو اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اس ایک انگوٹھی میں بھی گھینا ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ گھینے نہ ہوں، بغیر گھینے کی بھی مت پہنئے۔ گھینے کے وزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا پھلہ یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا پھلہ مرد نہیں پہن سکتا۔)

(۸) نماز فجر مسجد محلہ میں پڑھنا

(۹) عید الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لینا، تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھا لیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہو مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب (ملامت) کیا جائے گا

(۱۰) نماز عید، عید گاہ میں ادا کرنا

(۱۱) عید گاہ پیدل چلنا

(۱۲) سواری پر بھی جانے میں خرچ نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کیلئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سواری پر آنے میں خرچ نہیں

(۱۳) نماز عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا

(۱۴) عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا (افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدتجئے)

(۱۵) خوشی ظاہر کرنا

(۱۶) کثرت سے صدقہ دینا

(۱۷) عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا

(۱۸) آپس میں مبارک باد دینا

(۱۹) بعد نماز عید مصافحہ (یعنی ہاتھ ملانا) اور معاہدہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے، بہتر ہے کہ اس

میں اظہار مسرت ہے۔ (الحدیقۃ الندیہ، ج ۲، ص ۱۵۰، مسوی، ج ۲، ص ۲۲۱)

مگر امرِ خوبصورت سے گلے ملنا محکمانہ ہے

(۲۰) عید الفطر (یعنی میٹھی عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہیں اور نماز عید اُضحلی کیلئے جاتے

ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہے:-

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لِلَّهِ الْحَمْدُ

ترجمہ: اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے، اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے، اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے اور اللہ عزوجل ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عید سعید کی خوشیاں سُنّت کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دید کی حقیقی عید بار بار نصیب فرما۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تری جبکہ دید ہوگی جہی میری عید ہوگی
مرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے

حفظ نبھا دینے کا عذاب

یقیناً حفظِ قرآنِ کریم کا رُثُوبِ عظیم ہے، مگر یاد رہے حفظ کرنا آسان، مگر عمر بھر اس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حُفَاطِ وَحَافِظَاتِ کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازماً تلاوت کر لیا کریں۔ جو حُفَاطِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصَلَّی سنانے کیلئے منزل پکی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ معاذ اللہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خُذْ عَزْوَاجِل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچی توبہ کرے۔

فِرَامِینِ مُصَطَفَی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

۱۔ جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بھلا دیا گیا بروز قیامت اندھا اُٹھایا جائیگا۔ (ماخُذُ: پ ۱۶، طہ ۱۲۵، ۱۲۶)

۲۔ میری اُمت کے ثواب میرے خُصُورِ پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ جنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمت کے گناہ میرے خُصُورِ پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بھلا دے۔ (جامع ترمذی، حدیث ۲۹۲۵، ج ۴، ص ۴۲۰ دار الفکر بیروت)

۳۔ جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے۔

(ابوداؤد، حدیث ۱۴۷۴، ج ۲، ص ۱۰۷ ادار احیاء التراث العربی)

۴۔ قیامت کے دن میری اُمت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سُورت یا تھی پھر اُس نے اسے بھلا دیا۔ (کنز العمال، حدیث ۲۸۴۶، ج ۱، ص ۳۰۶ دار الکتب العلمیہ بیروت)

۵۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں، ”اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قَدْر اس (حفظِ قرآن پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجَاتِ اس پر موعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر موعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروز قیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نجات پائے۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۳۵، ۶۳۷)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

أَرْبَعِينَ وَصَايَا مِنَ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ

مدینہ منورہ سے چالیس وصیتیں

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ إِنْ وَقْتُ نَمَازِ فَجْرِ كَعِدْمَسَجْدِ النَّبِيِّ الشَّرِيفِ عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامِ مِثْلَهُ كَرَّرْتُ أَرْبَعِينَ وَصَايَا مِنَ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ“ (یعنی مدینہ منورہ سے چالیس وصیتیں) تحریر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، آہ صد آہ!

آج میری مدینہ منورہ کی حاضری کی آخری صبح ہے، سورج روضہ محبوب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عرض سلام کے لیے حاضر ہوا چاہتا ہے، آہ! آج رات تک اگر جنت البقیع میں مدفن کی سعادت نہ ملی تو مدینے سے جدا ہونا پڑ جائے گا۔ آنکھ اشکبار ہے، دل بے قرار ہے، ہائے!

افسوس چند گھڑیاں طیبہ کی رہ گئی ہیں

دل میں جدائی کا غم طوفان مچا رہا ہے

آہ! دل غم میں ڈوبا ہوا ہے، ہجر مدینہ کی جاں سوز فکر نے سراپا تصویرِ غم بنا کر رکھ دیا ہے، ایسا لگتا ہے گویا ہونٹوں کا تہشم کسی نے چھین لیا ہو، آہ! عنقریب مدینہ چھوٹ جائے گا، دل ٹوٹ جائے گا، آہ! مدینے سے سُوئے وطن رواں گئی کے لمحات ایسے جانگزا ہوتے ہیں گویا، کسی شیرِ حواریں کو اُس کی ماں کی گود سے چھین لیا گیا ہو اور وہ روتا ہوا نہایت ہی حسرت کے ساتھ بار بار مڑ کر اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہو کہ شاید ماں ایک بار پھر بلالے گی..... اور شفقت کے ساتھ گود میں چھپالے گی..... اپنے سینے سے چمٹالے گی.....

مجھے لوری سنا کر اپنی مامتا بھری گود میں میٹھی نیند سلا دے گی..... آہ!

میں شکستہ دل لئے بو جھل قدم رکھتا ہوا

چل پڑا ہوں یا شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الوداع

اب شکستہ دل کے ساتھ ”چالیس وصایا“ عرض کرتا ہوں، میرے یہ وصایا ”دعوتِ اسلامی“ سے وابستہ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی طرف بھی ہیں، نیز میری اولاد اور دیگر اہل خانہ بھی ان وصایا پر ضرور توجہ رکھیں۔

زہے قسمت! مجھ پانی و بدکار کو مدینہ پُر انوار میں، وہ بھی سایہ سبز سبز گنبد و مینار میں، اے کاش! جلوۂ سرکارِ نامدار، شہنشاہِ

أبرار، شفیعِ روزِ شمار، محبوبِ پروردگار، احمد مختار غرّ و حلّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم، میں شہادت نصیب ہو جائے اور جنت البقیع

میں دو گز زمین میسر آئے، اگر ایسا ہو جائے تو دونوں جہاں کی سعادتیں ہیں۔ آہ! اور نہ جہاں مقدر.....

مدینہ ۱ : اگر عالم نزع میں پائیں تو اُس وقت کا ہر کام سنت کے مطابق کریں، چہرہ قبلہ رُو اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سیدھے کریں۔ یاسین شریف بھی سنائیں اور امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن کی لکھی ہوئی نعتیں بھی، کہ ان کا کلام عین شریعت کے مطابق بلکہ ہر شعر قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شرح و تفسیر ہے۔

مدینہ ۲ : بعد قبض رُوح بھی ہر معاملے میں سنتوں کا لحاظ رکھیں، مثلاً تجھیز و تکفین وغیرہ میں تعجیل (یعنی جلدی) کرنا کہ زیادہ عوام اکٹھی کرنے کے شوق میں تاخیر کرنا سنت نہیں۔ بہار شریعت حصہ ۴ میں بیان کیے ہوئے احکام پر عمل کیا جائے۔

مدینہ ۳ : قبر کی سائز وغیرہ سنت کے مطابق ہو اور لحد بنائیں کہ سنت ہے۔

(قبر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صندوق: (۲) لحد: لحد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد میت رکھنے کے لیے چاہے قبلہ جگہ کھودی جاتی ہے۔ لحد سنت ہے، اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں مضا لحد نہیں۔ یاد رہے لحد میں بھی صندوق ہی کی طرح اوپر سے تختہ وغیرہ لگانا ہوگا، ہو سکتا ہے گورکن وغیرہ مشورہ دیں کہ سلیب اندرونی حصہ میں ترچھی کر کے لگا لو گراس کی بات نہ مانی جائے۔)

مدینہ ۴ : قبر کی اندرونی دیواریں بُوں کی ٹوں ہوں، آگ کی پکی ہوئی اینٹیں استعمال نہ کی جائیں۔ اگر اندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضروری ہوں تو پھر اندرونی حصہ کو مٹی کے گارے سے اچھی طرح لپ دیا جائے۔

مدینہ ۵ : ممکن ہو تو اندرونی تختے پر یاسین شریف، سورۃ الملک اور دُرُودِ تاج پڑھ کر دم کر دیا جائے۔

مدینہ ۶ : کفن مسنون خود سگِ مدینہ کے پیسوں سے ہو۔ حالت فقر کی صورت میں کسی صحیح العقیدہ سنی کے مالِ حلال سے لیا جائے۔

مدینہ ۷ : غسل باریش، با عمامہ و پابند سنت اسلامی بھائی عین سنت کے مطابق دیں۔ (ساداتِ کرام اگر گندے وجود کو غسل دیں تو سگِ مدینہ سے اپنے لیے بے اذبی تصور کرتا ہے۔)

مدینہ ۸ : غسل کے دوران سترِ عورت کی مکمل حفاظت کی جائے، اگر ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت کتھی یا کسی گہرے رنگ کی دو موٹی چادریں اڑھادی جائیں تو غالباً ستر چمکنے کا احتمال جاتا رہے گا۔ ہاں پانی جسم کے ہر حصہ پر بہنا لازمی ہے۔

مدینہ ۹ : کفن اگر آبِ زمزم یا آبِ مدینہ بلکہ دونوں سے ترک کیا ہوا ہو تو سعادت ہے، کاش! کوئی سپہ صاحب سر پر سبز عمامہ شریف سجا دیں۔

مدینہ ۱۰ : بعدِ غسل، گفن میں چہرہ چھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر اُتکشتِ شہادت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھیں۔

مدینہ ۱۱ : اسی طرح سینے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

مدینہ ۱۲ : دل کی جگہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

مدینہ ۱۳ : ناف اور سینے کے درمیانی حصّہ کفن پر یا غوثِ اعظم و سنگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا امام ابا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا شیخ ضیاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شہادت کی اُنکلی سے لکھیں۔

مدینہ ۱۴ : نیز ناف کے اوپر سے لے کر سر تک تمام حصّہ کفن پر (علاوہ پشت کے) ”مدینہ مدینہ“ لکھا جائے۔ یاد رہے یہ سب کچھ روشنائی سے نہیں صرف اُتکشتِ شہادت سے اور زہے نصیب کوئی سپد صاحب لکھیں۔

مدینہ ۱۵ : اگر میٹر ہو تو منہ پر اچھی طرح خاکِ مدینہ چھڑک دی جائے۔ ممکن ہو تو دونوں آنکھوں پر خارِ مدینہ اگر یہ نہ ہوں تو مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں رکھ دی جائیں۔

مدینہ ۱۶ : جنازہ لے کر چلتے وقت بھی تمام سنتوں کو ملحوظ رکھیں۔

مدینہ ۱۷ : جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصیدہ دُرود

”کعبہ کے بدر الدبّے تم پہ کروڑوں دُرود“ پڑھیں۔ (اس کے علاوہ بھی نعتیں وغیرہ پڑھیں مگر صرف اور صرف علمائے اہلسنت ہی کا کلام پڑھا جائے)

مدینہ ۱۸ : جنازہ کوئی صحیح العقیدہ سنی عالم باعمل یا کوئی سنتوں کے پابند اسلامی بھائی یا اہل ہوں تو اولاد میں سے کوئی پڑھادیں مگر خواہش ہے کہ ساداتِ کرام کو فوقیت دی جائے۔

مدینہ ۱۹ : زہے نصیب! ساداتِ کرام اپنے رحمت بھرے ہاتھوں قبر میں اُتاریں۔

مدینہ ۲۰ : چہرہ کی طرف دیوارِ قبر میں طاق بنا کر اُس میں کسی پابندِ سنتِ اسلامی بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عہد نامہ، نقشِ نعلِ شریف، سبز گنبدِ شریف کا نقشہ، شجرہ شریف، نقشِ ہر کارہ وغیرہ تبرکات رکھیں۔

مدینہ ۲۱ : اگر جنّت البقیع میں جگہ مل جائے تو زہے قسمت! ورنہ کسی وَلِیِّ اللّٰهِ کے قُرب میں، یہ بھی نہ ہو سکے تو جہاں اسلامی بھائی چاہیں سپردِ خاک کریں، مگر جائے غصب پر دفن نہ کریں کہ حرام ہے۔

مدینہ ۲۲ : قبر پر اذان دیں۔

مدینہ ۲۳ : زہے نصیب! کوئی سپد صاحب تلقین فرمادیں۔ (تلقین کی فضیلت: سرکار مدینہ، قرآن قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمان عالی شان ہے، جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کو مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سر ہانے کھڑا ہو کر کہے، یا فلاں بن فلاں، وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے، یا فلاں بن فلاں، وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے، یا فلاں بن فلاں، وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں

ہوتی۔ پھر کہے۔ **أَذْكُرُ مَا خَرَجْتُ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (صلى الله تعالى عليه والہ وسلم) وَأَنَّكَ رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ (صلى الله تعالى عليه والہ وسلم) نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ**

إِمَامًا. ترجمہ: تو اُسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا، یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ عزوجل کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔

متنکر تکبیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طرف نسبت کرے۔

(رد الوالطبرانی فی الکبیر، رقم الحدیث ۷۹۷۹، ج ۸، ص ۳۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)
نوٹ: فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اسکی ماں کا نام لے۔ مثلاً محمد الیاس بن امینہ، اگر میت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ماں کے نام کی جگہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لے۔
تلقین صرف عربی میں پڑھیں۔ سب مدینہ ٹی ٹی عنہ)

مدینہ ۲۴ ہو سکے تو میرے اہل محبت میری تدفین کے بعد ۱۲ روز تک، یہ نہ ہو سکے تو کم از کم ۱۲ گھنٹے ہی سہی میری قبر پر

حلقہ کیے رہیں اور ذکر و درود اور تلاوت و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں۔ ان شاء اللہ عزوجل نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا۔ اس دوران بھی اور ہمیشہ نماز باجماعت کا اہتمام رکھیں۔

مدینہ ۲۵ میرے ذمہ اگر قرض وغیرہ ہو تو میرے مال سے اور اگر مال نہ ہو تو درخواست ہے کہ میری اولاد اگر زندہ

ہو تو وہ یا کوئی اور اسلامی بھائی اِحساناً اپنے پلے سے ادا فرمادیں۔ اللہ عزوجل اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ (مختلف اجتماعات میں اعلان کیا جائے کہ جس کسی کی بھی دل آزاری یا حق تلفی ہوئی ہو وہ محمد الیاس قادری کو معاف فرمادیں، اگر قرض وغیرہ ہو تو فوراً رشاء سے رُجوع کریں یا معاف کر دیں)

مدینہ ۲۶ : مجھے استقامت و کثرت کے ساتھ ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت سے نوازتے رہیں تو احسان عظیم ہوگا۔

مدینہ ۲۷ : سب کے سب مسلکِ اہل سنت پر امامِ اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق قائم رہیں۔

مدینہ ۲۸ : بد مذہبوں کی صحبت سے کوسوں دُور بھاگیں کہ اُن کی صحبتِ خاتمہ بالخیر میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے۔

مدینہ ۲۹ : تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت اور سنت پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

مدینہ ۳۰ : نماز، ہجگانہ، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ فرائض (و دیگر واجبات و سنن) کے معاملہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کیا کریں۔

مدینہ ۳۱ : وصیتِ ضروری و وصیت : دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ساتھ ہر دم و فادار رہیں، اس کے ہر رکن اور اپنے ہر نگران کے ہر اُس حکم کی اطاعت کریں جو شریعت کے مطابق ہو، شوریٰ یا دعوتِ اسلامی کے کسی بھی ذمہ دار کی بلا اجازت شرعی مخالفت کرنے والے سے میں بیزار ہوں۔

مدینہ ۴۳ : ہر اسلامی بھائی ہفتے میں کم از کم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اول تا آخر شرکت اور ہر ماہ کم از کم تین دن، ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن، اور زندگی میں یکمشت کم از کم ۱۲ ماہ کے لیے مدنی قافلے میں سفر کو یقینی بنائے۔ ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن اپنے کردار کی اصلاح پر استقامت پانے کے لیے روزانہ مدنی انعامات کا کارڈ پُر کرے اور ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروائے۔

مدینہ ۳۳ : تاجدارِ مدینہ، سُورِ قَلْبِ و سِدْنِہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و سنت کا پیغام دنیا میں عام کرتے رہیں۔

مدینہ ۳۴ : بد عقیدگیوں اور بد اعمالیوں نیز دنیا کی محبت، مالِ حرام اور ناجائز فیشن وغیرہ کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ حُسنِ اخلاق اور مدنی مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچاتے رہیں۔

مدینہ ۳۵ : غصہ اور چڑچڑاپن کو قریب بھی نہ پھٹکنے دیں، ورنہ دین کا کام دُشوار ہو جائے گا۔

مدینہ ۳۶ : میری تالیفات و بیان کی کیسیٹیوں سے میرے دُر ثاء کو دنیا کی دولت کمانے سے بچنے کی مدنی التجاء ہے۔

مدینہ ۳۷ : میرے ترکہ وغیرہ کے معاملہ میں حکمِ شریعت پر عمل کیا جائے۔

مدینہ ۳۸ : مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عزوجل کے لیے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں۔

مدینہ ۳۹ : مجھے ستانے والوں سے کوئی انتقام نہ لے۔

مدینہ ۴۰ : پالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حقوقِ مُعاف ہیں۔ دُر ثاء سے بھی

درخواست ہے کہ اسے اپنا حقِ مُعاف کر دیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شَفَاعَت کے صدقے محشر میں خصوصی کرم ہو گیا تو ان شاء اللہ عزوجل اپنے قاتل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنت میں لیتا جاؤں گا، بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

(اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ”ہڑتال“ اس کا نام ہے کہ مسلمانوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، مسلمانوں کی دوکانوں اور گاڑیوں پر پتھر اڈو وغیرہ ہو۔ بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مفتی اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اس

طرح کی ہڑتال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس طرح کے جذباتی اقدامات سے دین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر انتظامیہ ان پر قابو پالیتی ہے۔)

کاش! گناہوں کو بخشنے والا خدائے غفار عَزَّ وَجَلَّ مجھ پاپی و بدکار کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل مُعاف فرمادے۔ اے میرے پیارے اللہ عزوجل! جب تک زندہ رہوں عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں گم رہوں، ذکرِ مدینہ کرتا رہوں۔ نیکی کی دعوت کے لیے کوشاں رہوں۔ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت پاؤں، بخشا بھی جاؤں۔ جنت الفردوس میں بھی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو۔ آہ! کاش ہر وقت نظارہٴ محبوب میں گم رہوں۔ اے اللہ عزوجل اپنے حبیب پر ان گنت دُرود و سلام بھیج۔ ان کی تمام اُمت کی مغفرت فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
یا الہی عزوجل جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ ہو

”مدنی وصیت نامہ“ (یہ الفاظ لکھتے وقت) تقریباً ساڑھے تیرہ سال قبل (محرم الحرام ۱۴۱۱ھ) مدینہ منورہ سے جاری کیا تھا پھر کبھی کبھی معمولی ترمیم کی گئی تھی۔ اب مزید بعض ترمیم کے ساتھ حاضر کیا ہے۔

وصیتِ باعثِ مغفرت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، صاحبِ مُعطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے۔ ”جس کی موت وصیت پر ہوئی (یعنی جو وصیت کرنے کے بعد فوت ہوا) وہ عظیم سنت پر مَرَّ اور اُس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اُس کی مغفرت ہوگئی۔“ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۶)

طریقہٴ تجہیز و تکفین

مرد کا مسنون کفن

(۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص

عورت کا مسنون کفن

مندرجہ بالا تین اور دو مزید (۴) سینہ بند (۵) اوڑھنی۔ (منٹ کو بھی عورت والا کفن دیا جائے)

کفن کی تفصیل

(۱) لفافہ (یعنی چادر) میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔
(۲) ازار (یعنی تہ بند) چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنا چھوٹا جو بندش کے لیے زائد تھا۔

(۳) قمیص (یعنی کفنی) گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اس میں چاک اور

آستینیں نہ ہوں۔ مرد کی کفنی کندھوں پر چیریں اور عورت کے لیے سینے کی طرف

(۴) سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (عموماً تیار کفن خرید لیا جاتا ہے، اس کا میت کے قد کے مطابق ہونا ضروری

نہیں، لہذا احتیاطاً اسی میں ہے تھان میں سے حسب ضرورت کپڑا کاٹا جائے۔)

غسل میت کا طریقہ

اگر بچیاں یا لوبان جلا کر تین، پانچ یا سات بار غسل کے تختے کو دھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گرد پھرائیں۔ تختے پر میت کو اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں لگاتے ہیں۔ ناف سے گھٹنوں سمیت کپڑے سے چھپادیں۔ (آج کل غسل کے دوران سفید کپڑا اڑھاتے ہیں۔ پانی لگنے سے بے پردگی ہوتی ہے۔ لہذا کتھی یا گہرے رنگ کا اتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے ستر نہ چکے، کپڑے کی دو تہیں کر لیں تو زیادہ بہتر) اب نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دونوں طرف استنجا کروائے۔ (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نماز جیسا وضو کروائیں، یعنی تین بار منہ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دھلائیں۔ پھر سر کا مسح کریں، پھر تین بار دونوں پاؤں دھلائیں۔ میت کے وضو میں پہلے گتوں تک ہاتھ دھونا، گلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ البتہ کپڑے یا رُوئی کی مٹھری بھگو کر دانٹوں مسوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سر یا داڑھی کے بال ہوں تو دھوئیں۔ اب بائیں (یعنی الٹی) کروٹ پر لٹا کر پیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا (جواب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم سر سے پاؤں تک بہائیں، کہ تختے تک پہنچ جائے۔ پھر سیدھی کروٹ لٹا کر بھی اسی طرح کریں، پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وضو اور غسل کی حاجت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک تین بار کافور کا پانی بہائیں۔ پھر کسی پاک کپڑے سے بدن آہستہ سے پونچھ دیں۔ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین بار سقت۔

کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے دیں۔ پھر اس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اس پر تہ بند اور اس کے اوپر کفنی رکھیں۔ اب میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اب داڑھی پر (نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو ملیں۔ وہ اعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے۔ یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔ (مرد اور عورت دونوں کے لیے خوشبو اور کافور لگانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔)

پھر تہ بند الٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں۔ اب آخر میں لفافہ بھی اسی طرح پہلے الٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں تاکہ سیدھا اوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

گفنی پہنا کر اس کے بالوں کے دو حصے کر کے گفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں۔ اور اوڑھنی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے پر رہے۔ اس کا طول آدھی پشت سے نیچے تک اور عرض ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اس طرح اڑھاتے ہیں، جس طرح عورتیں زندگی میں سر پر اوڑھتی ہیں یہ خلاف سنت ہے۔ پھر بدستور تہبند و لغانہ یعنی چادر لپیٹیں۔ پھر آخر میں سینہ بند، پستان کے اوپر والے حصے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔ (آج کل عورتوں کے کفن میں بھی لغانہ ہی آخر میں رکھا جاتا ہے، تو اگر کفن کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سے آخر میں ہو۔)

بعد نماز جنازہ تدفین

جنازہ اٹھانے اور اس کی نماز کا طریقہ ”نماز کے احکام“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے تاکہ میت قبلہ کی طرف سے قبر میں اتاری جائے۔ قبر کی پانکتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سر کی طرف سے نہ لائیں۔

(۲) حسب ضرورت دو یا تین (بہتر یہ ہے کہ قوی اور نیک) آدمی قبر میں اتریں۔

عورت کی میت محارم اُتاریں یہ نہ ہوں، تو دیگر رشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگاروں سے اُتروائیں۔

(۳) عورت کی میت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چھپائے رکھیں۔

(۴) قبر میں اُتارتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (عَزَّوَجَلَّ وَصَلٰی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَم)

(۵) میت کو سیدھی کروٹ پر لگائیں، اور اُس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیں۔ کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حرج نہیں۔

(۶) قبر کو پچی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زمین نرم ہو تو لکڑی کے تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (قبر کے اندرونی حصے میں آگ کی پکی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے، مگر اکثر اب سینٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے۔ لہذا سینٹ کی دیواروں اور سینٹ کے تختوں کا وہ حصہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے، کچی مٹی کے گارے سے لپ دیں۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔ (امین بجاؤ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْمِیْنِ صَلٰی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَم)

(۷) اب مٹی دی جائے۔ مستحب یہ ہے کہ سر ہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں

مِنْہَا خَلَقْنَاکُمْ (ہم نے زمین سے تمہیں بنایا) دوسری بار **وَفِیْہَا نَعِیْذُکُمْ** (اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے) تیسری بار

وَمِنْہَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اٰخْرٰی (اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے) کہیں۔ اب باقی مٹی پھلاؤڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔

(۸) جتنی مٹی قبر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔

(۹) قبر اُونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں جو کھونٹی (یعنی چار کونوں والی جیسا کہ آج کل تدفین کے کچھ روز بعد اکثر اینٹوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں۔

(۱۰) قبر ایک بالشت اونچی ہو یا اس سے معمولی زیادہ (عالمگیری، ج اول، ص ۱۶۶)

(۱۱) تدفین کے بعد پانی چھڑکنا سنت ہے۔

(۱۲) اس کے علاوہ بعد میں پودے وغیرہ کو پانی دینے کی غرض سے چھڑکیں تو جائز ہے۔

(۱۳) آج کل جو بلا وجہ قبروں پر پانی چھڑکا جاتا ہے اس کو فتاویٰ رضویہ شریف، ج ۴، ص ۱۸۵ پر اسراف لکھا ہے۔

(۱۴) دفن کے بعد سر ہانے اَلَمْ تَاْمُفْلِحُوْنَ اور قَدَمُوْنَ کی طرف اَمِنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورہ تک پڑھنا مستحب ہے۔

(۱۵) تلقین کریں۔

(۱۶) قبر کے سر ہانے قبلہ رُوکھڑے ہو کر اذان دیں۔

(۱۷) قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے، اور میت کا دل پہلے گا۔

(رد المحتار، ج ۳، ص ۱۸۴)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

فاتحہ کا طریقہ

جن کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہو گیا ہو تو ان کو چاہئے کہ ان کی طرف سے غفلت نہ کرے، ان کی قبروں پر بھی حاضری دیتا رہے اور ایصالِ ثواب بھی کرتا رہے۔ اس ضمن میں سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ۵ فرما تانِ رحمت نشانِ ملاحظہ فرمائیں:-

(۱) مقبول حج کا ثواب

”جو بہ نیتِ ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے، حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قبر کی زیارت کرتا ہو، فرشتے اس کی قبر کی (یعنی جب یہ فوت ہوگا) زیارت کو آئیں۔

(کنز العمال ج ۱۶، ص ۲۰۰، رقم الحدیث ۳۵۵۳۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۲) دس حج کا ثواب

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے ان کی (یعنی ماں یا باپ کی) طرف سے حج ادا ہو جائے اسے (یعنی حج کرنے والے کو) مزید دس حج کا ثواب ملے۔ (دارِ قُطنی ج ۲، ص ۲۲۹، رقم الحدیث ۲۵۸۷)

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عزوجل! جب کبھی نفلی حج کی سعادت حاصل ہو تو فوت شدہ ماں یا باپ کی نیت کر لیں تاکہ ان کو بھی حج کا ثواب ملے، آپ کا بھی حج ہو جائے بلکہ مزید دس حج کا ثواب ہاتھ آئے۔ اگر ماں یا والد میں سے کوئی اس حال میں فوت ہو گیا کہ ان پر حج فرض ہو چکنے کے باوجود وہ نہ کر پائے تھے تو اب اولاد کو حج بدل کا شرف حاصل کرنا چاہئے۔ حج بدل کے تفصیلی احکام (راقم الحروف کی تالیف) ”رَفِیقُ الْحَرَمَیْنِ“ سے معلوم کریں۔

(۳) والدین کی طرف سے خیرات

”جب تم میں سے کوئی کچھ نفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملیگا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے) ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔“

(شعب الایمان ج ۶، ص ۲۰۵، رقم الحدیث ۷۹۱۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۴) روزی میں بے بزکتی کی وجہ

”بندہ جب ماں باپ کیلئے دعا ترک کر دیتا ہے اس کا رِزْقِ قَطْع ہو جاتا ہے۔

(کنز العمال ج ۱۶، ص ۲۰۱، رقم الحدیث ۳۵۵۳۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۵) جمعہ کو زیارتِ قبر کی فضیلت

جو شخص جمعہ کے روز اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس سورہ یسین پڑھے

بخش دیا جائے۔ (ابن عدی فی الکامل ج ۶ ص ۲۶۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نامِ رحمن ہے ترا یارب!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے جو مسلمان دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں ان کیلئے بھی اس نے اپنے فضل و کرم کے دروازے کھلے ہی رکھے ہیں۔ اللہ عزوجل کی رحمت بے پایاں سے متعلق ایک روایت پڑھئے اور جھومئے!

کفن پھٹ گئے

اللہ عزوجل کے نبی حضرت سیدنا ارمیاء علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ ایسی قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا۔ ایک سال بعد جب پھر وہیں سے گزر ہوا تو عذاب ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی، یا اللہ عزوجل! کیا وجہ ہے کہ پہلے ان کو عذاب ہو رہا تھا اب ختم ہو گیا؟ آواز آئی، ”اے ارمیاء! ان کے کفن پھٹ گئے، بال بکھر گئے اور قبریں مٹ گئیں تو میں نے ان پر رحم کیا اور ایسے لوگوں پر میں رحم کیا ہی کرتا ہوں۔“

(شرح الصدور ص ۳۱۳، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہ کی رحمت سے توجت ہی ملے گی اے کاش! محلے میں جگہ ان کے ملی ہو

اب ایصالِ ثواب کے ایمان افزہ فضائل پڑھئے اور جھومئے

دعاؤں کی برکت

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، میری اُمت گناہ سمیت قبر میں داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔

(طبرانی اوسط ج ۱ ص ۵۰۹ رقم الحدیث ۱۸۷۹)

ایصالِ ثواب کا انتظار!

سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے، مُردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا سے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل قبر والوں کو ان کے زندہ مُتعلِّقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ”دعاے مغفرت کرنا ہے۔“ (بیہقی حُصَبُ الْإِيمَان ج ۶، ص ۲۰۳، رقم الحدیث ۷۹۰۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

دعاے مغفرت کی فضیلت

”جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کیلئے دعاے مغفرت کرتا ہے، اللہ عزوجل اُس کیلئے ہر مومن مرد و عورت کے عوض

ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔“ (مجمع الزوائد ج ۱۰، ص ۳۵۲، رقم الحدیث ۱۷۵۹۸)

اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جائیے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہر ہے اس وقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمت کی مغفرت کیلئے دعا کریں گے تو ان شاء اللہ عزوجل ہمیں اربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں اپنے لیے اور تمام مومنین و مومنات کیلئے دعا تحریر کر دیتا ہوں۔ (اول آخر درود شریف پڑھ لیں) ان شاء اللہ عزوجل ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ. یعنی اے اللہ میری اور ہر مومن و مومنہ کی مغفرت فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

آپ بھی اوپر دی ہوئی دعا کو عربی یا اردو یا دونوں زبانوں میں ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنا لیجئے۔

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفار ہے ترا یارب !

نورانی لباس

ایک بزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیا زندہ لوگوں کی دعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، ”ہاں اللہ عزوجل کی قسم وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں۔“

(شرح الصدور ص ۳۰۵)

جلوہ یار سے ہو قبر آباد وَحِثِّ قَبْرِ سَے بچا یارب !

نورانی طباق

”جب کوئی شخص میت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں، ”اے قبر والے! یہ ہدیہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر۔“ یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (شرح الصدور ص ۳۰۸)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے فضل سے کر دے چاندنا یارب !

مردوں کی تعداد کے برابر اجر

جو قبرستان میں گیارہ بار سورۃ اِخْلَاصِ پڑھ کر مردوں کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو مردوں کی تعداد کے برابر ایصالِ ثواب کرنے والے کو اس کا اجر ملے گا۔ (کشف الخفا ج ۲، ص ۳۷۱، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

اہل قبور سفارش کریں گے

شفیع مجرمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان شفاعت نشان ہے، جو قبرستان سے گزرا اور اس نے سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی، ”یا اللہ عزوجل! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اس کا ثواب مومن مرد و عورت دونوں کو پہنچا تو وہ قبر والے قیامت کے روز اس (ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سفارشی ہو گئے۔“

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ اس برے کو بھی کر بھلایا رب!

سورۃ اخلاص کا ثواب

حضرت سیدنا محمد مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں ایک رات مکہ مکرمہ کے قبرستان میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قبر والے حلقہ درحلقہ کھڑے ہیں میں نے ان سے استفسار کیا، کیا قیامت قائم ہوگئی؟ انہوں نے کہا، نہیں بات دراصل یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی نے سورۃ الاخلاص پڑھ کر ہم کو ایصالِ ثواب کیا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔ (شرح الصدور، باب فی قراءۃ القرآن للمیت، ص ۳۱۲)

سَبَقْتُ رَحْمَتِي عَلَى غَضَبِي
تو نے جب سے سنا دیا یارب!
آسرا ہم گنہگاروں کا
اور مضبوط ہو گیا یارب!

اُمِّ سَعْدِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْلَيْتُ كُنُوَا

حضرت سیدنا سعد بن عبدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میری ماں انتقال کر گئی ہیں (میں اُن کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں) کون سا صدقہ افضل رہے گا؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”پانی“ پچنانچہ انہوں نے ایک گناواں کھدوایا اور کہا، ”یہ اُمِّ سَعْدِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْلَيْتُ ہے۔“

(سنن ابوداؤد شریف ج ۲، ص ۵۳، رقم الحدیث ۱۶۸۱، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ یہ گناواں اُمِّ سَعْدِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْلَيْتُ ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ گناواں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بزرگوں کی طرف منسوب کرنا مثلاً یہ کہنا کہ ”یہ سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بکرا ہے“۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس سے مراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اور قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی اپنی قربانی کی گائے لئے چلا آ رہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں، کہ کس کی گائے ہے؟ تو اُس نے یہی جواب دینا ہے، ”میری گائے ہے“ جب یہ کہنے والے پر اعتراض نہیں تو ”غوثِ پاک کا بکرا“ کہنے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالک اللہ عزوجل ہی ہے اور قربانی کی گائے ہو یا غوثِ پاک کا بکرا، ہر ذبیحہ کے ذبح کے وقت اللہ عزوجل کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل وسوسوں سے نجات بخشنے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

”ولی کی نیاز میں شفاء ہے“

کے سترہ حُزوف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے ۷۷ امڈنی پھول

(۱) فرض، واجب، سنت، نفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، درس، مَدَنی قافلے میں سفر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مطالعہ، مَدَنی کاموں کیلئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

(۲) مہنت کا نتیجہ، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا اچھا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب کے ہی ذرائع ہیں۔ شریعت میں نیچے وغیرہ کے عَدَمِ جواز (یعنی ناجائز ہونے) کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے اور مہنت کیلئے زندوں کا دعا کرنا قرآنِ کریم سے ثابت ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی اصل ہے۔ چنانچہ

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

ترجمہ کنزالایمان! اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب عزوجل ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (پ ۲۸ سورہ حشر آیت ۱۰)

(۳) تیجے وغیرہ کا کھانا صرف اسی صورت میں مہنت کے چھوڑے ہوئے مال سے کر سکتے ہیں جبکہ سارے وراثتِ بالغ ہوں اور سب کے سب اجازت بھی دیں اگر ایک بھی وارث نابالغ ہے تو سخت حرام ہے۔ ہاں بالغ اپنے حصہ سے کر سکتا ہے۔ (مُلَخَّصٌ از بہارِ شریعت)

(۴) مہنت کے گھر والے اگر تیجے کا کھانا پکائیں تو (مالدار نہ کھائیں) صرف فقراء کو کھلائیں۔

(مُلَخَّصٌ از بہارِ شریعت)

(۵) ایک دن کے بچے کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، اُس کا تیجہ، وغیرہ بھی کرنے میں حرج نہیں۔

(۶) جو زندہ ہیں ان کو بھی بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا نہیں ہوئے ان کو بھی پیشگی (ایڈوانس میں) ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔

(۷) مسلمان جِنَّات کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

(۸) گیارہویں شریف، رَجَعِ شَرِيف (یعنی ۲۲ رجب المرجب کو سیدنا امامِ ہفتر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوٹھے کرنا) وغیرہ جائز ہے۔ کوٹھے ہی میں کھیر کھلانا ضروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کھلا سکتے ہیں۔ اس کو گھر سے باہر بھی لے جاسکتے ہیں۔

(۹) بزرگوں کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً ”نذرونِ نیاز“ کہتے ہیں اور یہ نیاز تَبَرُّک ہے اسے امیر وغریب سب کھا سکتے ہیں۔

(۱۰) ایصالِ ثواب کے کھانے میں مہمان کی شرکت شرط نہیں گھر کے افراد اگر خود ہی کھالیں جب بھی کوئی حرج نہیں۔

(۱۱) روزانہ جتنی بار بھی کھانا کھائیں اُس میں اگر کسی نہ کسی بزرگ کے ایصالِ ثواب کی نیت کر لیں تو مدینہ ہی مدینہ۔

مثلاً ناشتے میں نیت کریں، آج کے ناشتے کا ثواب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ کے ذریعے تمام انبیائے

کرام علیہم السلام کو پہنچے۔ دوپہر کو نیت کریں، ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا کھایا) اُس کا ثواب سرکارِ غوثِ اعظم اور

تمام اولیائے کرام علیہم السلام کو پہنچے، رات کو نیت کریں، ابھی جو کھائیں گے اُس کا ثواب امامِ اہلسنت امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن اور ہر مسلمان مرد و عورت کو پہنچے۔

(۱۲) کھانے سے پہلے ایصالِ ثواب کریں یا کھانے کے بعد، دونوں طرح دُرُست ہے۔

(۱۳) ہو سکے تو ہر روز (نفع پر نہیں بلکہ) اپنی پکری کا ایک فیصد اور ملازمت کرنے والے تنخواہ کا ماہانہ کم از کم تین

فیصد سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کیلئے نکال لیا کریں۔ اس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام

میں خرچ کریں ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکتیں خود ہی دیکھیں گے۔

(۱۳) داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سپدہ کی کہانی وغیرہ سب من گھڑت قصے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام ”وصیت نامہ“ لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی ”شیخ احمد“ کا خواب درج ہے یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں ان کا بھی اعتبار نہ کریں۔

(۱۵) جنتوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں اللہ عزوجل کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملیگا۔ یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ملے۔ (رَدُّ الْمُنْكَرِ)

(۱۶) ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ امید ہے کہ اس نے جنتوں کو ایصالِ ثواب کیا ان سب کے مجموعہ کے برابر اس کو ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس وعلیٰ هذا القیاس۔ (مُلَخَّصٌ از فتاویٰ رضویہ)

(۱۷) ایصالِ ثواب صرف مسلمان کو کر سکتے ہیں۔ کافر یا مُرتد کو ایصالِ ثواب کرنا یا اس کو مرحوم کہنا مُکھو ہے۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) کیلئے دل میں نیت کر لینا کافی ہے، مثلاً آپ نے کسی کو ایک روپیہ خیرات دیا یا ایک بار دُرود شریف پڑھایا کسی کو ایک سنت بتائی یا نیکی کی دعوت دی یا سنتوں بھرا بیان کیا۔ الغرض کوئی بھی نیکی کی۔ آپ دل ہی دل میں اس طرح نیت کر لیں مثلاً، ابھی میں نے جو سنت بتائی اس کا ثواب سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پہنچے۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عزوجل ثواب پہنچ جائے گا۔ مزید جن جن کی نیت کریں گے ان کو بھی پہنچے گا۔ دل میں نیت ہونے کے ساتھ ساتھ زبان سے کہہ لینا سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے جیسا کہ ابھی حدیث سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ انہوں نے کنواں کھدوا کر فرمایا۔ ”یہ ام سعد کیلئے ہے۔“

ایصالِ ثواب کا مَرُوجہ طریقہ

آج کل مسلمانوں میں خصوصاً کھانے پر جو فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچھا ہے جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کو سامنے رکھ لیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ①
لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ②
وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ③
وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ④
وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ⑤
لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ⑥

تین بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ①
اللَّهُ الصَّمَدُ ②
لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْ ③
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ④

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ①
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ②
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ③
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ④
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ⑤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱
 مَلِكِ النَّاسِ ۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۳
 مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۴
 الَّذِي يُّوسْوِسُ فِي صُدُوْرِ النَّاسِ ۵
 مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۲
 مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۳
 اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۴
 اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۵
 صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ
 غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّالِّیْنَ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْمَّ ۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۲
 الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۳
 وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنزِلَ اِلَیْكَ وَ مَا اُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْآخِرَةِ
 هُمْ یُوقِنُوْنَ ۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًى مِنْ رَّبِّهِمْ ۵ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۶

وَالهُنَّمِ إِلَهَ وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝

○ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ

○ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

○ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اب دُرُود شریف پڑھیے: صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَالْأَبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

صَلُوةٌ وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بلند آواز سے ”فاتحہ“ کہے۔ سب لوگ آہستہ سے **سورۃ الفاتحہ** پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے، ”میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیتے ہیں۔“ تمام حاضرین کہہ دیں۔ ”آپ کو دیا“ اب فاتحہ پڑھانے والا ایصالِ ثواب کر دے۔ ایصالِ ثواب کے الفاظ لکھنے سے قبل امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمن فاتحہ سے قبل جو سورتیں وغیرہ پڑھتے تھے وہ تحریر کرتا ہوں۔

سورۃ الفاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ ۱ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ ۲

مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۙ ۳

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۙ ۴

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ ۵

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ ۶

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّالِّیْنَ ۙ ۷

آیۃ الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ لَا اِلهَ اِلاَّ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَقِیْمُ ۙ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ۙ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۙ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلاَّ بِاِذْنِهٖ ۙ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۙ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلاَّ بِمَا شَاءَ ۙ وَ سِعَ کُرْسِیُّهٗ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۙ وَ لَا یَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا ۙ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۙ ۱۰۰

سُورَةُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ۝۱

اللهُ الصَّمَدُ ۝۲

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُولَدْ ۝۳

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝۴

ایصالِ ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یا اللہ عزوجل جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہیں) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہو سکا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایان شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے توسط سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان تمام اولیائے عظام رحمہم اللہ کی جناب میں نذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے توسط سے سپدِ نانا آدم صلی اللہ علیہ السلام سے لیکر اب تک جتنے انسان و جنات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا اس دوران جن جن بزرگوں کو خصوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیں۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیر و مرشد کو ایصالِ ثواب کریں۔ (فوت شدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔) اب حسب معمول دعا ختم کر دیں۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور پانی میں ڈال دیں)۔

خبردار!

جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وقت ہوتے ہی کوئی مانع شرعی نہ ہو تو انفرادی کوشش کے ذریعے تمام مہمانوں سمیت نمازِ باجماعت کیلئے مسجد کا رخ کریں۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی نہ رکھیں کہ بیچ میں نماز آئے اور سستی کے باعث معاذ اللہ جماعت فوت ہو جائے۔ دوپہر کے کھانے کے لیے بعد نماز ظہر اور شام کے کھانے کیلئے بعد نماز عشاء مہمانوں کو بلانے میں غالباً باجماعت نمازوں کیلئے آسانی ہے۔ میزبان، باورچی، کھانا تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہیے کہ وقت ہو جائے تو سارا کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ بزرگوں کو ”نیاز“ کی مصروفیت میں اللہ عزوجل کی ”نمازِ باجماعت“ میں کوتاہی بہت بڑی غلطی ہے۔

مزار پر حاضری کا طریقہ

بزرگوں کے پاس قدموں کی طرف سے حاضر ہونا چاہئے، پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مُر کر دیکھنے کی زحمت ہوتی ہے۔ لہذا مزارِ اولیاء پر بھی پائنتی (قدموں) کی طرف سے حاضر ہو کر قبلہ کو پیٹھ اور صاحبِ مزار کے چہرے کی طرف رُخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (دو گز) دُور کھڑا ہو اور اس طرح سلام عرض کرے،

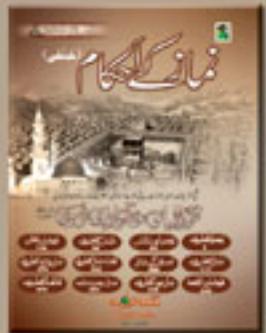
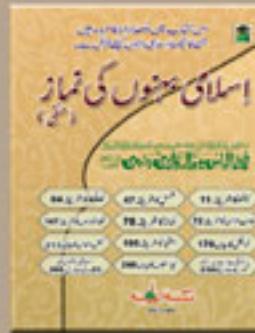
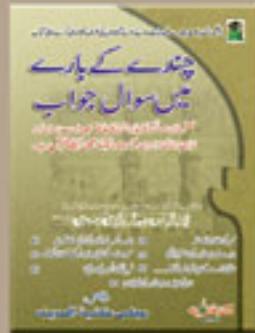
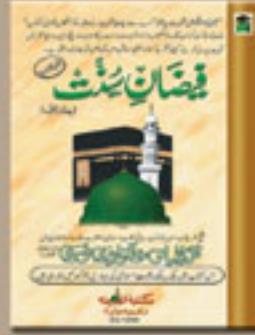
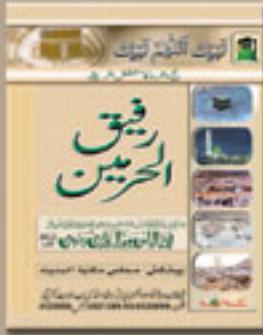
السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ایک بار سورۃ الفاتحہ اور 11 بار سورۃ الإخلاص (اول آخر ایک بار دُرد شریف) پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر اوپر دیئے ہوئے طریقے کے مطابق (صاحبِ مزار کا نام لیکر بھی) ایصالِ ثواب کرے اور دعاء مانگے، ”أَحْسَنُ الْوَعَاءِ“ میں ہے، ولی کے قُرب میں دعاء قبول ہوتی ہے،

الہی واسطہ کل اولیاء کا

مرا ہر ایک پورا مُدّعا ہو

فرضِ علوم پر مشتمل امیرِ اہلسنت کی اہم ترین تصانیف



سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ہتکے ہتکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** جملہ سواگران پر انی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی نڈنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ ہر کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا ممول، ناہیجے، **اِن شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ** اس کی برکت سے پابند سنت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنانے کو ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ **اِن شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ**

اپنی اصلاح کے لیے **مدنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مدنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ **اِن شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ**

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- | | |
|---|--|
| راولپنڈی: مغل داچاڑہ، بھٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765 | کراچی: شہید سہکارد۔ فون: 021-32203311 |
| پشاور: ایفان مدینہ گورگ ٹیئر 9، مالوٹر سٹریٹ، محمد۔ | FTIC، پارک ٹریٹ، سٹیج ٹاور۔ فون: 042-7311679 |
| خان پور: ذوالی چوک، ڈیر کاندھ۔ فون: 068-5571686 | سرحد: یاد (میل) آباد، امین پور بازار۔ فون: 041-2632625 |
| نواب شاہ: چکاپاڑہ، نزد مسلم کمرش چوک۔ فون: 4362145 | کشمیر: چوک مہیڈاں، سرحد۔ فون: 058274-37212 |
| کشمیر: ایفان مدینہ، جہان روڈ۔ فون: 5819195 | میدان: یاد، ایفان مدینہ، تھری ٹاؤن۔ فون: 022-2620122 |
| گوجرانوالہ: ایفان مدینہ، شہر، روموڑ۔ فون: 055-4225653 | گٹان: نادر پھل، والی سہرا، نادر پور، بڑکٹ۔ فون: 061-4511192 |
| | نکاڑہ: کالج روڈ، ایفان مدینہ، تحصیل کونسل ہال، نون۔ فون: 044-2550767 |

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ جملہ سواگران پر انی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی) **دعوتِ اسلامی**

فون: 4125858 / 4921389-93 / 4126999-93

Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net